کتاب التوحید
امام محمد بن عبدالوہاب

# کتاب التوحید

امام محمد بن عبد الوهاب

ایم ثنا اللہ خان ریلوے روڈ لاہور

قیمت چار روپے للعہ؍


طابع :- سویرا آرٹ پریس لاہور

ناشر :- ایم ثناء اللہ خان ۲۶ ریلوے روڈ لاہور

# پیش لفظ

شیخ محمد بن عبدالوہاب کو کون نہیں جانتا، ان کی مجاہدانہ کوششوں سے، نجد وحجاز میں اس وقت اللہ کی وحدانیت کا غلغلہ بلند ہوا جب کہ مسلمان شرک وبدعات کے عمیق گڑھوں میں گر چکے تھے۔ اور ریاضِ سنت کے گل بوٹوں پر اس وقت بہار آئی جب کہ ان پر گمراہی وضلالت کی خزاں نے پورا پورا قبضہ کر رکھا تھا۔ ان کی تحریک کیونکر کامیاب ہوئی۔ اور کس کس طرح ان کے خلاف سازشوں کے جال بچھائے گئے۔ یہ الگ ایک داستان ہے۔ سردست ہم جس چیز کو متعارف کرانا چاہتے ہیں۔ یہ ان کی مشہور کتاب "کتاب التوحید" کا اردو ترجمہ ہے اس کو پڑھیئے، اور دیکھئے کہ توحید کے بارے میں ان کا تصور کتنا نکھرا ہوا اور جانفزا ہے ———

یہی تصور ان کی تحریک اور دعوت کی بنیاد ہے۔ اور یہی وہ تصور ہے جس پر اسلام کے قصرِ جمیل کی بنیاد رکھی گئی ہے آج اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ذہن کو، اسلامی عقائد کے ذریعہ جلا دی جائے اور ان کے قوائے عملی میں فی الواقع کوئی تحریک پیدا کی جائے۔ تو اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پہلے ہم قلب ودماغ کو شرک کی آلودگیوں سے پاک کریں اور مسلمانوں کو بتائیں کہ اللہ تعالےٰ کا تعلق اپنے بندوں سے کس نوعیت کا ہے اور اس کے کیا کیا تقاضے ہیں۔ یہ مسئلہ دین ودنیا، اور دنیا وعاقبت کا پہلا مسئلہ ہے۔ اگر اس کی اہمیتوں کو مسلمانوں نے جان لیا۔ اور اس کی حقیقتوں کو پا لیا۔ تو دوجہاں کی نعمتوں سے ان کا دامن طلب بھر گیا۔ اور اگر، خدانخواستہ توحید ہی کے اولیں تقاضوں کو ہی ہم نہ سمجھ پائے۔ اور شرک وبدعات کی تاریکیوں میں بدستور بھٹکتے رہے۔ تو یقین جانیے کہ یہ ایسا خسارہ ہے۔ جس کی کہیں تلافی نہیں۔

اس کتاب میں شیخ نے توحید پر کتاب وسنت سے دلائل پیش کئے ہیں اور گمراہی وشرک کی ان تمام صورتوں کی مؤثر تردید کی ہے۔ جو اس وقت نجد وحجاز میں رائج تھیں۔ اور شاید یہ کہنا صحیح ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں شرک وضلالت نے ایک ہی نہج اور اسلوب سے پھیلاؤ اختیار کیا ہے۔ وہی غیر اللہ کو پکارنا، قبروں کی پوجا کرنا۔ بعض درختوں اور مآثر کو متبرک جاننا۔ اور ایسے ذبیحوں کو کھانا جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام لیا گیا ہے ——— اور

اصل بات یہ ہے کہ جس طرح حق ایک ہے - اسی طرح گمراہی بھی ایک ہی ہے اور مشرکانہ رسموں اور رواجوں میں جو فرق مقام و جغرافیہ کی تبدیلیوں سے پیدا کیا جاتا ہے وہ محض جزوی اور ناقابلِ اعتنا ہے۔ توحید و شرک کے باب میں یاد رکھنے کے لائق یہ نکتہ ہے کہ ہر وہ اقدام جو براہِ راست خدا سے تعلق وابستہ کرتا ہے۔ منتہائے توحید ہے۔ اور ہر وہ سعی جس سے اللہ اور اس کے بندوں میں دوری اور بعد ابھرتا ہے۔ تقاضائے شرک ہے -

مدت سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جس کو عورتوں، بچوں اور ایسے لوگوں کی ذہنی تربیت کے لئے بطور نصاب کے استعمال کیا جا سکے - جو اسلام کے اس بنیادی عقیدہ سے متعلق تفصیلی معلومات نہیں رکھتے - خدا کا شکر ہے - کہ مولوی ثناء اللہ خاں صاحب نے اس احتیاج کو بھانپا - اور اہل ذوق کے سامنے کتاب التوحید کا ترجمہ پیش کر دیا - اللہ تعالے انہیں اس کار خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کی اس کتاب کو قبولِ عام بخشے -

زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ آیات و احادیث پر اعراب لگا دیا گیا ہے - جس سے اس کی افادیت میں بڑا اضافہ ہوا ہے - اور ترجمہ کی زبان بہت سادہ رواں دواں اور دلکش ہے -

محمد حنیف ندوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب التوحید

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰریات ۵۶)

اللہ تعالےٰ کا قول

(۱) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

وَقَوْلُہٗ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ الاٰیۃ (النحل ۳۶)

(۲) اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول (پیغام دے کر) بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (کی پوجا) سے بچو۔ پس ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور ان میں بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ پس اے لوگو! زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا (بُرا) ہُوا۔

وَقَوْلُہٗ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط الاٰیۃ (بنی اسرائیل ۲۳)

(۳) اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ نہ عبادت کرو گر اسی کی۔ اور والدین کے ساتھ نیکی (کرو) اگر ان میں سے ایک یا دو تو بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف (بھی) نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو

وَقَوْلُہٗ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا الاٰیۃ (النساء ۳۶)

(۴) اور تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں۔ ان سب کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔ کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اِترائیں اور بڑائی مارتے پھریں۔

وَقَوْلُهٗ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا الاٰيات (الانعام ۱۵۲-۵۵)

(۵) اے نبی ان سے کہدو کہ آؤ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں ہیں (انہیں) پڑھ کر سُنا دوں۔ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ سمجھو اور اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو اور اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو - ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی - اور ظاہر و باطن بےحیائیوں کے پاس تک نہ جاؤ - اور جس جان کے مارنے کو اللہ نے حرام کیا ہے - اُسے نہ مارو مگر کسی حق کے عوض میں - اس بات کا تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے - تاکہ سمجھو - اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ - ہاں اگر اُس میں اِس طریقہ سے تصرف کرو جو یتیم کے لئے مفید ہے تو مناسب ہے - یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی حد کو پہنچ جائے - اور اے مسلمانو! ترازو اور پیمانے کو انصاف سے پورا کرو - کسی خریدار کو کوئی چیز کم نہ دو - ہم ہر شخص کو صرف اس کی طاقت کے موافق تکلیف دیتے ہیں - اور جب تم کچھ کہو تو انصاف کا لحاظ اس میں ضرور رکھا کرو - اگرچہ کوئی تمہارا قرابت دار ہی ہو - (اور اس انصاف میں اس کا نقصان ہو جائے) - اور اللہ کے عہد کو پورا کرو - اس بات کا تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے - تاکہ تم نصیحت حاصل کرو - اور یہ سمجھ کرو کہ یہ میری مقرر کی ہوئی سیدھی راہ ہے - پس تم اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسری راہوں کی پیروی نہ کرو - اگر ایسا کروگے تو وہ راہیں تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دینگی - اس بات کا تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے تاکہ تم اس کی نافرمانی سے بچو -

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وَصِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُهٗ فَلْيَقْرَأْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے جس پر آنحضرت ؐ کی مُہر ہے تو یہ آیتیں قل تعالوا اتل ما حرّم ربکم علیکم

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا الْاٰيَةَ

اَلَّا تشرکوا بہ شیئًا سے وان ہٰذا صراطی مستقیمًا تک پڑھے۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ لِيْ يَا مُعَاذُ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَلَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا - اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار جا رہا تھا۔ کہ حضور نے فرمایا۔ معاذ! تو جانتا ہے اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شرک نہ کرے۔ اُسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سب کو خوشخبری سنا دوں۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اسی بھروسے[1] پر سست ہو جائیں۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی۔

فِيْهِ مَسَائِلُ - اَلْاُوْلٰى الْحِكْمَةُ خَلْقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالثَّانِيَةُ اَنَّ الْعِبَادَةَ هِيَ التَّوْحِيْدُ

اس میں چوبیس مطالب ہیں۔

(۱) تخلیق جن و انس میں کیا مصلحت پنہاں تھی۔

(۲) عبادت سے توحید مراد ہے کیونکہ ابتداء آفرینش

---

[1] اس احتیاط وارشاد و اخفاء کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر صحابہ کرام اس حدیث سے بے خبر رہے۔ حاشیہ کتاب

بِأَنَّ الْخُصُوْمَةَ فِيْهِ . اَلثَّالِثَةُ اَنَّ
مَنْ لَّمْ يَأْتِ بِهِ لَمْ يَعْبُدِ اللّٰهَ فَفِيْهِ
مَعْنٰى قَوْلِهِ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ . اَلرَّابِعَةُ الْحِكْمَةُ
فِيْ اِرْسَالِ الرُّسُلِ . اَلْخَامِسَةُ
اَنَّ الرِّسَالَةَ عَمَّتْ كُلَّ اُمَّةٍ
اَلسَّادِسَةُ اَنَّ دِيْنَ الْاَنْبِيَآءِ وَاحِدٌ
اَلسَّابِعَةُ الْمَسْئَلَةُ الْكَبِيْرَةُ اَنَّ
عِبَادَةَ اللّٰهِ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِالْكُفْرِ
بِالطَّاغُوْتِ فَفِيْهِ مَعْنٰى قَوْلِهِ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ الْاٰيَةَ
اَلثَّامِنَةُ اَنَّ الطَّاغُوْتَ عَامٌّ فِيْ كُلِّ
مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ . اَلتَّاسِعَةُ
عِظَمُ شَاْنِ ثَلَاثِ الْاٰيَاتِ
الْمُحْكَمَاتِ فِيْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ
عِنْدَ السَّلَفِ وَفِيْهَا عَشْرُ مَسَائِلَ
اَوَّلُهَا النَّهْيُ عَنِ الشِّرْكِ
اَلْعَاشِرَةُ الْاٰيَاتُ الْمُحْكَمَاتُ
فِيْ سُوْرَةِ الْاِسْرٰى وَفِيْهَا
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَسْئَلَةً بَدَأَهَا اللّٰهُ
بِقَوْلِهِ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

سے انبیائے کرام کے ساتھ وجہ خصومت یہی رہی ہے۔

(۳) جو صاحب توحید نہیں وہ عابد بھی نہیں۔ اس قول سے سورہ کافرون کی آیت ولا انتم عابدون ما اعبد کے معانی بھی حل ہو گئے۔

(۴) بعثت رسل میں کیا حکمت مضمر ہے

(۵) ہر اُمت میں اللہ کے رسول آئے۔

(۶) تمام انبیائے کرام ایک ہی دین کے حامل رہے۔

(۷) اس میں اہم امر جو خوب سمجھنے کے لائق ہے یہ ہے۔ کہ بندہ طاغوت سے کفر کئے بغیر حقیقی معنوں میں اللہ کی عبادت نہیں کر سکتا۔ اس سے سورۂ بقرہ کی آیت ومن یکفر بالطاغوت کے معنی بھی حل ہو گئے۔ یعنی جو طاغوت کا منکر ہو اور صرف اللہ کو مانے وہی انسان ایسی مضبوط رسی کو پکڑتا ہے جو ٹوٹتی ہی نہیں۔ اور اللہ تو سننے والے اور جاننے والے ہیں۔

(۸) طاغوت میں ماسوی اللہ وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کی عبادت کی جائے۔

(۹) سورۂ انعام کی تین محکم آیات کی عظمت شان۔ سلف صالحین کے نزدیک ان میں دس مسائل مذکور ہیں۔ جن میں سے اول شرک کی مخالفت ہے

(۱۰) سورۂ اسراء کی محکم آیات۔ ان میں اٹھارہ مسائل مذکور ہیں۔ اللہ صاحب نے ان آیات کو لا تجعل مع اللہ سے

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا - وَخَتَمَهَا
بِقَوْلِهٖ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى
فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا
مَّدْحُوْرًا - وَنَبَّهَنَا
اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰى عِظَمِ
شَاْنِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ
بِقَوْلِهٖ ذَالِكَ مِمَّآ
اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ
مِنَ الْحِكْمَةِ - اَلْحَادِيْ
عَشَرَةَ اٰيَةُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ
الَّتِيْ تُسَمّٰى اٰيَةُ الْحُقُوْقِ
وَبَدَأَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْئًا - اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ
اَلتَّنْبِيْهُ عَلٰى وَصِيَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ مَوْتِهٖ - اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ
مَعْرِفَةُ حَقِّ اللّٰهِ عَلَيْنَا -
اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ حَقِّ
الْعِبَادِ عَلَيْهِ اِذَا اَدُّوْا حَقَّهٗ

ابتدا کر کے اسی پر ختم کیا ہے یعنی شروع اور آخر
دونو جگہوں پر توحید کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے -
خداوند قدوس نے اس کی ابتدا لاتجعل مع اللہ الٰہاً
آخر فتقعد الخ سے کی ہے یعنی تو اللہ کا شریک نہ بنا
ورنہ بے یار و مددگار ہو کر قابل ملامت ہو کر بیٹھا رہیگا
اور آخر پر فرمایا - اور اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی دوسرا
معبود مت بنا - کہ اس صورت میں تو جہنم میں ذلت
اور خواری سے دھکیل دیا جائیگا - اور ان مسائل
کی اہمیت اور فضیلت اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ سے
ظاہر کی ہے "ذالک مما اوحیٰ الیک ربک من الحکمۃ" یعنی یہ
وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ نے حکمت سے تجھ پر
اتاری ہیں -

(۱۱) گیارھواں مسئلہ یا سبق آیت سورۂ نساء کی ہے
اس آیت کو آیت الحقوق کہتے ہیں - اس کی ابتدا
واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً سے کی ہے یعنی تم اللہ کی
عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ -

(۱۲) بارھویں بات یا مسئلہ یہ ہے کہ اپنی موت کے
موقع پر رسول اللہ ؐ نے اسکی وصیت فرمائی تھی -

(۱۳) تیرھواں مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ بندے اللہ کے حق کو پہچانیں

(۱۴) چودھویں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بندے اللہ کا
حق ادا کرنا چاہیں تو اللہ ان کے حق کو ملحوظ رکھتا ہے

اَلْخَامِسَةُ عَشْرَةَ اَنَّ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ لَا يَعْرِفُهَا اَكْثَرُ الصَّحَابَةِ - اَلسَّادِسَةُ عَشْرَةَ جَوَازُ كِتْمَانِ الْعِلْمِ لِلْمَصْلِحَةِ اَلسَّابِعَةُ عَشْرَةَ اِسْتِحْبَابُ بِشَارَةِ الْعِلْمِ بِمَا يَسُرُّهُ - اَلثَّامِنَةُ عَشْرَةَ الْخَوْفُ مِنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَلتَّاسِعَةُ عَشْرَةَ قَوْلُ الْمَسْئُوْلِ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ - اَلْعِشْرُوْنَ جَوَازُ تَخْصِيْصِ بَعْضِ النَّاسِ بِالْعِلْمِ دُوْنَ بَعْضٍ - اَلْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ تَوَاضُعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۵) پندرھواں مسئلہ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت معاذ رض کی حدیث سے اکثر صحابہ رض بے خبر رہے۔

(۱۶) سولھویں چیز یہ ثابت ہوتی ہے کہ مصلحۃً کسی علم کو چھپانا جائز ہے

(۱۷) سترھواں مسئلہ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جو امر مرغوب خاطر ہو اس کی اطلاع دیگر مسلمانوں کو دینی مستحب و پسندیدہ ہے۔

(۱۸) مذکورہ بالا بیان سے اٹھارھویں بات یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ رحمت ربانی کی وسعت پر توکل کی بنا پر بیٹھ رہنے سے خوف کھانا شرعاً جائز ہے

(۱۹) اُنیسواں سبق مذکورہ بالا عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ نہ جاننے والے سے پوچھا جائے تو مجیب کہے کہ اللہ اور رسول[1] بہتر جانتے ہیں۔

(۲۰) بیسواں حکم یہ نکلتا ہے کہ کسی خاص[2] شخص کو دوسروں کے مقابلے میں خاص امر یا علم کے لئے چُنا جا سکتا ہے۔

(۲۱) اکیسویں بات حضورؐ کا انکسار ثابت ہوتا ہے کہ اپنے ساتھ آپ نے دوسرے کو گدھے پر بٹھایا۔

---

[1] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو ایسا کہنا جائز بلکہ صحیح تھا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد اب صرف واللہ اعلم بالصواب کہنا چاہئے۔

[2] اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خاص خاص مسائل خاص خاص صحابہ کو بتائے جاتے تھے۔ اہل تشیع کا یہ بیان کہ آنحضرت نے رموز شریعت و طریقت حضرت علیؓ ابن ابی طالب کو ہی بتلائے تھے۔ بالکل بیہودہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض اوقات ایک یا چند صحابہ ہی ارشاد نبویؐ سے مستفید ہوتے تھے۔ اس واسطے عوام تک وہ بات نہ پہنچی تھی۔ اس واقعہ کو دیکھئے صرف ایک صحابی ہمراہ ہیں۔ اور انہیں بھی حضرت نے منع فرمایا کہ اس بات کو عام نہ کرنا۔ مبادا لوگ عمل سے سست اور کاہل نہ ہو جائیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُكُوْبِ الْحِمَارِ مَعَ الْاِرْدَافِ عَلَيْهِ - اَلثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ جَوَازُ الْاِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ - اَلثَّالِثَةُ وَ الْعِشْرُوْنَ فَضِيْلَةُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - اَلرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ عِظَمُ شَأْنِ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ

(۲۲) بائیسواں حکم یہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ جانور پر پیچھے سوار کرنا جائز ہے۔

(۲۳) اس سے تیئیسویں بات حضرت معاذ بن جبل رضؓ کی فضیلت کا ثبوت ہے۔

(۲۴) چوبیسواں سبق مذکورہ عبارت سے مسئلہ توحید کی عظمت و وقعت کا ثبوت نکلتا ہے۔

# باب

فَضْلُ التَّوْحِيْدِ وَمَا يُكَفِّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْآ اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ الاٰيَة الانعام - ۸۳

توحید کی فضیلت اور اس کا ماحی گناہ ہونا اور اللہ تعالےٰ کا فرمان۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرکؔ سے آلودہ نہیں کیا انہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ

عبادہ بن صامت انصاری رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی سچے دل سے کلمہ طیبہ کا اقرار کرے یعنی اس امر کو تسلیم کرے کہ اللہ یکتا ہے اس کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول

---

[1] ظلم کے مختلف معنی ہیں سے ایک شرک بھی ہے۔ حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ظلم کے معنی شرک بیان فرمائے۔ اور قرآن کی اس آیت انّ الشرک لظلم عظیم (لقمان ۱۳) سے بھی استدلال فرمایا۔ خود اس سورت کا مضمون بھی توحید ہی ہے۔ پس اگر ایمان میں شرک کی ملونی نہ ہو تو انسان امن کو پالیگا ورنہ راندۂ درگاہ ہو جائیگا۔

وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَ
رُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ
وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ
الْجَنَّۃَ عَلٰی مَاکَانَ مِنَ
الْعَمَلِ۔ اَخْرَجَاہُ۔ وَلَھُمَا فِیْ حَدِیْثِ
عُتْبَانَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ
عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ
عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ وَاَدْعُوْکَ
بِہٖ قَالَ قُلْ یٰمُوْسٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ قَالَ یَارَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ
یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا قَالَ یٰمُوْسٰی
لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَ
عَامِرَھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرْضِیْنَ
السَّبْعَ فِیْ کِفَّۃٍ وَّلَآ اِلٰہَ اِلَّا

ہیں۔ اور اس بات پر اس کا ایمان ہو کہ حضرت عیسٰی علیہ
السّلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پیدا کردہ
روح و کلمہ ہیں جس کا القاء مریم علیہا السّلام کی طرف
کیا تھا۔ ساتھ ہی جنّت اور دوزخ کو مانے تو اللہ تعالٰے
اسے بہشت میں داخل کریگا۔ خواہ اس کے دیگر اعمال کیسے
بھی ہوں۔ (بخاری و مسلم) ۔ اور بخاری و مسلم میں حضرت
عتبان رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث وارد ہے کہ جو شخص اللہ
کے لئے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے۔ تو اللہ تعالٰے
اس پر دوزخ کی آتش حرام کر دیتے ہیں۔ حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوسعید خدری رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت موسٰی علیہ السّلام
نے رب العزت سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار
مجھ کو اپنے یاد کرنے اور بلانے کا طریق سکھا دے
حکم ہوا۔ موسٰی! لا الٰہ الا اللہ کہو۔ حضرت موسٰیؑ نے
عرض کی۔ اے میرے حقیقی پرورش کرنے والے! یہ الفاظ تو
تیرے سب بندے کہا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے موسٰی! اگر
ساتوں آسمان اور میرے علاوہ ان میں رہنے والے سب کے سب
اور ساتوں زمینیں اور ان کے باشندے ایک
پلہ میں ہوں۔ اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے

لہ توحید کے قائل کا انجام بہشت میں ہو گا۔ مگر گناہوں کی سزا بھگت کر۔ جب تطہیر ہو جائیگی تو دائمی
مقام جنت ہی ہو گا۔ لیکن مشرک اس نعمتِ عظمٰی سے ابدی طور پر محروم رہیگا۔

اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ
وَصَحَّحَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ
عَنْ اَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا بْنَ اٰدَمَ لَوْ
اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا
ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا
لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً -

فِيْهِ مَسَائِلُ - اَلْاُوْلٰى
سَعَةُ فَضْلِ اللّٰهِ - اَلثَّانِيَةُ
كَثْرَةُ ثَوَابِ التَّوْحِيْدِ
عِنْدَ اللّٰهِ - اَلثَّالِثَةُ تَكْفِيْرُهُ
مَعَ ذٰلِكَ لِلذُّنُوْبِ - اَلرَّابِعَةُ
تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ
الْاَنْعَامِ - اَلْخَامِسَةُ تَاَمُّلُ
الْخَمْسِ اللَّوَاتِيْ فِيْ حَدِيْثِ
عُبَادَةَ - اَلسَّادِسَةُ اَنَّكَ
اِذَا جَمَعْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
حَدِيْثِ عِتْبَانَ وَمَا بَعْدَهُ
تَبَيَّنَ لَكَ مَعْنٰى قَوْلِ لَا اِلٰهَ

پلّہ میں۔ تو لا الٰہ الا اللہ کا پلّہ وزن میں زیادہ ہوگا۔
ابن حبان اور حاکم نے اس کو روایت کیا اور صحیح کہا ہے
ترمذی میں حدیث حسن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
انہوں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
اے ابن آدم (انسان) اگر تو زمین کے برابر
گناہ بھی میرے پاس لائے۔ مگر میرے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھیرایا ہو۔ تو میں تجھ کو زمین
کے برابر مغفرت دے دونگا۔

اس بیان میں بیس مطالب حل ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے فضل کی پہنائی اور وسعت۔

(۲) اللہ کے نزدیک توحید کا اجر عظیم ہے۔

(۳) اجر عظیم کے علاوہ توحید کا گناہوں کے لئے کفارہ ہونا۔

(۴) سورۂ انعام کی آیت والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم الخ کی تفسیر۔ یعنی شرک عین ظلم ہے۔

(۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں جو پانچ امر ہیں۔ ان پر غور و خوض کریں۔

(۶) جب اس حدیث اور حضرت عتبان کی حدیث اور دوسری حدیثوں کے مطالب کو یکجا کروگے۔ تو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے معنی سمجھ میں آجائینگے۔ اور دھوکے

إِلَّا اللّٰهُ وَتَبَيَّنَ لَكَ
خَطَأُ الْمَغْرُوْرِيْنَ -
اَلسَّابِعَةُ اَلتَّنْبِيْهُ
لِلشَّرْطِ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ
عُتْبَانَ - اَلثَّامِنَةُ
كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ مُحْتَاجُوْنَ
لِلتَّنْبِيْهِ عَلٰى فَضْلِ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ - اَلتَّاسِعَةُ
اَلتَّنْبِيْهُ لِرُجْحَانِهَا بِجَمِيْعِ
الْمَخْلُوْقَاتِ مَعَ أَنَّ كَثِيْرًا مِمَّنْ
يَقُوْلُهَا يُخَفِّفُ مِيْزَانَهُ
اَلْعَاشِرَةُ اَلنَّصُّ عَلٰى أَنَّ
الْأَرَضِيْنَ سَبْعٌ كَالسَّمٰوَاتِ
اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ أَنَّ لَهُنَّ عُمَّارًا
اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ ثَبَاتُ الصِّفَاتِ
خِلَافًا لِلْأَشْعَرِيَّةِ -
اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ أَنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ
حَدِيْثَ أَنَسٍ عَرَفْتَ أَنَّ
قَوْلَهُ فِيْ حَدِيْثِ عُتْبَانَ
"فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ
قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ

میں پڑے ہوؤں کی غلطی واضح ہو جائیگی۔
(مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا اور
شرک کرتے رہنا بے سود ہے۔ ؎ برزبان تسبیح و
در دل گاؤ خر۔ ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر)۔
(۷) عتبان کی حدیث میں شرط ہے۔ کہ صرف اللہ عزوجل
کی رضا اور خوشنودی[1] کے لئے کلمۂ طیبہ پڑھے۔
(۸) انبیائے کرام (مثل سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام) بھی
کلمہ کی فضیلت سے آگاہ ہونے کے محتاج تھے۔
(۹) گو لا الٰہ الا اللہ تمام مخلوق پر بھاری ہے۔ تاہم غور
طلب امر یہ ہے کہ بہت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے
اس کا پلّہ ہلکا سمجھتے ہیں۔
(۱۰) صریح نص اس امر میں کہ آسمان کی طرح زمین کے
بھی سات طبقے ہیں۔
(۱۱) یہ زمین اور آسمان آباد ہیں۔
(۱۲) اشعریہ فرقہ کے اعتقاد کے خلاف صفات ربانیہ کا
ثبات و دوام۔
(۱۳) جب آپ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث
سمجھ لینگے۔ تو حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی
حدیث میں حضورؐ کے قول "اللہ نے آگ اس پر
حرام[1] کی ہے۔ جو صرف اللہ کی رضامندی اور خوشنودی
کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہے" کا مطلب واضح ہو جائیگا

[1] نوٹ بر صفحہ ۱۵۔

وَجْهَ اللّٰهِ" اِنَّهٗ تَرْكُ الشِّرْكِ لَيْسَ قَوْلُهَا بِاللِّسَانِ - اَلرَّابِعَةُ عَشَرَةَ تَأَمُّلُ الْجَمْعِ بَيْنَ كَوْنِ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ - اَلْخَامِسَةُ عَشَرَةَ مَعْرِفَتُ اِخْتِصَاصِ عِيْسٰى بِكَوْنِهٖ كَلِمَةَ اللّٰهِ اَلسَّادِسَةُ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ كَوْنِهٖ رُوْحًا مِّنْهُ - اَلسَّابِعَةُ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ فَضْلِ الْاِيْمَانِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَلثَّامِنَةُ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ قَوْلِهٖ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ - اَلتَّاسِعَةُ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ اَنَّ الْمِيْزَانَ لَهٗ كِفَّتَانِ - اَلْعِشْرُوْنَ مَعْرِفَةُ ذِكْرِ الْوَجْهِ

کہ مقصد ترک شرک ہے - اور صرف زبان سے رسمی طور پہ کلمہ کہنا ناکافی ہے -

(۱۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونو کو اللہ کا بندہ اور رسول ماننے پر غور کرنا -

(۱۵) حضرت عیسےٰؑ کے کلمۃ اللہ ہونے کی خصوصیت کی پہچان

(۱۶) اُن کے رُوح اللہ ہونے کی پہچان -

(۱۷) بہشت اور دوزخ پر ایمان لانے کی فضیلت -

(۱۸) یہ بات بھی سمجھنا کہ "جو کچھ عمل رکھتا ہو" وہ بہشت میں جائیگا -

(۱۹) اس بات کو سمجھنا کہ ترازو کے دو پلڑے ہیں -

(۲۰) اللہ کے لئے لفظ وجہ بولے جانے کے مفہوم کو سمجھنا -

## باب سوم

مَنْ حَقَّقَ التَّوْحِيْدَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ -

جو سچی توحید پر عمل پیرا ہوگا - وہ بے حساب جنت میں داخل ہوگا -

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى - اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اللہ تعالےٰ کا فرمان - ابراہیمؑ اللہ کے فرمانبردار وموحد

---

ـــہ نوٹ صفحہ ۱۴ - بخاری شریف میں حدیث ہے - جس کی زبان پر آخری الفاظ لا الہ الا اللہ ہونگے - وہ بہشت میں داخل ہوگا - اس سے بھی یہی مراد ہے کہ سمجھ بوجھ کر صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے پڑھے - اور ماسوی اللہ کو اللہ کی عبادت میں شریک نہ کرے - پھر یقیناً انجام کامرانی و کامیابی ہوگا - اور اگر زبان سے تو کلمہ پڑھ لیا - مگر دل میں مقصود الی اللہ نہیں - تو کیا حاصل - خسر الدنیا والاخرۃ -

كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ - (النحل - ١٢٠)

تھے - اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے -

دوسرا فرمان ربانی ہے :-

وَقَالَ - وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ (المومنون ٥٩)

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے -

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ أَنَا - ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلٰوةٍ وَلٰكِنِّي لُدِغْتُ قَالَ فَمَا صَنَعْتَ قُلْتُ ارْتَقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ أَنَّهُ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى إِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ

حصین ابن عبدالرحمٰن رض فرماتے ہیں - کہ میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا - کہ انہوں نے کہا پچھلی رات جو تارا ٹوٹا تھا - وہ کسی نے دیکھا ہے ؟ میں نے جواب دیا - "میں نے" - پھر میں نے کہا - میں نماز میں نہ تھا - کیونکہ مجھے زہریلے جانور نے کاٹا تھا - انہوں نے پوچھا - پھر تم نے کیا کیا - میں نے کہا - منتر پڑھوایا - انہوں نے کہا - تم نے ایسا کیوں کیا - میں نے کہا - اس حدیث کی بنا پر جو شعبی نے روایت کی ہے - انہوں نے کہا - شعبی نے تم سے کیا حدیث بیان کی تھی - میں نے کہا - بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا - وہ فرماتے تھے کہ منتر صرف نظر بد اور زہریلے جانوروں کے لئے درست ہے - سعید بن جبیر نے کہا - بے شک جس نے جو سنا - اُس کے مطابق کیا تو اچھا کیا - (یعنی اگر واقعی حضرت نبی کریمؐ سے ایسا سنا ہے تو) لیکن ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی - آپ نے فرمایا - پہلی اُمتیں میرے سامنے پیش کی گئیں - سو میں نے ایک نبی اور اس کے

وَالنَّبِیَّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَ
الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیَّ وَلَیْسَ
مَعَہٗ اَحَدٌ ۔اِذْ رُفِعَ لِیْ سَوَادٌ
عَظِیْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّھُمْ اُمَّتِیْ
فَقِیْلَ لِیْ ھٰذَا مُوْسٰی وَقَوْمُہٗ
فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ
فَقِیْلَ لِیْ ھٰذِہٖ اُمَّتُکَ وَ
مَعَھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ
ثُمَّ نَھَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَہٗ ۔
فَخَاضَ النَّاسُ فِیْ اُولٰٓئِکَ
فَقَالَ بَعْضُھُمْ فَلَعَلَّھُمُ الَّذِیْنَ
صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ فَلَعَلَّھُمُ
الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ
فَلَمْ یُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَذَکَرُوْا
اَشْیَآءَ ۔فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ
فَقَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا
یَکْتَوُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی
رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عَکَاشَۃُ بْنُ

ساتھ ایک جماعت دیکھی ۔اور ایک نبی جس کے ساتھ
ایک یا دو مرد تھے ۔اور ایسا نبی بھی تھا جس کے ساتھ
کوئی نہ تھا۔ اسی اثناء میں ایک سواد اعظم میرے
روبرو پیش ہوا۔ مجھے ظن گذرا کہ یہ میری امت ہے۔
مجھے کہا گیا۔ "نہیں یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم
ہے ۔پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر
پڑی۔ مجھ سے کہا گیا " یہ آپ کی امت ہے " ۔
اور ان کے ہمراہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو جنت میں
بے حساب و عذاب داخل ہونگے ۔ اس ارشاد کے
بعد حضرت اپنے دولتکدہ میں تشریف لے گئے ۔ اور
اس ستر ہزار کی بابت لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع
کردیں۔ بعضوں نے کہا۔یہ وہ لوگ ہونگے ۔جو حضرت
کی صحبت میں بہرہ یاب ہوئے ہونگے ۔بعضوں نے
کہا۔ ممکن ہے - وہ لوگ ہوں ۔جو مسلمانوں کی اولاد
ہوں اور شرک سے مجتنب رہے ہوں ۔اس کے علاوہ
بعض نے اسی قسم کی اور باتیں کہیں ۔اس اثناء میں حضرت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے ۔آپ
سے عرض کی گئی ۔تو آنحضرت نے فرمایا ۔یہ وہ لوگ
ہیں ۔جو نہ منتر کراتے ہیں ۔ نہ داغ لگواتے ہیں ۔اور
نہ بد فالیوں کو مانتے ہیں ۔اور صرف اللہ پر بھروسہ کرتے
ہیں۔عکاشہ بن محصن اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض

مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ
مِنْهُمْ - قَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ
ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ
ادْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ
سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ -

فِيْهِ مَسَائِلُ -

اَلْاُوْلٰى مَعْرِفَةُ مَرَاتِبِ النَّاسِ فِى التَّوْحِيْدِ -

اَلثَّانِيَةُ مَعْنٰى تَحْقِيْقِهٖ -

اَلثَّالِثَةُ ثَنَاءُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بِكَوْنِهٖ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اَلرَّابِعَةُ ثَنَاءُهٗ عَلٰى سَادَاتِ الْاَوْلِيَاءِ بِسَلَامَتِهِمْ مِّنَ الشِّرْكِ

اَلْخَامِسَةُ كَوْنُ تَرْكِ الرُّقْيَةِ وَالْكَيِّ مِنْ تَحْقِيْقِ التَّوْحِيْدِ -

اَلسَّادِسَةُ كَوْنُ الْجَامِعِ لِتِلْكَ الْخِصَالِ هُوَ التَّوَكُّلُ -

اَلسَّابِعَةُ عُمْقُ عِلْمِ الصَّحَابَةِ لِمَعْرِفَتِهِمْ اَنَّهُمْ لَمْ يَنَالُوْا ذٰلِكَ اِلَّا بِعَمَلٍ -

اَلثَّامِنَةُ حِرْصُهُمْ عَلَى الْخَيْرِ -

کی " اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیے - مجھے ان میں سے کردے "۔ آنحضرتؐ نے فرمایا - "تو اُن میں سے ہے" پھر ایک شخص عرض گذار ہوا " میرے واسطے بھی دعا فرمائیے " - آنحضرتؐ نے فرمایا - "عکاشہ ان میں سبقت لے گیا"۔

اس میں چند مسائل نکلتے ہیں :-

(۱) توحید باری تعالےٰ میں لوگوں کے مراتب الگ الگ ہیں -

(۲) حقیقی توحید سے کیا مراد ہے -

(۳) اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امتیازی شان بیان فرمائی ہے - کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے

(۴) اللہ عز و جل کا اپنے خاص بندوں کی یہ تعریف کرنا کہ وہ شرک سے بری تھے -

(۵) منتر جنتر اور بدن پر داغ لگوانے سے بچنا اور ان کو چھوڑ دینا احقاقِ توحید میں سے ہے -

(۶) ایسے خصائل حسنہ کو جمع کرنے والی شے توکل ہے - یعنے وجہ حقیقی وہی ہے -

(۷) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے علم کی گہرائی - کیونکہ وہ پاگئے تھے - کہ بغیر عمل اور جد و جہد کے مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا -

(۸) نیک کاموں میں ان کی رغبت

اَلتَّاسِعَةُ فَضِيْلَةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْكَمِيَّةِ - اَلْعَاشِرَةُ فَضِيْلَةُ اَصْحَابِ مُوْسٰى عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - اَلْحَادِيَةَ عَشْرَةَ عَرْضُ الْاُمَمِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَلثَّانِيَةَ عَشْرَةَ اَنَّ كُلَّ اُمَّةٍ تُحْشَرُ وَحْدَهَا مَعَ نَبِيِّهَا - اَلثَّالِثَةَ عَشْرَةَ قِلَّةُ مَنِ اسْتَجَابَ لِلْاَنْبِيَاءِ - اَلرَّابِعَةَ عَشْرَةَ اَنَّ مَنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ يَاْتِيْ وَحْدَهٗ
اَلْخَامِسَةَ عَشْرَةَ ثَمَرَةُ هٰذَا الْعِلْمِ وَهُوَ عَدَمُ الْاِغْتِرَارِ بِالْكَثْرَةِ وَعَدَمُ الزُّهْدِ فِي الْقِلَّةِ -
اَلسَّادِسَةَ عَشْرَةَ الرُّخْصَةُ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَّةِ -
اَلسَّابِعَةَ عَشْرَةَ - عُمْقُ عِلْمِ السَّلَفِ لِقَوْلِهٖ قَدْ اَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ كَذَا وَكَذَا فَعُلِمَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ لَا يُخَالِفُ الثَّانِيْ
اَلثَّامِنَةَ عَشْرَةَ بُعْدُ السَّلَفِ عَنْ مَدْحِ الْاِنْسَانِ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ - اَلتَّاسِعَةَ عَشْرَةَ قَوْلُهٗ اَنْتَ مِنْهُمْ عَلَمٌ مِّنْ

(۹) اُمتِ محمدیہ کی فضیلت تعداد اور صفات کے لحاظ سے
(۱۰) موسیٰ علیہ السلام کی امت کی بزرگی۔
(۱۱) آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر امتوں کا پیش ہونا۔
(۱۲) ہر اُمت اپنے اپنے نبی کے ساتھ اُٹھائی جائیگی۔
(۱۳) انبیائے کرام کے تسلیم کرنے والوں کی کمی۔
(۱۴) جس نبی کو کسی نے قبول نہ کیا ہو گا۔ وہ تنہا اُٹھیگا۔
(۱۵) اس علم کا ثمرہ یہ ہے۔ کہ زیادہ تعداد سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔ اور تھوڑی تعداد کی وجہ سے اعراض نہ کرنا چاہیئے۔
(۱۶) نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرانے کی اجازت ہے۔ (بشرطیکہ استعانت باللہ ہو۔ اور الفاظ میں شائبہ شرک نہ پایا جائے)۔
(۱۷) متقدمین کی علم میں گہرائی اور کمال۔ جیسا کہ کہا "جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا۔ اچھا کیا۔ مگر یہ امور اس سے اولیٰ ہیں" اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلی حدیث دوسری کے خلاف نہیں۔
(۱۸) سلف صالحین کسی کی بیجا تعریف سے بچتے تھے۔
(۱۹) آنحضرتؐ کا عکاشہ رضؓ سے فرمانا کہ تُو ان میں سے ہے۔ نبوت کے نشانوں

اَعْلَامِ النُّبُوَّۃِ ۔

میں سے ہے[1]۔

اَلْعُشْرُوْنَ ۔ فَضِیْلَۃُ عَکَاشَۃَ

(۲۰) حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی۔

اَلْحَادِیَۃُ وَ الْعِشْرُوْنَ ۔ اِسْتِعْمَالُ الْمَعَارِیْضِ

(۲۱) تصریح کی بجائے کنایہ کا استعمال کرنا۔ آنحضرتؐ نے اس دوسرے شخص سے صاف صاف نہیں کہا۔ کہ اس کے لئے دعا کرنے کو تیار نہیں ۔ بلکہ کنایہ میں جواب دیا ہے۔

اَلثَّانِیَۃُ وَ الْعِشْرُوْنَ حُسْنُ خُلُقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔

(۲۲) ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حُسنِ اخلاق۔

## بَابُ الْخَوْفِ مِنَ الشِّرْكِ

شرک سے ڈر کے باب میں

وَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "بیشک اللہ شرک کو نہیں بخشتا ۔ اور جو اس سے کم گناہ ہو۔ اُسے جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے ۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھیراتا ہے وہ گمراہی میں دُور تک نکل گیا ۔

وَقَوْلُ الْخَلِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے باری تعالےٰ سے دُعا کی ہے اُے اللہ مجھ اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے محفوظ رکھ ۔

وَ فِی الْحَدِیْثِ اَخْوَفُ مَآ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ ۔ فَسُئِلَ عَنْہُ فَقَالَ الرِّیَآءُ ۔ وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ

اور حدیث میں ہے "جس چیز کا مجھے تمہاری جانب سے سب سے زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے"۔ اس پر استفسار کیا گیا کہ شرک اصغر کیا ہے ۔ تو آپ نے فرمایا "ریاکاری" ۔ یعنی اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کرنا تاکہ لوگ بڑا نیکوکار خدارسیدہ

---

[1] یہ علم غیب نہیں بلکہ اطلاع وحی تھی جو عکاشہؓ کو بتلائی گئی ۔ اس واسطے نبوت کے نشانوں میں سے ہے ۔

عَنْهُ اَنَّ الرَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَلِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ -

بزرگ کہیں)-

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا - جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتا ہو اور اسی حالت میں فوت ہو جائے - تو وہ دوزخ میں جائیگا۔ (بخاری) - مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص اللہ سے عدم شرک کی حالت میں ملیگا - وہ جنت میں جائیگا - اور جو مشرک ہو کر ملیگا - وہ جہنم میں جائیگا -

---

فِيْهِ مَسَائِلُ -

اس میں گیارہ مطالب ہیں :-

اَلْاُوْلَى الْخَوْفُ مِنَ الشِّرْكِ

(۱) شرک سے خوف کرنا چاہئے -

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ الرِّيَاءَ مِنَ الشِّرْكِ

(۲) ریا کاری بھی ایک قسم کا شرک ہے -

اَلثَّالِثَةُ اَنَّهٗ مِنَ الشِّرْكِ الْاَصْغَرِ

(۳) ریا شرک اصغر ہے -

اَلرَّابِعَةُ اَنَّهٗ اَخْوَفُ مَا يُخَافُ مِنْهُ عَلَى الصّٰلِحِيْنَ -

(۴) نیکو کاروں اور صالحین پر بہ نسبت اور چیزوں ریا کا بہت زیادہ خوف کیا جاتا ہے -

اَلْخَامِسَةُ قُرْبُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(۵) جنت اور دوزخ کا قریب ہونا -

اَلسَّادِسَةُ الْجَمْعُ بَيْنَ قُرْبِهِمَا فِيْ حَدِيْثٍ وَّاحِدٍ -

(۶) ان ہر دو کے قریب ہونے کو ایک حدیث میں جمع کرنا -

اَلسَّابِعَةُ اَنَّهٗ مَنْ لَّقِيَهٗ لَا

(۷) جو شخص شرک کے بغیر اللہ سے ملیگا - وہ جنت

يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ

میں جائیگا۔ اور جو شرک سے ملوث ہوکر اس سے ملیگا۔ وہ جہنم میں جائیگا۔ خواہ وہ بڑا عابد و زاہد ہی کیوں نہ ہو۔

اَلثَّامِنَةُ لِلْمَسْئَلَةِ الْعَظِيْمَةِ سُؤَالُ الْخَلِيْلِ لَهٗ وَلِبَنِيْهِ وِقَايَةَ عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ (ابراھیم ۳۶)

(۸) مسئلہ عظیم یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اصنام پرستی سے بچنے کی دعا کی۔

اَلتَّاسِعَةُ اِعْتِبَارُهٗ بِحَالِ الْاَكْثَرِ لِقَوْلِهٖ (رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ)۔

(۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عوام کی حالت سے عبرت پکڑنا۔ جیساکہ کہا۔ میرے رب! انہوں (بتوں) نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔

اَلْعَاشِرَةُ فِيْهِ تَفْسِيْرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۰) امام بخاری رحمۃ اللہ کے بیان کے موافق اس میں لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر ہے۔

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ فَضِيْلَةُ مَنْ سَلِمَ مِنَ الشِّرْكِ

(۱۱) شرک سے بچنے والے کی فضیلت۔

## بَابُ الدُّعَاءِ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

## کلمہ کی دعوت

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ) الْاٰيَةَ۔ (یوسف ۱۰۸)

فرمانِ خداوندی ہے:۔ (اے رسول) کہدے یہ میرا راستہ ہے۔ کہ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف کمال باخبری کے ساتھ بلاتے ہیں۔ اور اللہ سب نقائص سے پاک ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ بن جبل کو یمن میں بھیجا۔ تو ان سے فرمایا۔ تم اہل کتاب کی ایک قوم کے

قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ
الْكِتٰبِ فَلْیَكُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوْھُمْ
اِلَیْہِ شَھَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَ فِیْ رِوَایَةٍ اِلٰٓی اَنْ یُّوَحِّدُوا اللّٰہَ
فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْھُمْ
اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ
فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَةً
تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ
فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَ
كَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ
لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ - اَخْرَجَاہُ -
وَلَھُمَا عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ
الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُّحِبُّ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ فَبَاتَ النَّاسُ
یَدُوْكُوْنَ لَیْلَتَھُمْ اَیُّھُمْ یُعْطَاھَا -
فَلَمَّآ اَصْبَحُوْا غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّھُمْ یَرْجُوْا

پاس جا رہے ہو - پس سب سے اول اُنہیں جس بات
کی طرف بلانا - وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے - اور
دوسری روایت میں اس کی جگہ اللہ کی توحید ہے -
پس اگر وہ تمہاری بات تسلیم کر لیں - تو انہیں بتاؤ
کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں ان پر فرض
کی ہیں - اگر وہ اسے قبول کر لیں - تو انہیں بتاؤ کہ
اللہ تعالےٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے - جو
دولتمندوں سے لے کر مفلسوں کو بانٹا جائیگا - پس
اگر وہ اسے مان لیں - تو اُن کے قیمتی اموال لینے اور
مظلوم کی بد دعا سے بچنا - کیونکہ مظلوم کی بد دعا
اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا - (اسے
بخاری اور مسلم دونو نے روایت کیا ہے) -
اور بخاری اور مسلم دونو میں سہل ابن سعد رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے - کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیبر کے دن فرمایا - کل میں عَلَم اس شخص کے
ہاتھ میں دونگا - جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت
رکھتا ہے - اور اللہ اور رسول بھی اس سے محبت
رکھتے ہیں - اسی کے ہاتھ پر اللہ غلبہ دیگا - سارے لوگ
رات بھر سرگوشیاں کرتے رہے - کہ دیکھئے کس کو علم دیا جاتا
ہے - جب صبح ہوئی تو سب لوگ حضرت نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کو یہی

أَنْ يُّعْطَاهَا - فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ
أَبِي طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ
فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ - فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ
فِيْ عَيْنَيْهِ وَ دَعَا لَهٗ - فَبَرَأَ
كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ -
فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ - فَقَالَ
أُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى
تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ - ثُمَّ ادْعُهُمْ
إِلَى الْإِسْلَامِ وَ أَخْبِرْهُمْ
مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ تعالٰے -
فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا
خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - يَدُوْكُوْنَ أَيْ يَخُوْضُوْنَ
فِيْهِ مَسَائِلُ -
الْأُوْلٰى أَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللّٰهِ
طَرِيْقُ مَنِ اتَّبَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ
الثَّانِيَةُ التَّنْبِيْهُ عَلَى الْإِخْلَاصِ
لِأَنَّ كَثِيْرًا لَوْ دَعَا إِلَى الْحَقِّ فَهُوَ
يَدْعُوْا إِلٰى نَفْسِهٖ -
الثَّالِثَةُ أَنَّ الْبَصِيْرَةَ مِنَ الْفَرَائِضِ
الرَّابِعَةُ مِنْ دَلَائِلِ حُسْنِ التَّوْحِيْدِ

امید تھی - کہ اُسے جھنڈا دیا جائیگا - مگر آپ نے پوچھا
علیؓ ابن ابی طالب کہاں ہیں - جواب ملا - وہ آشوب
چشم میں مبتلا ہیں - حضرت نے ایک آدمی کو بھیجا تاکہ
اُنہیں لے آئے - جب وُہ آگئے - تو آنحضرتؐ نے دعا
کی - اور آنکھوں میں لب مبارک لگایا - معاً آنکھیں
ایسی تندرست ہوگئیں - گویا کچھ تھا ہی نہیں - اس کے
بعد انہیں عَلَم دیا - اور فرمایا - آرام سے جاؤ - جب
ان کے میدان میں پُہنچو - تو انہیں اسلام کی دعوت
دو - اور حقوق اللہ سے انہیں باخبر کرو - (آنحضرت
نے فرمایا) - خدا کی قسم - اگر ایک فرد بھی تمہاری بدولت
راہ ہدایت پر آجائے - تو تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں
سے زیادہ اچھا ہے -

اس سے تیس مسائل استنباط ہوتے ہیں :-

(۱) جو شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے - اس کا طریقہ یہی ہوگا - کہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیگا -

(۲) اس میں اخلاص کا بیان ہے - یہ اس لئے کہ بہت سے لوگ جب حق کی طرف بلاتے ہیں - تو ان کا مقصد صرف عزت نفس ہوتا ہے -

(۳) اپنی دعوت کے متعلق بصیرت تامہ بہت ضروری ہے

(۴) توحید کی خوبی یہ ہے - کہ وہ برائی سے بالاتر خالصۃً

أَنَّهُ تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْمَسَبَّةِ

لوجہ اللہ ہو۔

الْخَامِسَةُ أَنَّ مِنْ قُبْحِ الشِّرْكِ كَوْنَهُ مُسَبَّةً لِلّٰهِ۔

(۵) شرک کی برائیوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ وہ اللہ کی ذات میں عیب لگاتا ہے۔

السَّادِسَةُ وَهِيَ مِنْ أَهَمِّهَا إِبْعَادُ الْمُسْلِمِ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ لَا يَصِيْرُ مِنْهُمْ وَلَوْ لَمْ يُشْرِكْ

(۶) بڑے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ مسلم کو مشرکوں سے بچایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ باوجود عدم شرک کے وہ ان میں سے ہو جائے[1]۔

السَّابِعَةُ كَوْنُ التَّوْحِيْدِ أَوَّلَ وَاجِبٍ۔

(۷) توحید ہی اولین فرض ہے جس کی طرف دعوت دینی چاہیئے۔

الثَّامِنَةُ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ۔

(۸) سب سے پہلے حتّٰی کہ نماز سے بھی پہلے توحید کی دعوت دی جائیگی۔

التَّاسِعَةُ أَنَّ مَعْنٰى أَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ مَعْنٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(۹) لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کے معنی ہیں اقرار توحید ربانی

الْعَاشِرَةُ أَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ يَكُوْنُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُهَا أَوْ يَعْرِفُهَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا۔

(۱۰) بظاہر ایک انسان کبھی اہل کتاب ہوتا ہے۔ مگر نہ تو کتاب کو جانتا ہے اور نہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ التَّنْبِيْهُ عَلَى التَّعْلِيْمِ بِالتَّدْرِيْجِ

(۱۱) مسائل کی اہمیت کے لحاظ سے تعلیم درجہ بدرجہ ہونی چاہیئے۔

الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ الْبَدَاءَةُ بِالْأَهَمِّ فَالْأَهَمِّ

(۱۲) اہم امور کو یکے بعد دیگرے ترتیب وار بتانا چاہیئے۔

الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ مَصْرِفُ الزَّكٰوةِ

(۱۳) زکوٰۃ کا مصرف۔

الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ كَشْفُ الْعَالِمِ الشُّبْهَةَ عَنِ الْمُتَعَلِّمِ

(۱۴) عالم کا طالب علم کے دل سے شک وشبہ دور کر دینا۔

---

[1] ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرک نہ کرے۔ مگر شرک کی مخالفت نہ کرنے یا مشرکوں کے خوف سے ان کے افعال کے متعلق خاموشی اختیار کرنے کی بنا پر اعانت جرم اور اشتراک گناہ کا بے عمل ارتکاب کر بیٹھے۔

اَلْخَامِسَةُ عَشَرَةَ النَّهْیُ عَنْ كَرَائِمِ الْاَمْوَالِ

(۱۵) زکوٰۃ میں لوگوں کے چیدہ چیدہ اموال لے لینے کی مخالفت۔

اَلسَّادِسَةُ عَشَرَةَ اِتِّقَاءُ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

(۱۶) مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔

اَلسَّابِعَةُ عَشَرَةَ الْاِخْبَارُ بِاَنَّهَا لَا تُحْجَبُ۔

(۱۷) یہ اطلاع دینا کہ مظلوم کی دعا کے لئے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

اَلثَّامِنَةُ عَشَرَةَ مِنْ اَدِلَّةِ التَّوْحِيْدِ مَا جَرٰی عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ سَادَاتِ الْاَوْلِيَاءِ مِنَ الْمَشَقَّةِ وَ الْجُوْعِ وَالْوَبَاءِ

(۱۸) یہ توحید کے دلائل ہیں۔کہ سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور بڑے بڑے بزرگوار اولیاءاللہ کو دکھ۔بھوک۔اور بیماریاں لاحق ہوئیں۔

اَلتَّاسِعَةُ عَشَرَةَ قَوْلُهٗ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الخ عِلْمٌ مِّنْ اَعْلَامِ النُّبُوَّةِ

(۱۹) آنحضرتؐ کا فرمان کہ کل میں علم ایسے شخص کو دونگا الخ نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اَلْعِشْرُوْنَ تَفْلُهٗ فِیْ عَيْنَيْهِ عِلْمٌ مِّنْ اَعْلَامِهَا اَيْضًا۔

(۲۰) حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لب لگانا بھی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اَلْحَادِيَةُ وَ الْعِشْرُوْنَ فَضِيْلَةُ عَلِیٍّ رض

(۲۱) حضرت علیؓ کی فضیلت[۱]۔

اَلثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فَضْلُ الصَّحَابَةِ فِیْ دَوْكِهِمْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَشُغْلِهِمْ عَنْ بِشَارَةِ الْفَتْحِ۔

(۲۲) صحابہ کرامؓ کی فضیلت کہ وہ رات بھر اس اشتیاق میں رہے کہ دیکھئے صبح جھنڈا کسے ملتا ہے اور اس اشتیاق میں حضور کی زبان مبارک سے دی ہوئی فتح کی خوشخبری بھی فراموش کر بیٹھے

اَلثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الْاِيْمَانُ بِالْقَدْرِ لِحُصُوْلِهَا لِمَنْ لَّمْ يَسْعَ لَهَا وَمَنْعِهَا عَمَّنْ سَعٰی

(۲۳) اس واقعہ سے تقدیر پر ایمان لانا ثابت ہے۔ کیونکہ جس کے دل میں خیال تک نہ تھا۔ وہ پا گیا۔ اور جس نے سعی کی وہ محروم رہا۔

---

[۱] یہ فضیلت جزوی ہے۔جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بعض اوقات بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

اَلرَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ الْاَدَبُ فِیْ قَوْلِہٖ عَلٰی رُسُلِکَ

(۲۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھاتا۔ (جادُ جلدی نہ کرنا)

اَلْخَامِسَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ الدَّعْوَۃُ اِلَی الْاِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

(۲۵) جنگ سے پہلے مخالف کو اسلام کی دعوت دینا۔

اَلسَّادِسَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ اَنَّہٗ مَشْرُوْعٌ لِّمَنْ دُعُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ وَقُوْتِلُوْا۔

(۲۶) ہر حالت میں دعوت اسلام مشروع ہے۔ اگرچہ اگرچہ ان لوگوں سے کیوں نہ ہو۔ جن کو دعوت دی جا چکی ہو۔ یا جنگ ہو چکی ہو۔

اَلسَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ الدَّعْوَۃُ بِالْحِکْمَۃِ لِقَوْلِہٖ اَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ۔

(۲۷) اسلام کی دعوت دانائی اور حکمت سے دینی لازم ہے۔ جیسا حضورؐ کا ارشاد ہے۔ "انہیں اُن کے فرائض سے مطلع کرو"۔

اَلثَّامِنَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ الْمَعْرِفَۃُ بِحَقِّ اللّٰہِ فِی الْاِسْلَامِ

(۲۸) دین اسلام میں اللہ کے حق کی پہچان ہے۔

اَلتَّاسِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ ثَوَابُ مَنِ اھْتَدٰی عَلٰی یَدَیْہِ رَجُلٌ وَّاحِدٌ

(۲۹) جس شخص کے ہاتھ پر ایک انسان بھی ہدایت پا جائے۔ اس کی فضیلت۔

اَلثَّلٰثُوْنَ الْحَلْفُ عَلَی الْفُتْیَا۔

(۳۰) کسی فتوے پر سوگند کھانے کا جواز (جیسا کہ حضور صلعم نے قسم کھاکر ذکر فرمایا۔

## بَابُ تَفْسِیْرِ التَّوْحِیْدِ وَشَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

### باب اللہ تعالٰے کی توحید اور لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کی تفسیر میں

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ الاٰیۃ

(بنی اسرائیل ۵۶)

اور اللہ کا فرمان ہے۔ کہ وہ جنہیں پکارتے ہیں۔ وہ تو خود اپنے رب کیطرف نزدیکی یعنی قرب کی تلاش میں ہیں۔ کہ کون ان میں اس کا زیادہ مقرب ہے۔ اور اس کی رحمت کے امید وار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

وَقَوْلُهٗ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ الاٰية (الزخرف ٢٦-٢٧)

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا - کہ میں ان کی عبادت سے جنہیں تم پوجتے ہو - بیزار ہوں - مگر (وہ) جس نے مجھے پیدا کیا ہے - سو وہی مجھے راہ دکھائیگا -

وَقَوْلُهٗ - اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الاٰية - (التوبة - ٣٠)

خدا کو چھوڑ کر (انہوں نے) اپنے عالموں اور درویشوں اور مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ کو خدا بنایا - حالانکہ اُن کو حکم یہی ہوا تھا - کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں - اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں - اور ان کے شرک سے وہ پاک ہے -

وَقَوْلُهٗ - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ - الاٰية - (لبقرة - ٣٢) -

اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو خدا کے سوا اور شریک پکڑتے ہیں - وہ اُن سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں - جیسی خدا سے کرنی چاہیئے - اور جو لوگ ایماندار ہیں - وہ خدا کی محبت میں ان سے بھی بڑھے ہوئے ہیں - کاش یہ ظالم (شرک کرنے والے) وہ گھڑی ابھی دیکھ لیں - جس گھڑی عذاب دیکھینگے (اور جو اس وقت جانینگے ابھی جان لیں) کہ سب قوت خدا ہی کو ہے - اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے -

فِي الصَّحِيْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

صحیح (مسلم) میں حدیث ہے - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے - اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی پوجا ہوتی ہو - اُن سب سے منکر ہو - تو اس کا مال اور خون محترم و محفوظ ہوگیا - اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمے ہے

# شرح

وَشَرَحَ هٰذِهِ التَّرْجَمَةَ مَابَعْدَهَا مِنَ الْاَبْوَابِ بِحَيْثِهِ اَكْبَرُ الْمَسَائِلِ وَاَهَمُّهَا وَهِيَ تَفْسِيْرُ التَّوْحِيْدِ وَتَفْسِيْرُ الشَّهَادَةِ وَبَيَّنَهَا بِاُمُوْرٍ وَّاضِحَةٍ

مِنْهَا اٰيَةُ الْاِسْرٰى بَيَّنَ فِيْهَا الرَّدَّ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ الصّٰلِحِيْنَ فَفِيْهَا بَيَانٌ اَنَّ هٰذَا هُوَ الشِّرْكُ الْاَكْبَرُ - وَمِنْهَا اٰيَةُ بَرَآءَةٌ بَيَّنَ فِيْهَا اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَّبَيَّنَ اَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوْا اِلَّا بِاَنْ يَّعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا اَمَعَ اَنَّ تَفْسِيْرَهَا الَّذِيْ لَا اِشْكَالَ فِيْهِ طَاعَةُ الْعُلَمَآءِ وَالْعِبَادِ فِي الْمَعْصِيَةِ لَا دُعَآءُهُمْ اِيَّاهُمْ -

وَمِنْهَا قَوْلُ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْكُفَّارِ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاسْتَثْنٰى مِنَ الْمَعْبُوْدِيْنَ رَبَّهٗ وَذَكَرَ سُبْحَانَهٗ

ان میں سب سے بڑی اور اہم ترین بات توحید اور کلمۂ شہادت کی تفسیر ہے۔ جنہیں چند امور سے واضح کر دیا گیا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اُن میں سے ہے اس میں ان مشرکین کا ردّ بیّن طور پر کیا گیا ہے جو صلحاء اور اولیاء اللہ کو ضرورت کے اوقات میں پکارتے ہیں۔ اور ان سے مدد مانگتے ہیں یا انہیں وسیلہ بناتے ہیں۔ ان آیات میں صاف بیان ہے۔کہ یہ بہت بڑا شرک ہے۔ انہی میں آیت براءۃ ہے۔جس میں اس بات کی توضیح ہے۔کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے اللہ کے سوا اپنے عالموں اور زاہدوں کو خدا بنا رکھا ہے۔ حالانکہ اُنہیں صرف اللہ کی عبادت کا حکم ملا تھا۔اس کی صاف اور بیّن وضاحت یہ ہے۔کہ اس رب بنانے کے معنے اُن عالموں اور خانقاہ نشین پیروں کی حکم الٰہی کے مقابلہ میں فرمانبرداری ہے۔ نہ اُن سے دعا کرنا۔

اور کافروں سے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا یہ قول ہے۔ "میں اللہ کے سوا تمہارے سب معبودوں سے بری ہوں۔ انہوں نے اپنے رب کو ان تمام (جھوٹے) معبودوں سے مستثنیٰ کیا۔ اور پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ذکر کیا۔

إِنَّ هٰذِهِ الْبَرَاءَةَ وَهٰذِهِ الْمُوَالَاةَ
هِيَ تَفْسِيْرُ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَقَالَ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - وَمِنْهَا آيَةُ الْبَقَرَةِ
فِي الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَالَ فِيْهِمْ وَمَا هُمْ
بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ - ذَكَرَ أَنَّهُمْ
يُحِبُّوْنَ أَنْدَادَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ فَدَلَّ
عَلٰى أَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَ اللّٰهَ حُبًّا عَظِيْمًا وَ
لَمْ يُدْخِلْهُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَكَيْفَ
بِمَنْ أَحَبَّ النِّدَّ أَكْبَرَ مِنْ حُبِّ اللّٰهِ
فَكَيْفَ بِمَنْ لَّمْ يُحِبَّ إِلَّا النِّدَّ وَحْدَهٗ
وَلَمْ يُحِبَّ اللّٰهَ - وَمِنْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ
وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ
وَهٰذَا مِنْ أَعْظَمِ مَا يُبَيِّنُ
مَعْنٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ - فَإِنَّهٗ
لَمْ يَجْعَلِ التَّلَفُّظَ بِهَا عَاصِمًا
لِلدَّمِ وَالْمَالِ بَلْ وَلَا مَعْرِفَةَ
مَعْنَاهَا مَعَ لَفْظِهَا بَلْ وَلَا الْإِقْرَارَ

تحقیق یہ برارت ہے مشرکوں سے اور مودت وموالات
ہے ایمانداروں سے ۔ یہی تفسیر ہے لا الہ الا اللہ کے اقرار کی
اسی کو فرمایا کہ اسے ان کے خاندان میں کلمہ باقیہ یعنی
یادگار کلمہ چھوڑا تاکہ وہ رجوع کریں ۔ اور اسی میں سورۂ
بقرہ کی یہ آیت ہے جس میں ایسے کفار کی بابت فرمایا۔
"اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ہیں"۔ اور بیان کیا
کہ وہ اپنے جھوٹے معبودوں سے اللہ کی سی محبت رکھتے ہیں۔
اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اللہ سے بڑی محبت رکھتے تھے
باوجود اس کے وہ اسلام میں داخل نہیں ہیں ۔ تو پھر اس
شخص کا انجام کیسا ہوگا جو جھوٹے معبودوں سے اللہ کے مقابلے
میں زیادہ محبت رکھتا ہو ۔ اور ان لوگوں کا انجام کیا ہوگا
جو صرف جھوٹے معبودوں سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ
سے محبت نہیں رکھتے ۔ اور اس میں حضرت نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار
کیا ۔ اور اللہ کے سوا تمام جھوٹے معبودوں سے انکار
کیا ۔ اس کا مال اور خون محفوظ ہوگیا ۔ اور اس کا
حساب اللہ کے ذمے ہے اور یہ امر ان اہم امور میں
سے ہے جو لا الہ الا اللہ کے معانی بیان کرتے ہیں ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرف زبان سے کلمہ پڑھ
لینے کو مال اور جان کو بچانے والا نہیں فرمایا ۔ بلکہ اس کے معانی
کی پہچان کو بھی نہیں ۔ بلکہ محض اقرار کو بھی نہیں ۔ بلکہ محض

بِدٗ اِلَيْكَ بَلْ وَلَا كَوْنُهٗ لَا يَدْعُوْا اِلَّا اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ بَلْ لَا يُحَرَّمُ مَالُهٗ حَتّٰى يُضِيْفَ اِلٰى ذَالِكَ الْكُفْرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ شَكَّ اَوْ تَوَقَّفَ لَمْ يُحَرَّمْ مَالُهٗ وَ دَمُهٗ فَيَا لَهَا مِنْ مَسْئَلَةٍ مَا اَعْظَمَهَا وَاَجَلَّهَا - وَيَا لَهٗ مِنْ بَيَانٍ مَا اَوْضَحَهٗ وَحُجَّةٍ مَا اَقْطَعَهَا لِلْمُنَازِعِ

بلکہ محض اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کو پکارنے کو بھی نہیں - اس کے جان اور مال اس وقت تک محفوظ نہ ہونگے جب تک اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے اقرار کے ساتھ تمام جھوٹے معبودوں کا منکر نہ ہو - اگر اس کو شک ہو یا توقف ہو - تو اس صورت میں اس کی جان اور مال حرام نہ ہو گا - پس یہ امر کیسا عجیب ہے اور کتنا عظیم اس کا مرتبہ ہے - اور کیسا پر وضاحت بیان ہے - اور کیسی بین اور کھلی کھلی حجت ہے جو نزاع کی جڑ کاٹتی ہے -

## بَابٌ مِنَ الشِّرْكِ لُبْسُ الْحَلْقَةِ وَالْخَيْطِ وَنَحْوِهِمَا لِرَفْعِ الْبَلَاءِ اَوْ دَفْعِهٖ

یہ باب اس بارے میں ہے کہ بلا اور مصیبت کے دفع کرنے کیلئے کڑا (چھلا) گنڈا پہننا شرک ہے

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى - قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖٓ الاٰية (الزمر - ۳۷)

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے - تو پوچھ کہ تم اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کچھ تکلیف پہنچانا چاہے - تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں - یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں - تو کہ مجھے اللہ کافی ہے - بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں -

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فِيْ يَدِهٖ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ مِنَ الْوَاهِنَةِ فَقَالَ انْزِعْهَا فَاِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی کلائی میں پیتل کا چھلہ دیکھا - اور پوچھا یہ کیا ہے - اس نے عرض کی یہ مرض کے باعث ہے - حضور نے حکم دیا اسے اتار دے - یہ تجھے

فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ لَا بَأْسَ بِهٖ
وَلَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوْعًا مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا أَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ - وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ - وَلِابْنِ أَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا فِيْ يَدِهٖ خَيْطٌ مِنَ الْحُمّٰى فَقَطَعَهُ وَتَلَا قَوْلَهُ - وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ -

کمزوری کے سوا کچھ نفع نہ دیگا۔ اگر تو اسے پہنے ہوئے مر جائیگا۔ بلاشبہ کبھی فائز المرام نہ ہو گا۔ (احمدؒ نے اسے ناقابل اعتراض سند سے روایت کیا ہے)
نیز مسند احمدؒ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تعویذ لٹکائے۔ اللہ اس کا مطلب پورا نہ کرے اور جو گھونگے یا منکے وغیرہ پہنے۔ اللہ اسے آرام نہ دے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ جس نے تعویذ لٹکایا۔ اس نے شرک کیا۔ اور ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ میں بخار اُتارنے کا دھاگہ بندھا دیکھا۔ آپ نے اُسے کاٹ ڈالا۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "اور بہت سے لوگ باوجود ایمان کے شرک کرتے ہیں"۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

الْأُوْلٰى التَّغْلِيْظُ لُبْسِ الْحَلْقَةِ وَالْخَيْطِ وَنَحْوِهِمَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ

الثَّانِيَةُ أَنَّ الصَّحَابِيَّ لَوْ مَاتَ وَهِيَ عَلَيْهِ مَا أَفْلَحَ فِيْهِ شَاهِدٌ لِكَلَامِ الصَّحَابَةِ أَنَّ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ أَكْبَرُ مِنَ الْكَبَائِرِ

الثَّالِثَةُ أَنَّهُ لَمْ يُعْذَرْ

اس باب سے ذیل کے مطالب اخذ ہوتے ہیں:۔

(۱) چھلا یا دھاگہ یا ایسی کوئی چیز باندھنے کی سخت شرعی ممانعت ہے۔

(۲) صحابی اگر اس صورت میں وفات پا جاتا تو ناکام رہتا۔ اس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے۔ کہ ادنےٰ سا شرک بھی کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

(۳) کوئی انسان بھی شرک میں لاعلمی کے باعث معذور

بِالتَّمَائِمِ -

اَلرَّابِعَةُ اَنَّهَا لَا تَنْفَعُ فِي الْعَاجِلَةِ بَلْ تَضُرُّ لِقَوْلِهِ لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا

اَلْخَامِسَةُ الْاِنْكَارُ بِالتَّغْلِيْظِ عَلٰى مَنْ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

اَلسَّادِسَةُ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُّكِلَ اِلَيْهِ

اَلسَّابِعَةُ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا فَقَدْ اَشْرَكَ

اَلثَّامِنَةُ اَنَّ تَعْلِيْقَ الْخَيْطِ مِنَ الْحُمّٰى مِنْ ذٰلِكَ

اَلتَّاسِعَةُ تِلَاوَةُ حُذَيْفَةَ الْاٰيَةَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الصَّحَابَةَ يَسْتَدِلُّوْنَ بِالْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْاَكْبَرِ عَلَى الْاَصْغَرِ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ اٰيَةِ الْبَقَرَةِ -

اَلْعَاشِرَةُ اَنَّ تَعْلِيْقَ الْوَدْعِ عَنِ الْعَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ

اَلْحَادِيَةَ عَشْرَةَ الدُّعَاءُ عَلٰى مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً اَنَّ اللّٰهَ لَا يُتِمُّ لَهٗ - وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدْعًا فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ اَيْ تَرَكَ اللّٰهُ لَهٗ -

نہیں ہو سکتا۔

(۴) گنڈا۔ چھلا وغیرہ بھی نفع رساں نہیں۔ بلکہ مضرت رساں ہیں۔ جیساکہ ارشاد ہے "اس سے کمزوری ہی رہیگی۔

(۵) جو ایسا کرے۔ اس کا سختی سے انکار۔

(۶) اس امر کا وضاحت سے بیان کہ جو شخص کچھ لٹکائیگا۔ وہ اُسی کے سپرد کیا جائیگا۔

(۷) جو تعویذ لٹکاتا ہے۔ وہ شرک کرتا ہے۔

(۸) بخار وغیرہ کا گنڈا پہننا بھی شرک میں داخل ہے

(۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا سورۂ یوسف کی آیت پڑھنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آیات شرک اکبر صغیرہ شرک پر پڑھتے تھے۔ جیساکہ ابن عباس رضؓ نے سورۂ بقرہ کی آیت میں بیان کیا ہے۔

(۱۰) نظر بد سے بچانے کے لئے منکے پہننا بھی اسی زمرہ میں داخل ہے۔

(۱۱) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے جو تعویذ استعمال کرے بد دعا کی کہ اللہ اس کا مطلب پورا نہ کرے۔ اور جو منکے پہنے اس کے لئے فرمایا۔ اللہ اُسے آرام نہ دے۔ یعنی۔ اسے مصیبت میں مبتلا رکھے۔ اور تکلیف اُسکو نہ چھوڑے۔

# بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّقٰی وَالتَّمَآئِمِ

یہ باب منتروں اور تعویذوں کے بارے میں ہے۔

فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ بَشِیْرٍ نِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلًا اَنْ لَّا یَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ ۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی سفر میں وہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آنحضرتؐ نے ایک منادی کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کمان کی تانت باقی نہ رہنے پائے۔ اور جہاں ہو۔ توڑ پھینکا جائے۔ [1]

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَآئِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ "منتر اور تعویذ گنڈے اور حُبّ کے عمل سب شرک ہیں"۔ اس کے راوی احمدؒ اور ابو داؤدؒ ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَکِیْمٍ مَّرْفُوْعًا مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُّکِلَ اِلَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جو کوئی کسی چیز کو (نظر بد یا بخار وغیرہ کے لئے) پہنے گا۔ وہ اس کے حوالے کیا جائیگا۔ اسے احمدؒ اور ترمذیؒ نے روایت کیا۔

اَلتَّمَآئِمُ شَیْءٌ یُّعَلَّقُ عَلَی الْاَوْلَادِ عَنِ الْعَیْنِ ۔ لٰکِنْ اِذَا کَانَ

تمائم عرب اس شئے کو کہتے تھے جو اولاد کے گلوں میں اُنہیں نظر بد سے بچانے کے لئے ڈالی جائے

---

[1] ۔ اعراب نظر بد سے بچانے کے لئے یہ دھاگا اپنے اونٹوں کے گلوں میں باندھا کرتے تھے۔ آں حضرتؐ نے اس رسم کو حرام فرمایا۔ آج کل پنجاب میں مسلمان مائیں عام طور دھاگے میں سیپیاں منکے وغیرہ باندھ کر بچوں کے گلوں میں پہنا دیتی ہیں۔

الْمُعَلَّقُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ السَّلَفِ وَبَعْضُهُمْ لَمْ يُرَخِّصْ فِيْهِ وَيَجْعَلُهُ مِنَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنْهُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -

اور اگر یہ پہنائی ہوئی شے قرآن مجید میں سے ہو۔ تو بعض سلف صالحین اُسے جائز قرار دیتے ہیں۔ اور بعض ناجائز اور ممنوع۔ اور ان منع کرنے والوں میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی ہیں۔

وَالرُّقٰی هِیَ الَّتِیْ تُسَمَّی الْعَزَائِمُ وَخَصَّ مِنْهُ الدَّلِيْلُ مَا خَلَا مِنَ الشِّرْكِ فَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَّةِ - وَالتِّوَلَةُ شَيْءٌ يَصْنَعُوْنَهُ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ يُحَبِّبُ الْمَرْأَةَ اِلٰى زَوْجِهَا وَالرَّجُلَ اِلٰى امْرَأَتِهِ

اور رقٰی جن کا دوسرا نام عزائم بھی ہے۔ انہیں منتر بھی کہتے ہیں۔ دلیل کی رو سے جن منتروں میں شرک آلود الفاظ نہ ہوں۔ نظر بد اور زہریلے جانور سے کاٹے جانے کی حالت میں ان کی اجازت آنحضرتؐ نے دی ہے۔ اور جس عمل کو تولہ (عمل حُبّ) کہتے تھے اس سے مراد وُہ عمل ہے جو عورت اور مرد میں محبّت پیدا کر لئے۔ (کبھی یہ تعویذ سے ہوتا ہے۔ کبھی گنڈے سے اور کبھی کسی اور طریقے سے)۔

وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ رُوَيْفِعٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ تَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ -

اور احمدؒ نے رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ مجھ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "رویفع"۔ شاید تم طویل زندگی پاؤ۔ پس لوگوں کو اس سے خبردار کر دینا۔ کہ جس نے ڈاڑھی میں گرہ لگائی۔ یا گردن میں تانت لٹکائی یا استنجا گوبر یا ہڈی سے کیا۔ تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَنْ قَطَعَ تَمِيْمَةً مِنْ اِنْسَانٍ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَلَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ التَّمَائِمَ كُلَّهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقُرْاٰنِ۔

سعید ابن جبیرؓ کہتے ہیں۔جس شخص نے کسی کا تعویذ کاٹ دیا۔ گویا اس نے ایک گردن آزاد کردی یہ روایت وکیعؒ سے مروی ہے۔ اور ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ متقدمین ہر قسم کے تعویذوں کو ناپسند کرتے تھے۔خواہ قرآن سے ہوں خواہ ماسوائے قرآن کے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ۔

اس فصل سے نو مسائل نکلتے ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ

(۱) منتر اور تعویذ کی شرعی تفسیر۔

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ التِّوَلَةِ

(۲) حُبّ کے عمل کی تفسیر

اَلثَّالِثَةُ اَنَّ هٰذِهِ الثَّلَاثَ كُلَّهَا مِنَ الشِّرْكِ مِنْ غَيْرِ اِسْتِثْنَاءٍ۔

(۳) یہ تینوں باتیں صریح شرک ہیں۔

اَلرَّابِعَةُ اَنَّ الرُّقْيَةَ بِالْكَلَامِ الْحَقِّ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَّةِ لَيْسَ مِنْ ذٰلِكَ

(۴) نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج اگر شرک سے پاک منتر سے کیا جائے۔تو شرک میں داخل نہیں۔

اَلْخَامِسَةُ اَنَّ التَّمِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ هَلْ هِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَمْ لَا۔

(۵) اگر تعویذ میں قرآن کی آیت ہو۔تو اس میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔بعض ممنوع قرار دیتے ہیں اور بعض جائز۔

اَلسَّادِسَةُ اَنَّ تَعْلِيْقَ الْاَوْتَارِ عَلَى الدَّوَابِّ عَنِ الْعَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ

(۶) مویشیوں کے گلوں میں تانت لٹکانا تاکہ آنکھ سے یعنی نظر بد سے محفوظ رہیں۔ یہ بھی اسی میں شامل ہے۔

اَلسَّابِعَةُ الْوَعِيْدُ الشَّدِيْدُ عَلٰى مَنْ تَعَلَّقَ وَتَرًا۔

(۷) جو شخص تانت لٹکائے۔ اس کے لئے شدید وعید ہے۔

اَلثَّامِنَۃُ فَضْلُ ثَوَابِ مَنْ قَطَعَ تَمِیْمَۃً مِّنْ اِنْسَانٍ

(۸) اس شخص کے ثواب کا درجہ جو دوسرے کے تعویذ کو کاٹ ڈالے۔

اَلتَّاسِعَۃُ اَنَّ کَلَامَ اِبْرَاهِیْمَ لَا یُخَالِفُ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ لِاَنَّ مُرَادَہٗ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰہِ۔

(۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ متقدمین تعویذوں کو ممنوع سمجھتے تھے۔ خواہ قرآنی آیات ہوں۔ یا غیر قرآن۔ یہ بات ہمارے پہلے بیان کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ان سے مراد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

## بَابُ مَنْ تَبَرَّكَ بِشَجَرَۃٍ اَوْ حَجَرٍ وَّنَحْوِهِمَا

### باب درخت اور پتھر وغیرہ سے برکت حاصل کرنیکے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی۔ الآیات (النجم۔ ۱۹-۲۳)

بھلا تم دیکھو تو۔ لات۔ اور عُزّٰی اور تیسری منات پچھلی۔ (یہ کیا چیزیں ہیں؟) کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں ہیں؟

اگر ایسا ہے تو یہ تو بہت بھونڈی تقسیم ہے۔ یہ بُت کچھ نہیں مگر چند نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نہیں اُتاری۔ یہ لوگ صرف اپنے اعتقاد اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی حُنَیْنٍ وَّنَحْنُ حُدَثَاءُ عَھْدٍ بِکُفْرٍ وَّلِلْمُشْرِکِیْنَ سِدْرَۃٌ یَعْکُفُوْنَ عِنْدَھَا

ابو واقد لیثیؓ کا بیان ہے۔ ہم جنگ حنین میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ اور ہم تازہ تازہ مسلمان ہوئے تھے۔ اور مشرکوں نے ایک بیری کے درخت کو بیٹھنے کے واسطے

وَيَنُوطُوْنَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا
ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ
فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْ
لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ
ذَاتُ أَنْوَاطٍ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَكْبَرُ
إِنَّهَا السُّنَنُ قُلْتُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى
اجْعَلْ لَّنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ
اٰلِهَةٌ ط قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ -
لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهٗ -

منتخب کر رکھا تھا۔ اور اسی پر اپنے اسلحہ بھی
لٹکاتے تھے۔ اور اس کو ذات انواط کہتے تھے۔
پس ہم بھی ایک بیری کے درخت کے پاس سے گذرے
اور عرض کی یا رسول اللہ (صلعم) ہمارے لئے بھی
ایک ذات انواط بنا دیجیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔
اللہ اکبر۔ یہی طریقے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے
قبضے میں میری جان ہے۔ تم نے بھی وہی بات
کی جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام)
سے کہی تھی۔ "ہمارے واسطے ایک معبود ایسا بنا۔
جیسا کہ اُن (کافر بنی اسرائیل) کے لئے ہے"۔ موسیٰؑ نے
جواب دیا کہ "تم بڑی جاہل قوم ہو"
پھر آں حضورؐ نے فرمایا۔ "تم ضرور پہلی امتوں کے
طریقوں پر چلوگے"۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا
اور صحیح کہا۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس باب سے ذیل کے بائیس ۲۲ مطالب اخذ ہوتے ہیں:-

اَلْأُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ النَّجْمِ -

(۱) سورۂ نجم کی آیات کا خلاصہ و مطلب۔

اَلثَّانِيَةُ مَعْرِفَةُ صُوْرَةِ الْأَمْرِ الَّذِيْ طَلَبُوْا -

(۲) امر واقعہ یہ ہے کہ وہ (یعنی ابو واقد لیثی) بیری کو معبود بنانا نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ محض تبرک کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے۔

اَلثَّالِثَةُ كَوْنُهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْا

(۳) انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اَلرَّابِعَةُ كَوْنُهُمْ قَصَدُوا التَّقَرُّبَ

(۴) وہ لوگ اللہ کے تقرب کے لئے ارادہ کرتے تھے۔

اِلَى اللّٰهِ بِذٰلِكَ لِظَنِّهِمْ اَنَّهٗ يُحِبُّ

کیونکہ خیال کرتے تھے کہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّهُمْ اِذَا جَهِلُوْا هٰذَا فَغَيْرُهُمْ اَوْلٰى بِالْجَهْلِ۔

(۵) جب صحابہؓ اس کو نہ سمجھ سکے۔ تو دوسروں کا نہ سمجھنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

اَلسَّادِسَۃُ اَنَّ لَهُمْ مِّنَ الْحَسَنَاتِ وَالْوَعْدِ بِالْمَغْفِرَۃِ مَا لَيْسَ لِغَيْرِهِمْ

(۶) صحابہؓ کے لئے نیکیاں اور بخشش کے وہ وعدے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے نہیں ہیں۔

اَلسَّابِعَۃُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْذُرْهُمُ الْاَمْرَ بَلْ رَدَّهُمْ بِقَوْلِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِنَّهَا السُّنَنُ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَغَلَّظَ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الثَّلَاثِ

(۷) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات میں صحابہؓ کو معذور نہیں خیال کیا۔ بلکہ اس کی تردید کی۔ اور فرمایا۔ اللہ اکبر! یہی تو وہ راستے ہیں۔ تم بھی اپنے پہلوں کے قدم بقدم چلوگے۔ ان تینوں باتوں کے ذریعے معاملہ کی شدت بیان فرمائی۔

اَلثَّامِنَۃُ الْاَمْرُ الْكَبِيْرُ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ اَنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّ طَلَبَتَهُمْ كَطَلَبَۃِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا۔

(۸) اہم بات جو یہاں مقصود اصلی ہے۔ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے بتایا کہ اِن (صحابہؓ) کی فرمائش بنی اسرائیل کی فرمائش سے ملتی جلتی ہے۔ جبکہ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ "ہمارے لیئے ایک معبود بنا۔

اَلتَّاسِعَۃُ اَنَّ نَفْيَ هٰذَا مِنْ مَّعْنٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَعَ دِقَّتِهٖ وَخَفَائِهٖ عَلٰٓى اُولٰٓئِكَ

(۹) اس قسم کے تقدس اور تبرک کا انکار لا الٰہ الا اللہ کے معنی میں شامل ہے۔

اَلْعَاشِرَۃُ اَنَّهٗ حَلَفَ عَلَى الْفُتْيَا وَهُوَ لَا يَحْلِفُ اِلَّا لِمَصْلَحَۃٍ

(۱۰) پھر آنحضرتؐ نے اُس فتوے پر قسم اُٹھائی (اس کی ضرورت اور اہمیت کو نمایاں کرتا ہے) آنحضرتؐ ضرورت کے بغیر قسم نہیں کھاتے تھے۔

اَلْحَادِيَۃَ عَشَرَۃَ اَنَّ الشِّرْكَ فِيْهِ

(۱۱) شرک دو قسم کا ہوتا ہے۔ اصغر (خفی) اور اکبر

اَصْغَرُ وَ اَكْبَرُ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَرْتَدُّوْا بِهٰذَا -

اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ قَوْلُهُمْ نَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ فِيْهِ اَنَّ غَيْرَهُمْ لَا يَجْهَلُهُ ذَالِكَ -

اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ اَلتَّكْبِيْرُ عِنْدَ التَّعَجُّبِ خِلَافًا لِمَنْ كَرِهَهُ

اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ سَدُّ الذَّرَائِعِ

اَلْخَامِسَةَ عَشَرَةَ النَّهْيُ عَنِ التَّشَبُّهِ بِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

اَلسَّادِسَةَ عَشَرَةَ اَلْغَضَبُ عِنْدَ التَّعْلِيْمِ -

اَلسَّابِعَةَ عَشَرَةَ اَلْقَاعِدَةُ الْكُلِّيَّةُ لِقَوْلِهٖ اِنَّهَا السُّنَنُ -

اَلثَّامِنَةَ عَشَرَةَ اَنَّ هٰذَا عَلَمٌ مِنْ اَعْلَامِ النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهٖ وَقَعَ كَمَا اَخْبَرَ

اَلتَّاسِعَةَ عَشَرَةَ اَنَّ مَا ذَمَّ اللّٰهُ بِهِ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى فِي الْقُرْاٰنِ اَنَّهٗ لَنَا -

(جلی) کیونکہ یہ گروہ لوگ اسلام سے مرتد نہیں ہوئے تھے[1]

(۱۲) ابو واقد لیثیؓ کا یہ تسلیم کرنا کہ وہ نئے نئے اسلام میں وارد ہوئے تھے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دوسرے صحابہؓ ایسی باتوں سے بے خبر نہ تھے۔

(۱۳) تعجب کے وقت آنحضرتؐ کا اللہ اکبر کہنا بخلاف اس کے جس نے اسے مکروہ سمجھا۔

(۱۴) شرک کے تمام راستوں کو مسدود کر دینا۔

(۱۵) اہل جاہلیت سے مشابہت کی ممانعت

(۱۶) توحید کی تعلیم دیتے وقت ناراض ہونا ثابت ہے۔

(۱۷) عام قاعدہ جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا "یہی تو وہ راستے ہیں"۔

(۱۸) یہ نبوت کی علامات میں سے ہے۔ کہ جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ویسا ہی وقوع پذیر ہوا۔

(۱۹) جس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہود و نصاریٰ کی مذمت فرمائی ہے۔ ہم بھی اس کے مصداق ہونگے اگر ویسے ہی افعال کا ارتکاب کرینگے۔

---

[1] صحابہؓ نے ابھی مطالبہ ہی کیا تھا وگرنہ عملی طور پر ارتکاب کرتے تو بات دوسری تھی۔ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے تو معبود کا مطالبہ کیا تھا۔ یہاں محض تبرک کی تلاش تھی۔ یہ بھی ناپسندیدہ بات ہے۔

اَلْعِشْرُوْنَ اَنَّہٗ مُتَقَرِّرٌ عِنْدَھُمْ اَنَّ الْعِبَادَاتِ مَبْنَاھَا عَلَی الْاَمْرِ فَصَارَ فِیْہِ التَّنْبِیْہُ عَلٰی مَسَآئِلِ الْقَبْرِ اَمَّا مَنْ رَّبُّکَ فَوَاضِحٌ وَ اَمَّا مَنْ نَّبِیُّکَ فَمِنْ اَخْبَارِہٖ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ۔ وَ اَمَّا مَادِیْنُکَ فَمِنْ قَوْلِہِمْ اجْعَلْ لَّنَا اِلٰی آخِرِہٖ ۔

(۲۰) یہ تسلیم شدہ بات ہے ۔ کہ عبادات میں اٹکل کو دخل نہیں ۔ بلکہ وہ احکام الٰہی پر مبنی ہیں ۔ اس میں مسئلہ قبر پر تنبیہ ہوئی ۔ قبر کا سوال ۔ مَنْ رَّبُّکَ (تیرا رب کون ہے) یہ تو بالکل ظاہر ہے ۔ اور مَنْ نَّبِیُّکَ (تیرا نبی کون ہے) تو وہ آپ کی اطلاع پیشین گوئی سے (تم ضرور پہلی امتوں کے قدم بقدم چلوگے) اور مَادِیْنُکَ (تیرا مذہب کونسا ہے) ان کے یہ کہنے سے کہ ہمارے لئے بھی ذات انواط بناؤ ۔

---

اَلْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ اَنَّ سُنَّۃَ اَھْلِ الْکِتٰبِ مَذْمُوْمَۃٌ کَسُنَّۃِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

(۲۱) اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا طریقہ بھی مشرکین کے طریقہ کی طرح مذموم اور ناپسندیدہ ہے ۔

اَلثَّانِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ اَنَّ الْمُنْتَقِلَ مِنَ الْبَاطِلِ الَّذِیْ اعْتَادَہٗ قَلْبُہٗ لَا یُؤْمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ قَلْبِہٖ بَقِیَّۃٌ مِّنْ تِلْکَ الْعَادَۃِ لِقَوْلِہِمْ نَحْنُ حُدَثَاءُ عَہْدٍ بِکُفْرٍ

(۲۲) جو کوئی کفر سے اسلام کی طرف آجاتا ہے ۔ تو اس میں کفر کے قدیم اعتقاد کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہنا ممکن ہے ۔ جیسا کہ ابو واقدؓ نے کہا " کہ ہم نئے نئے اسلام میں آئے تھے "۔

# بَابُ مَاجَاءَ فِی الذَّبْحِ لِغَیْرِ اللّٰہِ

## باب ماسوی اللہ کے ذبیحہ کے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الاٰیۃ (الانعام ۔ ۱۶۳)

اللہ کا فرمان ہے کہ اے نبی (محمد رسول اللہ) کہ ۔ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا ہمسر کوئی نہیں ۔ اور مجھے تو یہی حکم ہے

وَقَوْلُهٗ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

(الکوثر - ۲)

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اور تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ - لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار امور کا حکم دیا۔

(۱) اللہ کی لعنت اس پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے

(۲) اللہ کی پھٹکار اس پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے

(۳) اللہ کی پھٹکار اس پر جو کسی مجرم کو پناہ دے

(۴) اللہ کی پھٹکار اس پر جو زمین کے نشانات بدل دے[1]۔

اس کو مسلم نے روایت کیا۔

---

[1] اس حدیث میں چار باتوں کا ذکر ہے۔غیر اللہ کے لئے ذبح دو طریق پر ہو سکتا ہے۔ایک تو یہ ہے کہ جھٹکا کیا۔اور اللہ کے نام کے بغیر وار کرکے جانوروں کو مار دیا۔ دوسرا غیر اللہ کا طریق یہ ہے۔کہ کسی بُت۔بھوت۔پریت۔غوث۔قطب۔ولی۔بادشاہ یا کسی پیر کے نام کا جانور پالا۔اور پھر اس کے نام کی نذر دی۔ اور یہ جو کہتے ہیں نذر اللہ۔نیاز حسین۔یہ صریح شرک ہے۔ نذر اللہ۔نیاز اللہ۔حسین بچارا زندگی میں بھی ان مسلمانوں کا تختہ مشق بنا رہا۔اور بعد از مرگ بھی خلاف شریعت امور اس کی جانب منسوب کئے جا رہے ہیں۔

دوسرا شخص جس پر اللہ کی پھٹکار ہے وہ ہے جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔

تیسرا شخص وہ ہے۔جو مجرم کو پناہ دے۔اس مجرم سے مراد مجرم الٰہی ہے۔جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہو۔ یا مدعی نبوت کا پیروکار ہو۔یا کسی اخلاقی جرم کا مجرم ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے جرائم کے مرتکب کو پناہ دینے سے سوسائٹی کا نظم ونسق۔ بگڑ جاتا ہے۔ اور فتنہ بڑھتا ہے۔اس واسطے ایسے مجرم کو پناہ دینا دراصل خدا کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ وگرنہ ظالم غیر مسلم حکومت کے مجرموں کو پناہ دینا تو درکنار۔اُن کی اعانت باعث فلاح دارین ہے (بقیہ بر صفحہ ۴۳)

وَعَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فِیْ ذُبَابٍ وَّدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِیْ ذُبَابٍ - قَالُوْا وَکَیْفَ ذَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ - قَالَ مَرَّ رَجُلَانِ عَلٰی قَوْمٍ لَّھُمْ صَنَمٌ لَا یَجُوْزُہٗ اَحَدٌ حَتّٰی یُقَرِّبَ لَہٗ شَیْئًا - فَقَالُوْا

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص مکھی کے باعث بہشت میں گیا - اور دوسرا شخص مکھی کے باعث دوزخ میں ڈالا گیا - صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی - یارسول اللہؐ وہ کیسے ؟ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا - کہ دو شخصوں کا ایک قوم پر گذر ہؤا - جن کا ایک بت تھا - اس قوم کا یہ دستور تھا - کہ جب گذرنے والا ان کے بت پر نذرانہ نہ چڑھاوے -

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) خاص کر جب کہ وہ مجرمین سعی استخلاص وطن میں محبوس ہوں -

چوتھی صورت جس پر اللہ کی پھٹکار ہے - یہ ہے - کہ کوئی شخص زمین کے نشانات بدل دے - اس کا عمل بھی دو نہج پر ہوسکتا ہے - پہلا تو یہ ہے کہ ایک انسان اپنی مقبوضہ زمین کے نشان کو توڑ کر تجاوز کرکے دوسرے کی زمین پر قابض ہو جائے - اس صورت میں بھی لڑائی جھگڑا اور مقدمہ بازی ہوتی ہے - اور بعض اوقات قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے - یعنی فتنہ پیدا ہو جاتا ہے - یہی وہ چیز ہے جس کی اسلام نے سختی کے ساتھ بیخ کنی کی ہے - اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے - اس واسطے ہر فتنہ جو اور فتنہ پرور کے لئے اللہ کی پھٹکار کی وعید ہے - زمین کے نشان بدلنے کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے - کہ دشت وصحرا میں جہاں کارواں گاہے گاہے چلتے ہیں - وہاں راستہ کے نشان مٹاکر غلط جانب کو نشان کردئے جائیں - تاکہ ڈاکو اور رہزن بہ اطمینان تمام غارتگری کرسکیں - اور کوئی دوسرا انسان اُن کی مدد کو نہ آسکے - زمین کے نشانات بدل دینے کی ایک تیسری صورت بھی ہے - اور اغلب ہے - کہ آنحضرتؐ کا اشارہ اس جانب بھی ہو - ظالم اور جابر حکمران قومیں اپنے مفتوحہ علاقوں پر قبضہ رکھنے کے لئے طرح طرح کے حیلوں اور چالوں کو کام میں لاتی ہیں - مفتوحہ یعنی غلام قوم بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں گرفتارِ بلا پرندہ کی طرح پھڑپھڑاتی ہے - اور ہر چہارسو (بقیہ بر صفحہ ۴۴)

لِاَحَدٍ هِمَا قَرِّبْ۔ قَالَ لَیْسَ عِنْدِیْ شَیْءٌ اُقَرِّبُ قَالُوْا لَہٗ قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا۔ فَقَرَّبَ ذُبَابًا۔ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ۔ فَدَخَلَ النَّارَ۔ وَقَالُوْا لِلْاٰخَرِ قَرِّبْ۔ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَیْئًا دُوْنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ فَضَرَبُوْا عُنُقَہٗ۔ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

تب تک وہاں سے کسی کو گذرنے نہ دیتے تھے۔ ان لوگوں نے اُن میں سے ایک آدمی کو کہا۔ کہ کچھ نذر چڑھا۔ اس نے کہا۔ میرے پاس نذر کے لئے کچھ نہیں۔ وہ بولے۔ کچھ نہ کچھ ضرور نذر کر۔ اگرچہ ایک مکھی (یعنی حقیر شے) ہی ہو۔ اُس آدمی نے ایک مکھی ماری اور نذر کر دی۔ تب لوگوں نے اُسے اپنے راستہ پر چلنے دیا۔ یہ آدمی (شرک کی وجہ سے) جہنم واصل ہؤا۔ لوگوں نے اسی طرح دوسرے سے کہا۔ تو بھی کچھ نذر دے۔ اس نے کہا۔ میں تو اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کو نذر نہیں دیتا۔ اس پر لوگوں نے اُسے قتل کر دیا۔ یہ شخص (اللہ کی توحید پر قائم رہنے کی وجہ سے جنت میں پہنچا۔ اس کے راوی احمدؒ ہیں۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳) ۔ ہاتھ پاؤں مارتی ہے۔ اس اُمید پر کہ شاید کسی صورت آزادی سے ہم کنار ہو سکے۔ بعض اوقات غلام قوم کے اولوالعزم افراد مسلح طور پر غالب اور غاصب قوم کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ بسا اوقات ناکام رہتے ہیں۔ اس وقت ظالم۔ جابر۔ غیر ملکی حکومت زمین کے نشانات تبدیل کر دیتی ہے۔ اور اس آزادی۔ اور استخلاص وطن کی کشمکش کو بغاوت کا مکروہ نام دے کر آبادی کو بیخ وبُن سے اکھاڑ کر ویرانہ بنا دیتی ہے۔ اور جوش انتقام میں محلات اور آبادیوں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر وہاں عملاً ہل چلائے جاتے ہیں۔ تباہ و خستہ حال انسانی آبادی کو تہ تیغ کر کے ہُو کا عالم برپا کر دیا جاتا ہے۔ کیا اس طرح زمین کے نشانات بدل نہیں جاتے؟

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ (اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ)

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ)۔

اَلثَّالِثَةُ اَلْبَدَاءَةُ بِلَعْنَةِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ

اَلرَّابِعَةُ لَعَنَ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَمِنْهُ اَنْ تَلْعَنَ وَالِدَىِ الرَّجُلِ فَيَلْعَنَ وَالِدَيْكَ

—:—

اَلْخَامِسَةُ لَعَنَ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَهُوَ الرَّجُلُ يُحْدِثُ شَيْئًا يَجِبُ فِيْهِ حَقُّ اللّٰهِ فَيَلْتَجِئُ اِلٰى مَنْ يُّجِيْرُهُ مِنْ ذٰلِكَ

اَلسَّادِسَةُ لَعَنَ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَهِىَ الْمَرَاسِيْمُ الَّتِىْ تُفَرِّقُ بَيْنَ حَقِّكَ وَحَقِّ جَارِكَ فَتُغَيِّرُهَا بِتَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ

اَلسَّابِعَةُ اَلْفَرْقُ بَيْنَ لَعْنِ الْمُعَيَّنِ وَلَعْنِ اَهْلِ الْمَعَاصِىْ عَلٰى سَبِيْلِ الْعُمُوْمِ

اَلثَّامِنَةُ هٰذِهِ الْقِصَّةُ الْعَظِيْمَةُ وَهِىَ قِصَّةُ الذُّبَابِ

اس باب سے ۱۳ مسائل اخذ ہوتے ہیں:۔

(۱) سورۂ انعام کی آیات اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ کی تفسیر (معلوم ہوگئی)۔

(۲) سورۂ کوثر کی آیت فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر (معلوم ہوگئی)۔

(۳) جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے اس کا پہلے ذکر کرنا اور اس پر آنحضرتؐ کا لعنت فرمانا۔

(۴) جو اپنے والدین پر لعنت کرے۔آنحضرتؐ کا اس پر لعنت فرمانا۔ اس میں شامل ہے۔کہ ایک شخص دوسرے کے ماں باپ کو لعنت کرے اور وہ اُسکے جواب میں اُس کے ماں باپ پر لعنت کرے۔

(۵) جو مجرم کو پناہ دے۔ اس پر لعنت۔یہ وہ انسان ہے۔جو حدود اللہ کو توڑے۔اور پھر کسی کی پناہ لینا چاہے۔

(۶) وہ (شخص یا قوم) جو زمین کے نشانات کو تبدیل کردے۔اس پر لعنت۔ یہ وہ نشانات ہیں۔ کہ ایک کی زمین کو دوسرے کی زمین سے الگ کرتے ہیں۔ان میں تجاوز کرکے بدل دے۔

(۷) کسی معین شخص اور گناہگار جماعت پر عموماً لعنت کرنے میں فرق۔

(۸) یہ ایک عظیم قصہ ہے اگرچہ مکھی کا قصہ ہے۔

اَلتَّاسِعَۃُ کَوْنُہٗ دَخَلَ النَّارَ بِسَبَبِ ذَالِکَ الذُّبَابِ الَّذِیْ لَمْ یَقْصُدْہُ بَلْ فَعَلَہٗ تَخَلُّصًا مِّنْ شَرِّ ھِمْ۔

(۹) ایک مکھی (مری ہوئی) نذر کرنے پر دوزخ میں جانا۔ حالانکہ اس نے قصداً ایسا نہیں کیا تھا۔ بلکہ اُن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے کیا تھا[1]

اَلْعَاشِرَۃُ مَعْرِفَۃُ قَدْرِ الشِّرْکِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ کَیْفَ صَبَرَ ذَالِکَ عَلَی الْقَتْلِ وَلَمْ یُوَافِقْھُمْ عَلٰی طَلَبِھِمْ مَعَ کَوْنِھِمْ لَمْ یَطْلُبُوْا اِلَّا الْعَمَلَ الظَّاھِرَ

(۱۰) مومنین کے لئے شرک کس قدر مذموم فعل ہے۔ جان دے دی اور صبر دکھایا۔ مگر مشرکوں کا ساتھی نہ بنا۔ حالانکہ وہ ظاہری عمل ہی چاہتے تھے۔

اَلْحَادِیَۃُ عَشَرَۃَ اَنَّ الَّذِیْ دَخَلَ النَّارَ مُسْلِمٌ لِاَنَّہٗ لَوْکَانَ کَافِرًا لَمْ یَقُلْ دَخَلَ النَّارَ فِیْ ذُبَابٍ

(۱۱) جو شخص جہنم میں ڈالا گیا۔ وہ یقیناً مسلمان تھا۔ کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا۔ تو یوں نہ کہا جاتا۔ کہ ایک مکھی کے باعث آگ میں ڈالا گیا۔

اَلثَّانِیَۃُ عَشَرَۃَ فِیْہِ شَاھِدٌ لِّلْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَالِکَ

(۱۲) اس میں دوسری صحیح حدیث کی شہادت پائی جاتی ہے۔ (جس میں ذکر ہے) تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی جنت زیادہ نزدیک ہے۔

اَلثَّالِثَۃُ عَشَرَۃَ مَعْرِفَۃُ اَنَّ عَمَلَ الْقَلْبِ ھُوَ الْمَقْصُوْدُ الْاَعْظَمُ حَتّٰی عِنْدَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ

(۱۳) یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ مقصود اعظم قلب کا فعل ہے۔ بت پرستوں کے نزدیک بھی (یہی صحیح ہے)

---

[1] ارشاد ربانی ہے۔ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔ اس صورت میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کے قلب میں مطمئن ایمان نہ تھا۔ وگرنہ اضطرار کی صورت میں تو یہ جرم قابل عفو ہے۔ چونکہ توحید کا معاملہ ہے۔ اور یہ جان تو آنی جانی ہے۔ آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں فنا ہونے والی ہے۔ اس واسطے مقام عزیمت میں ہے۔ کہ جان عزیز قربان کرے۔ لیکن توحید الٰہی کو ہاتھ سے نہ دے +

## بَابٌ لَایُذْبَحُ لِلّٰہِ بِمَکَانٍ یُذْبَحُ فِیْہِ لِغَیْرِ اللّٰہِ -

جس جگہ غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جاتا ہو - وہاں اللہ کیلئے نہ ذبح کیا جائے -

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی - لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا الاٰیۃ (التوبۃ - ۱۰۹)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - اے رسولؐ تو مسجد ضرار میں کبھی نہ کھڑا ہو - تیرے لئے وہی مسجد شایان شان ہے - جس کی بنیاد تقوےٰ و طہارت پر رکھی گئی تھی - یعنی مسجد قبا - اس آخر الذکر مسجد میں طہارت پسند لوگ ہیں - اور اللہ کو طہارت پسندوں سے محبت ہے -

عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ رَضِیَ اللّٰہُ ثابت ابن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے -

عَنْہُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ ھَلْ کَانَ فِیْھَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ - قَالُوْا لَا - قَالَ فَھَلْ کَانَ فِیْھَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ - قَالُوْا لَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ - فَاِنَّہٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ - وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُہٗ عَلٰی شَرْطِھِمَا -

کہ ایک شخص نے مقام بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی - اور پھر ایسا کرنے کے لئے حضورؐ سے دریافت کیا - تو بارگاہ نبویؐ سے استفسار کیا گیا - کہ کیا اس مقام پر کوئی زمان جاہلیت کا بت تھا یا کفار وہاں کوئی میلہ کیا کرتے تھے - صحابہؓ نے عرض کی - نہیں - ایسا نہیں تھا - اس پر سائل کو ارشاد ہوا - تم اپنی نذر پوری کرو - کیونکہ صرف ایسی نذر کی ایفا ممنوع ہے - جس میں اللہ کی معصیت ہو - یا انسان کے قبضے سے اس کی ایفا باہر ہو - اس حدیث کو ابوداؤدؒ نے امام بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہما کی اسناد کی بنیاد پر روایت کیا ہے -

---:---

فِیْہِ مَسَائِلُ -

اس سے حسب ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں:-

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ قَوْلِہٖ لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا

(۱) اللہ کے قول لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا کی تفسیر -

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ الْمَعْصِيَةَ قَدْ تُؤَثِّرُ فِي الْاَرْضِ وَكَذَالِكَ الطَّاعَةُ

(۲) معصیت اور طاعت کا اثر اس زمین پر پڑتا ہے ـ جس میں وہ کی جائے ـ

اَلثَّالِثَةُ رَدُّ الْمَسْئَلَةِ الْمُشْكِلَةِ اِلَى الْمَسْئَلَةِ الْبَيِّنَةِ لِيَزُوْلَ الْاِشْكَالُ

(۳) اشکال کو دور کرنے کے واسطے مُشکل اور مُبہم مسئلے کو واضح امر کی طرف ردّ کرنا چاہیئے ـ تاکہ قیاس سے اشکال رفع ہو جائے ـ

اَلرَّابِعَةُ اِسْتِفْصَالُ الْمُفْتِيْ اِذَا احْتَاجَ اِلَى ذَالِكَ ـ

(۴) مفتی کو ضرورت ہو تو وہ معاملے کی تفصیل دریافت کر سکتا ہے ـ

اَلْخَامِسَةُ اَنَّ تَخْصِيصَ الْبُقْعَةِ بِالنَّذْرِ لَا بَأْسَ بِهِ اِذَا خَلَا مِنَ الْمَوَانِعِ

(۵) اگر موانع نہ ہوں تو نذر کے لئے کسی مقام کی تخصیص ہو سکتی ہے ـ

اَلسَّادِسَةُ الْمَنْعُ مِنْهُ اِذَا كَانَ فِيْهِ وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَوْ بَعْدَ زَوَالِهِ

(۶) اگر کسی جگہ کوئی جاہلیت کا بت رہا ہو ـ خواہ اب ہو یا نہ ہو ـ تب بھی اس جگہ ایفائے نذر سے روکنا ـ

اَلسَّابِعَةُ الْمَنْعُ مِنْهُ اِذَا كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ وَلَوْ بَعْدَ زَوَالِهِ

(۷) اگر کوئی کفار کا میلہ ٹھیلا کہیں لگتا رہا ہو ـ تب بھی خواہ اب نہ ہی لگتا ہو ـ ایک مسلمان کو وہاں ایفائے نذر کی اجازت نہیں ـ

اَلثَّامِنَةُ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الْوَفَاءُ بِمَا نَذَرَ فِيْ تِلْكَ الْبُقْعَةِ لِاَنَّهُ نَذْرُ مَعْصِيَةٍ

(۸) ایسے مقامات میں ایفائے نذر کی اجازت اس بنا پر نہیں ـ کہ وہ نذر معصیت ہے ـ

اَلتَّاسِعَةُ الْحَذَرُ مِنْ مُشَابَهَةِ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ اَعْيَادِهِمْ وَلَوْ لَمْ يَقْصِدْهُ

(۹) بلا ارادہ بھی مشرکین کے میلوں ٹھیلوں میں شرکت سے بچنا ضروری ہے ـ

اَلْعَاشِرَةُ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

(۱۰) اللہ کے گناہ کی صورت میں ایفائے نذر ضروری نہیں

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ

(۱۱) جس صورت میں ایفائے نذر انسانی طاقت سے بالاتر

فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

ہو۔ اُس میں ایفا لازمی نہیں ہے۔

## بَابٌ مِنَ الشِّرْكِ نَذْرٌ لِغَيْرِ اللهِ

غیراللہ کے لئے نذر ماننی شرک ہے۔

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَىٰ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ (الدّھر - ۷)

قول ربانی ہے۔ وہ اپنی نذر کا ایفا کرتے ہیں۔ اور اس روز (قیامت) سے ڈرتے ہیں۔ جس کی بُرائی (عذاب) اڑکر پڑیگی۔

وَقَوْلُهُ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللهَ يَعْلَمُهُ (البقرۃ - ۲۷۳)

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ جو تم خرچ کرتے ہو۔ یا اللہ کی راہ میں نذر مانتے ہو۔ اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔ اور گنہگاروں کا حامی و مددگار کوئی نہیں

وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اطاعت ربانی کے سلسلہ میں کوئی نذر مانے تو اس کو تو اللہ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور جو نافرمانئے ذاتِ قدوسی کی صورت میں کوئی نذر مانے تو اس کو اس کی نافرمانی نہ کرنی چاہئے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس حدیث و مذکورہ آیات سے تین امر ثابت ہوتے ہیں

---

۱؎ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی نذر شرک کا رنگ لئے ہوئے ہو۔ مثلاً غیراللہ کے نام کا چڑھاوا یا کسی غیراللہ کی ناجائز و غیر شرعی تعظیم و تکریم۔ گو اس کا ذمہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ کیوں نہ لیا گیا ہو۔ لیکن ایسی نذر کا ایفا لازمی نہیں۔ بلکہ الٹا گناہ اور مستوجب قہر ربانی ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلْاُوْلیٰ وُجُوْبُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ | (۱) ایفائے نذر ضروری ہے۔ |
| اَلثَّانِیَۃُ اِذَا ثَبَتَ کَوْنُہٗ عِبَادَۃُ اللّٰہِ فَصَرْفُہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ شِرْکٌ | (۲) جب یہ ثابت ہو۔ کہ ایفائے نذر اللہ کی عبادت کے طور پر ہے۔ تو اس کو غیر اللہ کیطرف موڑنا شرک ہے |
| اَلثَّالِثَۃُ اَنَّ نَذْرَ الْمَعْصِیَۃِ لَا یَجُوْزُ الْوَفَاءُ بِہٖ | (۳) گناہ سے ملوث نذر کا ایفا جائز نہیں۔ |

## بَابٌ مِنَ الشِّرْکِ الْاِسْتِعَاذَۃُ بِغَیْرِ اللّٰہِ

### غیر اللہ سے پناہ مانگنی بھی شرک ہے۔

| | |
|---|---|
| وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ وَاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا (الجن - ۶-) | اللہ کا ارشاد ہے۔ کچھ آدمی ایسے تھے۔ جو بعض جنوں کی پناہ لیتے تھے۔ تو وہ خوف و بربادی میں بڑھ گئے۔ |

---

| | |
|---|---|
| وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْحَلَ مِنْ مَّنْزِلِہٖ ذَالِکَ - رَوَاہُ مُسْلِمٌ - | خولہ رضؓ بنت حکیم سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا۔ آپ فرمارہے تھے کہ جو کسی مقام پر اُترتے ہوئے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لے یعنی میں اللہ کی مخلوق کے شر سے اس کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں تو جب تک ایسا شخص اس جگہ پر رہیگا۔ اس کو کوئی چیز نقصان و تکلیف نہ پہنچائیگی۔ اس حدیث کے راوی مسلم بن حجاج رحؒ ہیں۔ |
| فِیْہِ مَسَائِلُ | اس سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:۔ |
| اَلْاُوْلیٰ تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ الْجِنِّ ۔ | (۱) مذکورہ بالا سورۂ جن کی آیت کی تفسیر۔ |

الثانية كونه من الشرك

(۲) تعوذ بغیراللہ شرک ہے۔

الثالثة الاستدلال على ذالك بالحديث لان العلماء يستدلون به على ان كلمات الله غير مخلوقة قالوا لان الاستعاذة بالمخلوق شرك

(۳) اس آیت سے علماء استدلال کرتے ہیں۔ کہ کلام ربانی مخلوق و حادث نہیں۔ کیونکہ مخلوق کی پناہ لینی شرک[1] ہے۔

الرابعة فضيلة هذا الدعاء مع اختصاره

(۴) باوجود اختصار کے مذکورہ دعا کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

الخامسة ان كون الشيء يحصل به منفعة دنيوية من كف شر او جلب نفع لا يدل على انه ليس بشرك

(۵) اس سے یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے کہ محض ایک چیز کا مفید ثابت ہونا اس کی دلیل نہیں بن سکتا کہ وہ شرک سے خالی ہے۔

## باب من الشرك ان يستغيث بغير الله او يدعو غيره

غیراللہ سے فریاد یا اس کو امداد کے لئے بلانا بھی شرک ہے

وقول الله ولا تدع من دون الله | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللہ کے علاوہ تو کسی اور کو نہ

[1] اور حدیث صحیح مذکور میں کلمات اللہ التامات سے تعوذ کیا گیا ہے۔ یہ وہ توحید و شرک کا معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ جس کے لئے امام احمد بن حنبل رح نے اپنی جان تک کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ مگر خدا کے غیر مرئی ہاتھ نے ایک موحد کی بہترین طور پر یوں حفاظت کی کہ مارنے والا (مامون) خود ہی مجرم (امام احمد رح) کے آنے تک مر گیا۔ اور اگر کلمات ربانیہ کو حادث و مخلوق مان لیا جائے تو نتیجہ اس کے طور پر یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ کم از کم خدا کی صفت تکلم حادث اور اس سبب سے فانی بھی ہے۔ حالانکہ اہل البیان کے مسلم اصول کے موافق صفات ربانی عین ذات اور ازلی و ابدی ہیں۔ ورنہ ذات ربانی میں بدنقص ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ صفت تکلم سے قبل کم از کم اس صفت کے لحاظ سے ناقص اور نا مکمل تھی۔ وماہذا الا ضلال مبین۔

مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ - وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ الآيَة (يونس ۱۰۶-۱۰۷)

پکار - جو نہ تو تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اور اگر تو اس پکارنے کی غلطی کریگا - تو گنہگار بن جائیگا - اور اگر اللہ تجھ پر کوئی مصیبت وتکلیف ڈالنی چاہے - تو اس کے علاوہ کوئی اور اُسے دور نہیں کرسکتا - اور اگر وہ کوئی رحم وکرم کرنا چاہے - تو اس کے فضل وکرم کو کوئی رد نہیں کرسکتا - اور وہ اپنے بندوں پر رحم یا قہر جو کرنا چاہتا ہے - خود کرتا ہے - اور وہ رحیم و غفور ہے -

وَقَوْلُهٗ فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ الآيَة (العنکبوت ۱۶-)

اللہ کے علاوہ جن بتوں کو تم پوجتے ہو - اور شرک کا بہتان باندھتے ہو - وہ تمہاری روزی تک کے مالک نہیں - اس لئے تم صرف اللہ ہی سے رزق مانگو - اسی کی عبادت کرو - اسی کا شکر کرو - اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤگے -

وَقَوْلُهٗ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الآيتين (الاحقاف ۵-۶)

اور اُن سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو ایسوں کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی پکار کا جواب نہ دینگے - بلکہ ان کی پکار سے بے خبر رہینگے - اور جب حشر کے روز اُٹھائے جائینگے تو داعی اپنے مدعوین سے منکر اور مدعوین داعیوں کے دشمن ہونگے -

وَقَوْلُهٗ - أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل ۶۲-)

یا کون ہے جو بیقرار ستائے ہوئے کی دُعا قبول کرتا ہے - جب بھی وہ اُسے پکارے اور اس کی مصیبت کو دور کرتا ہے - اور کون ہے جس نے تم کو روئے زمین میں اپنا جانشین بنایا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے ؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو -

وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهٖ أَنَّهٗ كَانَ

طبرانی نے اپنی روایات میں روایت کی ہے کہ عہد نبوی

فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَافِقٌ يُؤْذِي الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قُومُوا بِنَا نَسْتَغِيثُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْمُنَافِقِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا لَا يُسْتَغَاثُ بِي إِنَّمَا يُسْتَغَاثُ بِاللّٰهِ۔

فِيهِ مَسَائِلُ۔

اَلْأُولٰى أَنَّ عَطْفَ الدُّعَاءِ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ مِنْ عَطْفِ الْعَامِّ عَلَى الْخَاصِّ

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيرُ قَوْلِهِ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ

اَلثَّالِثَةُ أَنَّ هٰذَا هُوَ الشِّرْكُ الْأَكْبَرُ

اَلرَّابِعَةُ أَنَّ أَصْلَحَ النَّاسِ لَوْ يَفْعَلُهُ إِرْضَاءً لِغَيْرِهِ صَارَ مِنَ الظّٰلِمِينَ

اَلْخَامِسَةُ تَفْسِيرُ الْآيَةِ الَّتِي بَعْدَهَا۔

اَلسَّادِسَةُ كَوْنُ ذٰلِكَ لَا يَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا مَعَ كَوْنِهِ كُفْرًا۔

میں ایک منافق ارباب ایمان کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا۔ اس پر صحابہؓ نے اجتماعی فیصلہ کیا کہ چلو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف فریاد کریں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ مجھ سے نہیں۔ بلکہ اللہ سے فریاد ہونی چاہیئے۔

اس واقعہ سے متعدد حقائق روشنی میں آتے ہیں

(۱) دعا کا عطف استغاثہ پر۔ یہ خاص کا عام پر عطف ہے۔

(۲) اس حدیث میں سورہ یونس کی آیت لاتدع من دون اللہ مالاینفعک ولایضرک کی عملی تفسیر ہے۔

(۳) ایسا کرنا بہت بڑا شرک ہے۔

(۴) غیراللہ کی رضا جوئی کے لئے اگر مصلح[1] ترین انسان بھی ایسی غلطی کرے تو وہ بھی گنہگاروں میں سے ہو جاتا ہے

(۵) یہ سورۂ یونس کی دوسری آیت وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الخ کی بھی تفسیر ہے[2]۔

(۶) یہ کرنا ایک تو کفر ہے دوسرے دنیا میں بھی مفید نہیں ہوتا۔

---

[1] جیسے اور نوادر افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ کہ اگر تم ایسی غلطی کروگے تو گنہگاروں میں سے ہو جاؤگے۔

[2] کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ فریاد مجھ سے نہیں۔ بلکہ اللہ سے ہونی چاہیئے۔ یعنی اس کے ازالہ کی طاقت وہی رکھتا ہے نہ کہ میں۔ اور یہی مطلب آیت ما فی البحث کا ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلسَّابِعَةُ تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ الثَّالِثَةِ - | (۷) یہ حدیث تیسری آیت یعنی سورۂ عنکبوت کی آیت فابتغوا عند اللہ الرزق کی بھی تفسیر ہے - |
| اَلثَّامِنَةُ اَنَّ طَلَبَ الرِّزْقِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ كَمَا اَنَّ الْجَنَّةَ لَا تُطْلَبُ اِلَّا مِنْهُ | (۸) جنت کی طرح رزق بھی صرف اللہ ہی سے مانگنا چاہیئے - |
| اَلتَّاسِعَةُ تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ الرَّابِعَةِ - | (۹) یہ حدیث آیت چہارم سورۂ احقاف ومن اضل الخ کی تفسیر ہے - |
| اَلْعَاشِرَةُ اَنَّهُ لَا اَضَلَّ مِمَّنْ دَعَا غَيْرَ اللّٰهِ - | (۱۰) یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ کے علاوہ جو کسی اور کو پکارتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اور گمراہ نہیں - |
| اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ اَنَّهُ غَافِلٌ عَنْ دُعَاءِ الدَّاعِيْ لَا يَدْرِيْ عَنْهُ | (۱۱) مدعو داعی کی دعا سے بھی بے خبر اور غافل ہوتا ہے - |
| اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ اَنَّ تِلْكَ الدَّعْوَةَ سَبَبٌ لِبُغْضِ الْمَدْعُوِّ لِلدَّاعِيْ وَعَدَاوَتِهِ لَهُ | (۱۲) اس دعا و پکار کے سبب سے مدعو داعی سے بجائے خوش ہونے کے ناراض ہوتا ہے - |
| اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ تَسْمِيَةُ تِلْكَ الدَّعْوَةِ عِبَادَةً لِلْمَدْعُوِّ | (۱۳) اس دعوت کو عبادت قرار دیا گیا ہے - |
| اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ كُفْرُ الْمَدْعُوِّ بِتِلْكَ الْعِبَادَةِ | (۱۴) خود مدعو کو داعی کی اس عبادت سے انکار ہوتا ہے |
| اَلْخَامِسَةَ عَشَرَةَ هِيَ سَبَبُ كَوْنِهِ اَضَلَّ النَّاسِ | (۱۵) یہ حرکت گمراہ ترین ہونے کا سبب ہے - |
| اَلسَّادِسَةَ عَشَرَةَ تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ الْخَامِسَةِ | (۱۶) یہ واقعہ اور حضور کا جواب سورۂ نمل کی آیت امن یجیب المضطر الخ کی تفسیر ہے - |
| اَلسَّابِعَةَ عَشَرَةَ الْاَمْرُ الْعَجِيْبُ وَهُوَ اِقْرَارُ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ اَنَّهُ لَا يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ | (۱۷) یہ عجیب حقیقت ہے کہ خود بتوں کے پجاریوں کو اعتراف ہے کہ وہ ان کی دعا کا جواب نہیں دیتے اور صرف اللہ ہی ایسی ذات ہے جو ایسا کرتی ہے |

اِلَّا اللّٰہُ وَلِاَجْلِ ھٰذَا یَدْعُوْنَہٗ فِی الشَّدَائِدِ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

چنانچہ مشکلات میں وہ خود بھی خلوص کے ساتھ ذات ربانی ہی سے دعا کرتے ہیں۔

اَلثَّامِنَۃُ عَشَرَۃَ حِمَایَۃُ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَی التَّوْحِیْدِ وَالتَّاَدُّبُ مَعَ اللّٰہِ

(۱۸) محمد مصطفٰےؐ توحید کے سب سے بڑے محافظ اور اللہ کے معاملے میں بڑے مؤدب تھے۔

# باب

قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَھُمْ نَصْرًا الآیۃ (الاعراف - ۱۹۱)

اللہ تعالیٰ کا قول ہے کیا وہ ایسی چیزوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کسی چیز کے خالق ہونے کی بجائے خود مخلوق ہیں۔ نہ وہ اپنے ان پجاریوں کی امداد واعانت کرسکتی ہیں اور نہ خود اپنی۔

وَقَوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ الآیۃ (الفاطر - ۱۳)

اللہ کے علاوہ جن کو وہ پکارتے ہیں۔ وہ ادنےٰ سی چیز کے بھی مالک نہیں۔

وَفِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ شُجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّکُسِرَتْ رُبَاعِیَتُہٗ فَقَالَ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّھُمْ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ (آل عمران - ۱۲۳)

انس رضؓ سے ایک صحیح حدیث میں مروی ہے کہ جنگ احد میں حضورؐ کا سر زخمی ہو گیا اور چاروں سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ تو آپ نے فرمایا وہ قوم کس طرح فلاح ونجاح کا منہ دیکھ سکتی ہے جو اپنے رسول کے سر کو زخمی کرے۔ اس پر آیت اتری۔ اے رسول۔ تجھ کو اس میں کوئی حق نہیں۔ خدا کی مرضی ہے کہ وہ کفار کو عذاب دے یا ان پر مہربان ہو کر ان کو چھوڑ دے۔ وہ گنہگار ہی ہیں۔

---

لہ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ فریاد میرے پاس نہ آنی چاہئے۔ بلکہ بارگاہ ربانی میں ہونی چاہئے۔ کیونکہ تمہاری مشکلات کا ازالہ وہ کرسکتا ہے نہ کہ میں۔ فسبحان اللہ عما یصفون۔

وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الْاٰيَة ۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ يَّدْعُوْا عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ ابْنِ عَمْرٍو وَّالْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ۔

اسی سلسلے میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ صبح کی نماز کے وقت دوسری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ خدا تو فلاں فلاں پر لعنت مسلط کر۔ اور ایسا حضورؐ سمع اللہ لمن حمدہ ۔ ربنا و لک الحمد کہنے کے بعد فرمایا کرتے تھے ۔ تو اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا آیت اتاری ۔لیس لک من الامر شیٔ ۔ دوسری روایت میں ہے ۔ کہ حضورؐ صفوان بن امیہ ۔سہل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے خلاف بد دعا فرمایا کرتے تھے تو مذکورہ بالا آیت لیس لک من الامر شیٔ اتری تھی ۔

وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [1] قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔ يَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی قسم کے واقعات میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت آیت وانذر عشیرتک الاقربین (اپنے خاندان کے قریب تر رشتہ داروں کو خوف خدا سے ڈراؤ) نازل ہوئی تو اس پر حضورؐ نے کھڑے ہو کر خطاب کیا اور فرمایا ۔اے گروہ قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ کہا۔ اور آگے چلے کہ تم اپنی جانیں اللہ سے خود خرید و اور بچاؤ ۔ کیونکہ میں تمہارے متعلق اللہ کی جانب سے مستغنی نہیں ۔یعنی مالک حقیقی اور فیصلہ کرنے والا وہ ہے نہ کہ میں ۔ پھر ارشاد ہوا ۔ اے عباس ابن عبدالمطلب

[1] الشعراء ۔ ۲۱۴ ۔

لَآ اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَا شِئْتِ لَآ اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔

اللہ کے مقابل میں جو میں تمہارے لئے چاہوں استغناء کے ساتھ نہیں کر سکتا ۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! اللہ کی مخالفت کرکے تمہارے واسطے جو چاہوں ۔ میں من مانی نہیں کر سکتا ۔ اے فاطمہ بنت محمدؐ! جو میرے مال میں سے چاہو ۔ مانگ لو ۔ لیکن میں بارگاہ ربانی میں بے نیاز ہو کر جو چاہوں ۔ تمہارے حق میں نہیں کر سکتا ۔

فِیْہِ مَسَآئِلُ ۔

مذکورہ بالا واقعات و بیانات سے حسب ذیل امور اخذ کئے جا سکتے ہیں :۔

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ الْاٰیَتَیْنِ

(۱) مذکورہ بالا دونوں آیتوں کی تفسیر

اَلثَّانِیَۃُ قِصَّۃُ اُحُدٍ

(۲) اُحد کا قصہ

اَلثَّالِثَۃُ قُنُوْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَلْفَہٗ سَادَاتُ الْاَوْلِیَآءِ یُؤَمِّنُوْنَ فِی الصَّلٰوۃِ

(۳) سید المرسلینؐ کا صحابہ کرامؓ کی معیت میں نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھنا ۔

اَلرَّابِعَۃُ اَنَّ الْمَدْعُوَّ عَلَیْہِمْ کُفَّارٌ

(۴) بد دعا کے مورد کا کفار ہونا

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّہُمْ فَعَلُوْا اَشْیَآءَ مَا فَعَلَہَا غَالِبُ الْکُفَّارِ مِنْہَا شَجُّہُمْ نَبِیَّہُمْ وَحِرْصُہُمْ عَلٰی قَتْلِہٖ وَ مِنْہَا التَّمْثِیْلُ بِالْقَتْلٰی مَعَ اَنَّہُمْ بَنُوْ عَمِّہِمْ

(۵) مدعوین بھی اکثر کفار کی طرح حضور انورؐ کے خلاف شدید ترین جرائم مثلاً زخمی کرنے اور قتل کے خواہاں ہونے کے مرتکب تھے ۔ اور انہوں نے باوجود ایک خاندان سے ہونے کے مسلم مقتولین کے قتل کے بعد شکل بگاڑنے کی حرکاتِ قبیحہ بھی کی تھیں ۔

اَلسَّادِسَۃُ اَنْزَلَ عَلَیْہِ فِیْ ذَالِكَ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ۔

(۶) اللہ نے ایسے حالات میں لیس لک من الامر شئ کی آیت اتاری ۔

اَلسَّابِعَةُ قَوْلُهُ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاٰمَنُوْا۔

اَلثَّامِنَةُ اَلْقُنُوْتُ فِي النَّوَازِلِ

اَلتَّاسِعَةُ تَسْمِيَةُ الْمَدْعُوِّ عَلَيْهِمْ فِي الصَّلٰوةِ بِاَسْمَآءِهِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَاءِهِمْ

اَلْعَاشِرَةُ لَعْنُ الْمُعَيَّنِ فِي الْقُنُوْتِ

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ قِصَّتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ جِدُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَيْثُ مَا فَعَلَ نُسِبَ بِسَبَبِهٖ اِلَى الْجُنُوْنِ ۔ وَكَذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهُ مُسْلِمٌ الْاٰنَ

اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ قَوْلُهُ لِلْاَبْعَدِ وَالْاَقْرَبِ لَآ اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا حَتّٰى قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَآ اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا فَاِذَا صَرَّحَ وَهُوَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ بِاَنَّهُ لَا يُغْنِيْ شَيْئًا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَاٰمَنَ النَّاسُ اَنَّهُ لَا يَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ ثُمَّ نَظَرَ فِيْمَا وَقَعَ فِيْ قُلُوْبِ خَوَاصِّ النَّاسِ الْيَوْمَ تَبَيَّنَ لَهُ التَّوْحِيْدُ وَغُرْبَةُ الدِّيْنِ

(۷) اللہ نے ان کی طرف رجوع فرمایا ۔ کہ وہی ایمان لائے ۔

(۸) مصائب میں دعائے قنوت کا پڑھنا ۔

(۹) قنوت میں مدعوین اور ان کی ولدیت کا نام بنام ذکر ۔

(۱۰) خاص معین آدمیوں پر لعنت بھیجی ۔

(۱۱) وانذر عشیرتک الاقربین کے نزول کے وقت کا قصہ جو کچھ کہ حضورؐ نے کیا ۔

(۱۲) اشاعت حق میں حضورؐ کی ایسی والہانہ جدوجہد کہ لوگ منسوب بجنون کرنے لگے ۔ اور یقیناً یہی نتیجہ آج بھی ہوگا ۔ اگر کوئی مسلمان اب بھی ایسا کرے

(۱۳) قریب و بعید کے اعزہ کو سیدالمرسلینؐ کا صاف ارشاد فرمانا کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا ۔ حتیٰ کہ سیدۃ النساءؓ کو ارشاد فرما دینا کہ فاطمہؓ بنت محمدؐ! میں تمہارے لئے بھی بہ نفس نفیس خود کچھ نہیں کر سکتا ۔ اور پھر انسانوں کو حکم دینا کہ کلمۃ الحق کہو ۔ ان احکام کو ملا کر ذرا آج کل خواص کے دلوں کا کوئی جائزہ لے ۔ تو توحید کی اس دور میں کس مپرسی اور مذہب کے رخصت ہو جانے کی حقیقت واضح اور بین ہو جائیگی ۔

# بَابٌ

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ۔ (السّبا - ۲۲)

اللہ کا ارشاد ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں اذن ربانی کے بغیر کوئی سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ اور جب اس وقت مومنین کے دل پر کشف ہوگا۔ تو وہ سوال کرینگے۔ کہ یہ کیا ہے۔ اس پر جواب ملیگا۔ کہ یہ تمہارا پروردگا ہے۔ تو وہ کہینگے کہ حق تعالےٰ ہی ہے۔ اور وہی بلند قدر اور عظیم الشان ہے۔

فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ یَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ۔ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَصَفَهٗ سُفْیَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ

حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰہ والسلام نے فرمایا۔ آسمان پر جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی فیصلے کا اظہار کرتا ہے۔ تو اس کے ارشاد پر تعظیماً عجز و انکسار کے ساتھ فرشتے اپنے بازو پھڑپھڑاتے ہیں۔ اور اس موقع پر اتنی آواز آتی ہے۔ جیسے ٹھوس پتھر پر کوئی بھاری زنجیر آکر گری ہو۔ ملائکہ کے قلوب پر اس وقت کشف ہوتا ہے۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے۔ تو خداوند قدوس جواب دیتا ہے "تمہارا پروردگار ہے"۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں "اللہ برحق اور بلند و برتر ہے"۔ اور اس وقت چوری سے بات سننے والے کلام ربانی سُن لیتے ہیں۔ ایک راوی حدیث سُفیان رض نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے چوری سے بات سننے والے کا لفظ استعمال

اَوِالْكَاهِنِ فَرُبَّمَآ اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا وَرُبَّمَآ اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ

کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے انگلیوں میں فاصلہ کر کے بتایا۔ کہ یہ سننے والے تمام فضا میں اوپر نیچے بکثرت پھیلے ہوئے تھے۔ اور پھر سلسلۂ حدیث یوں جاری رکھا کہ یہ سننے والوں کے مجمع کا سلسلہ ایک دوسرے سے سنتے سنتے کسی جادوگر یا کاہن تک اس دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ اس آسمانی پیغام میں ایک کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر اس دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ لیکن اس وقت ان چور سننے والوں پر آسمان سے آتش باری بھی ہوتی ہے۔ تو اس سے پہلے ہی جو پیغام رسانی کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے اخوان الشیاطین میں کر لیتے۔ یا جو اس کی زد سے بچ جاتے ہیں وہ اس ابلیسی خدمت کو انجام دے دیتے ہیں۔

وَعَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّوْحِيَ بِالْاَمْرِ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ اَخَذَتِ السَّمٰوٰتُ مِنْهُ رَجْفَةٌ اَوْ قَالَ رَعْدَةٌ شَدِيْدَةٌ خَوْفًا مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا سَمِعَ ذَالِكَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ صَعِقُوْا وَخَرُّوْا لِلّٰهِ سُجَّدًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ مِنْ وَّحْيِهٖ بِمَآ اَرَادَ ثُمَّ يَمُرُّ جِبْرَئِيْلُ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَآءٍ سَاَلَهُ

ایک دوسری حدیث میں نواس ابن سمعان رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس وحی کو اپنے پر جلال طریق پر ادا کرتا ہے۔ تو اس سے آسمانوں میں ایک تزلزل اور سخت کڑکا سا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب یہ خوفناک کڑکا ہوتا ہے۔ تو تمام آسمانی مخلوق سجدے میں گر پڑتی ہے۔ پھر سجدے سے سب سے پہلے حضرت جبرئیل امین سر اٹھا کر رضائے ربانی کے مطابق وحی خداوندی سنتے ہیں اور وحی پہنچانے کی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ راستے میں ہر آسمان پر فرشتے اس پیغام حق کے متعلق

مَلَآئِكَتُهَا مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرَئِيْلُ فَيَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ - فَيَقُوْلُوْنَ كُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ فَيَنْتَهِيْ جِبْرَئِيْلُ بِالْوَحْيِ اِلٰى حَيْثُ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ -

حضرت امین سے دریافت کرتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ " اللہ برحق اور بلند و بزرگ ہے" اس پر اور تمام فرشتے ان کے ہم آہنگ ہو کر یہی کہتے ہیں - اور حضرت جبرئیل وحی لے کر جہاں خدا کا حکم ہوتا ہے - چلے جاتے ہیں۔

فِيْهِ مَسَآئِلُ -

ان روایات سے بہت سے امور مستنبط ہوتے ہیں۔

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ

(۱) آیت کی تفسیر و توضیح ہو جاتی ہے۔

اَلثَّانِيَةُ مَا فِيْهَا مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اِبْطَالِ الشِّرْكِ خُصُوْصًا مَا تَعَلَّقَ عَلَى الصَّالِحِيْنَ وَهِيَ الْاٰيَةُ الَّتِيْ قِيْلَ اِنَّهَا تَقْطَعُ عُرُوْقَ شَجَرَةِ الشِّرْكِ مِنَ الْقَلْبِ -

(۲) دوسرا امر جو مفہوم ہو سکتا ہے۔ شرک کا ابطال ہے بالخصوص جہاں تک اس کا تعلق صالحین سے ہے - اس کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے - کہ یہ آیت دل سے شرک کی جڑیں تک اکھیڑ پھینکتی ہے -

اَلثَّالِثَةُ تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ -

(۳) اللہ کے قول "قالوا الحق وہو العلی الکبیر" کی تفسیر ہو جاتی ہے -

اَلرَّابِعَةُ سَبَبُ سُؤَالِهِمْ عَنْ ذٰلِكَ

(۴) فرشتوں کے سوال کی وجہ معلوم ہو جاتی ہے -

اَلْخَامِسَةُ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ يُجِيْبُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ قَالَ كَذَا وَكَذَا -

(۵) جبرئیل امین فرشتوں کو بتاتے ہیں - کہ خداوند قدوس و ذوالجلال نے یہ یہ باتیں کہی ہیں -

اَلسَّادِسَةُ ذِكْرُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ جِبْرَئِيْلُ

(۶) جبرئیل علیہ السلام سب سے پہلے فرشتوں میں سے سر اٹھاتے ہیں -

اَلسَّابِعَةُ اَنَّهٗ يَقُوْلُ لِاَهْلِ السَّمٰوٰتِ كُلِّهِمْ لِاَنَّهُمْ يَسْئَلُوْنَهٗ -

(۷) وہ تمام اہل آسمان کو ان کے سوال کا جواب دیتے ہیں -

اَلثَّامِنَۃُ اَنَّ الْغَشْیَ یَعُمُّ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ کُلَّھُمْ

(۸) تمام اہل آسمان پر اللہ کے پر جلال آواز سے غشی طاری ہو جاتی ہے۔

اَلتَّاسِعَۃُ ارْتِجَاجُ السَّمٰوٰتِ بِکَلَامِ اللّٰہِ

(۹) کلام ربانی سے تمام آسمانوں میں تزلزل پیدا ہو جاتا ہے

اَلْعَاشِرَۃُ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْتَھِیْ بِالْوَحْیِ اِلٰی حَیْثُ اَمَرَہُ اللّٰہُ

(۱۰) حضرت جبرئیل ہی وحی ربانی کو حسب رضا منزل مقصود کو لے جاتے ہیں۔

اَلْحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ ذِکْرُ اسْتِرَاقِ الشَّیَاطِیْنِ

(۱۱) شیاطین چھپ کر ارشادات ربانی کو سنتے ہیں۔

اَلثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ صِفَۃُ رُکُوْبِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا

(۱۲) وہ ایسا کرتے ہوئے ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوتے ہیں

اَلثَّالِثَۃَ عَشْرَۃَ اِرْسَالُ الشِّھَابِ

(۱۳) ان پر ستاروں کے ذریعے آتشباری ہوتی ہے۔

اَلرَّابِعَۃَ عَشْرَۃَ اَنَّہٗ تَارَۃً یُدْرِکُہُ الشِّھَابُ قَبْلَ اَنْ یُّلْقِیَھَا وَتَارَۃً یُلْقِیْھَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّہٖ مِنَ الْاِنْسِ قَبْلَ اَنْ یُّدْرِکَہٗ۔

(۱۴) کبھی تو یہ ستاروں کی آگ بات سننے سے پہلے ہی ان کو آدبوچتی ہے۔ اور کبھی وہ اس کی زد میں آنے سے قبل انسان شیاطین تک اس پیغام کے پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اَلْخَامِسَۃَ عَشْرَۃَ کَوْنُ الْکَاھِنِ یَصْدُقُ بَعْضَ الْاَحْیَانِ

(۱۵) کبھی کاہن سچ بات بھی بتاتے ہیں۔

اَلسَّادِسَۃَ عَشْرَۃَ کَوْنُہٗ یَکْذِبُ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ

(۱۶) وہ ایک سچ کے ساتھ سینکڑوں جھوٹ ملاتے ہیں۔

اَلسَّابِعَۃَ عَشْرَۃَ اَنَّہٗ لَمْ یُصَدَّقْ کَذِبُہٗ اِلَّا بِتِلْکَ الْکَلِمَۃِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ

(۱۷) وہ اپنے جھوٹ کی صداقت صرف اس کلمہ کے ذریعے ثابت کرتے ہیں۔ جو وہ آسمان سے سنتے ہیں۔

اَلثَّامِنَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ قَبُوْلُ النُّفُوْسِ لِلْبَاطِلِ کَیْفَ یَتَعَلَّقُوْنَ بِوَاحِدَۃٍ وَّلَا یَعْتَبِرُوْنَ بِمِائَۃٍ۔

(۱۸) نفوس انسانیہ سو جھوٹوں کو چھوڑ کر صرف ایک صداقت کو پکڑ لیتے ہیں۔

---

| | |
|---|---|
| اَلتَّاسِعَۃُ عَشَرَۃَ کَوْنُہُمْ یَتَلَقَّی بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ تِلْکَ الْکَلِمَۃَ وَیَحْفَظُوْنَہَا وَیَسْتَدِلُّوْنَ بِہَا | (۱۹) اس مسموع کلمۃ الحق کو شیاطین ایک دوسرے سے سنتے ہیں ۔ یاد کرتے ہیں ۔ اور اس سے استدلال کرتے ہیں ۔ |
| اَلْعِشْرُوْنَ اِثْبَاتُ الصِّفَاتِ خِلَافًا لِلْاَشْعَرِیَّۃِ الْمُعَطِّلَۃِ ۔ | (۲۰) اشعری[1] جماعت کے اعتقاد کے خلاف اس سے صفات ربانیہ ثابت ہوتی ہیں ۔ |
| اَلْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ بِاَنَّ تِلْکَ الرَّجْفَۃَ وَالْغَشْیَ خَوْفًا مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ | (۲۱) فرشتوں پر غشی اور تزلزل خوف ربانی کے سبب سے طاری ہوا ۔ |
| اَلثَّانِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ اَنَّہُمْ یَخِرُّوْنَ لِلّٰہِ سُجَّدًا | (۲۲) فرشتے سجدے کے لئے گرتے ہیں ۔ |

# بَابُ الشَّفَاعَۃِ

## شفاعت کا بیان

| | |
|---|---|
| وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْا اِلٰی رَبِّہِمْ لَیْسَ لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہِ اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ (الانعام ۔ ۵۱) | اپنی وحی کے ساتھ ان لوگوں کے دل میں تقوے اور خوف خدا پیدا کرو ۔ جو خوف رکھتے ہیں کہ حشر کے دن بارگاہ ربانی میں پیش ہونگے ۔ اور اس روز اللہ کے علاوہ ان کا کوئی مددگار یا سفارشی نہ ہوگا ۔ امید |

ہے کہ ایسے لوگ متقی و پرہیزگار بن جائیں ۔

| | |
|---|---|
| وَقَوْلُہٗ قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ۔ | تمام سفارش و شفاعت کا مالک اللہ ہے ۔ آسمانوں |

---

[1] ابو الحسن اشعری کے متبعین کو اشعریہ کہا جاتا ہے ۔ یہ جماعت صفات ربانیہ ۔ علو ۔ استواء علی العرش ۔ صالحین کے ساتھ اس کی شفقت و محبت ۔ اور احکام ربانی سے سرکشی کرنے والوں کے خلاف جبار و قہار کے غیظ و غضب سے انکاری ہے ۔ حالانکہ سلف صالحین کا یہی اعتقاد تھا ۔ اور قرآن و حدیث سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے ۔

(الزمر - ۴۵) اور زمین کی ملکیت اسی کے لئے ہے - پھر تم اسی
کی طرف پلٹائے جاؤگے -

وَقَوْلُہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (البقرۃ - ۲۵٦)

اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں - وہ حیؔ و قیوم ہے - نہ اُسے اونگھ آتی ہے - نہ نیند - وہ آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک ہے - کوئی ایسا نہیں جو اس کے اذن کے بغیر سفارش کی جرأت کرسکے - وہ مخلوق کے پس و پیش کے حالات سے باخبر ہے - اور مخلوق اس کے علم کے کسی حصے سے باخبر نہیں - البتہ جس کو اور جتنا وہ چاہے - اتنا اس کو علم ہو جاتا ہے - اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو اپنی وسعت میں لے لیتی ہے - اور وہ ان دونو کی حفاظت سے تنگ نہیں ہوتا - اور وہ بلندو برتر ہے -

وَقَوْلُہٗ وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰہُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی (النجم - ۲۷)

آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں - جن کی سفارش ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی - ہاں خود اللہ ہی اذن دے - اور کسی کو اس غرض کے لئے پسند کرے - اور چاہے - تو پھر فائدہ پہنچتا ہے -

وَقَوْلُہٗ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ الاٰیتین - (السبا - ۲۱-۲۲)

کہ دے - اللہ کے علاوہ جن کو تم نے معبود خیال کیا تھا - بلاؤ - آسمانوں اور زمین میں وہ ذرے بھر کے مالک یا شریک ملکیت نہیں - اور نہ ان میں سے کوئی ایسے ماننے والوں کا امدادی اور حامئی ہے اور اللہ کے سامنے اس کے اذن کے بغیر کوئی سفارش مفید ثابت نہ ہوگی - جب ان کے دلوں پر انکشاف حقیقت ہوگا - تو وہ سوال کرینگے کہ وہ کیا ہے - تو اللہ جواب دیگا تمہارا پروردگار ہے - اس پر وہ بول اُٹھینگے - کہ اس کی ذات حق ہے - اور اس کی ذات ان کے کہنے یا نہ کہنے سے بلند و برتر ہے -

قَالَ اَبُوالْعَبَّاسِ نَفَى اللّٰهُ عَمَّا سِوَاهُ كُلَّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَنَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ لِغَيْرِهٖ مُلْكٌ اَوْقِسْطٌ مِّنْهُ اَوْيَكُوْنَ عَوْنًا لِّلّٰهِ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا الشَّفَاعَةُ فَبَيَّنَ اَنَّهَا لَاتَنْفَعُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّبُّ كَمَا قَالَ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى فَهٰذِهٖ الشَّفَاعَةُ الَّتِىْ يَظُنُّهَا الْمُشْرِكُوْنَ هِىَ مُنْتَفِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا نَفَاهَا الْقُرْاٰنُ وَاَخْبَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَاْتِىْ فَيَسْجُدُ لِرَبِّهٖ وَيَحْمَدُهُ لَا يَبْدَأُ بِالشَّفَاعَةِ اَوَّلًا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ فَتِلْكَ الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا تَكُوْنُ لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَحَقِيْقَتُهٗ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ هُوَالَّذِىْ يَتَفَضَّلُ عَلٰٓى اَهْلِ الْاِخْلَاصِ فَيَغْفِرُلَهُمْ

ابوالعباس ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ جن ہستیوں سے کفار نے اپنے آپ کو وابستہ کر رکھا تھا۔ ان تمام کی اللہ نے نفی کر دی۔ اور بتا دیا کہ نہ غیر اللہ کی ملکیت ہے۔ نہ اس کا کوئی حصہ ہے نہ امداد و استعانت ہے۔ اب رہ گئی صرف سفارش و شفاعت تو وہ بھی صرف اذن ربانی سے مفید ثابت ہوگی۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے کہا ہے "صرف رضائے ربانی سے کوئی سفارش کر سکیگا۔ تو جس شفاعت کی توقع کفار رکھتے ہیں اس کی نفی تو قیامت کے روز ویسی ہی ہوگی۔ جیسی کہ قرآن نے کی ہے۔ اور نبیؐ نے خبر دی ہے۔ کہ قیامت کے روز حضور آ کر بارگاہ ربانی میں سر بسجود ہو کر حمد و ثنا شروع کر دینگے۔ اور شفاعت کے معاملے میں پہل نہ کرینگے۔ پھر ارشاد ہوگا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی۔ مانگو۔ دیا جائیگا۔ شفاعت کرو۔ مقبول ہوگی۔ اس پر ابوہریرہؓ نے عرض کی۔ کون آپ کی شفاعت سے زیادہ سعادتمندی حاصل کریگا۔ بارگاہ نبویؐ سے ارشاد ہؤا۔ جس نے خلوص قلب کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔ وہ شفاعت اذن ربانی کے ساتھ اہل اخلاص کے لئے ہوگی۔ مشرکوں کے واسطے نہ ہوگی۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اہل اخلاص پر فضل و

بِوَاسِطَةِ دُعَآءِ مَنْ اَذِنَ لَہٗ اَنْ
يَّشْفَعَ لِيُكْرِمَہٗ وَيَنَالَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ فَالشَّفَاعَةُ الَّتِیْ نَفَاهَا
الْقُرْاٰنُ مَا كَانَ فِيْهَا شِرْكٌ
وَلِهٰذَا اَثْبَتَ الشَّفَاعَةَ بِاِذْنِهٖ
فِیْ مَوَاضِعَ وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا
لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِاَهْلِ التَّوْحِيْدِ
وَالْاِخْلَاصِ اِنْتَهٰى كَلَامُہٗ -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ الْاٰيَاتِ
اَلثَّانِيَةُ صِفَةُ الشَّفَاعَةِ الْمَنْفِيَّةِ
اَلثَّالِثَةُ صِفَةُ الشَّفَاعَةِ الْمُثْبَتَةِ
اَلرَّابِعَةُ ذِكْرُ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَهِیَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ
اَلْخَامِسَةُ صِفَةُ مَا يَفْعَلُہٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَا يَبْدَأُ بِالشَّفَاعَةِ بَلْ يَسْجُدُ فَاِذَا اُذِنَ لَہٗ شَفَعَ
اَلسَّادِسَةُ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِهَا
اَلسَّابِعَةُ اَنَّهَا لَا تَكُوْنُ لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ
اَلثَّامِنَةُ بَيَانُ حَقِيْقَتِهَا -

کرم کریگا۔ اور عزت و عظمت دینے اور مقام محمود تک پہنچانے کے لئے جس کو اذن دیگا اس کی شفاعت پر ایسا کریگا۔ تو جس شفاعت کی نفی قرآن نے کی ہے وہ صرف اس صورت میں ہے کہ شرک کا وجود ہو اور دوسرے مواقع پر شفاعت کا وجود ثابت و متحقق ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے توضیح کر دی ہے کہ شفاعت اہل توحید و اخلاص کے لئے ہو گی۔ انتہےٰ کلام ابی العباس۔

مذکورہ حدیث سے حسب ذیل امور اخذ کئے جاسکتے ہیں:-

(۱) آیات بالا کی تفسیر۔
(۲) منفی شفاعت کی توضیح
(۳) مثبت شفاعت کی تشریح
(۴) شفاعت کبرے کا تعین۔ جس کا دوسرا نام مقام محمود ہے۔
(۵) قیامت میں حضورؐ کے طرز عمل کا بیان۔ کہ وہ پہلے سجدہ کرینگے۔ اور پھر اذن ربانی کے بعد شفاعت۔
(۶) اس شفاعت سے کون زیادہ سعادت اندوز ہونگے
(۷) مشرک باللہ شفاعت سے محروم ہو گا۔
(۸) شفاعت کی حقیقت کا بیان

# بَابٌ

قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ الْاٰیَة (القصص ۔ ٥٦)

اے رسولؐ ۔ جس کو تو چاہے ۔ ہدایت نہیں دے سکتا ۔ بلکہ جس کو اللہ چاہتا ہے ۔ ہدایت دیتا ہے ۔ اور وہی ہدایت پانے والوں کو بہتر طور پر جانتا ہے ۔

وَفِی الصَّحِیْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ نِ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ وَاَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ لَهٗ یَا عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰہِ فَقَالَا لَهٗ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَعَادَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَا فَكَانَ اٰخِرُ مَا قَالَ هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ (التوبۃ ١١٣) وَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْٓ اَبِیْ طَالِبٍ اِنَّكَ

حدیث صحیح میں ابن مسیبؓ اپنے والد ماجدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طالب کی موت کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چچا کے گھر تشریف لائے تو وہاں پر عبد اللہ بن ابی امیہ اور ابو جہل پہلے سے موجود تھے ۔ آپ نے فرمایا ۔ چچا جان! آپ لا الٰہ الا اللہ کہ دیں تو اس کلمہ کے سبب سے آپ کے متعلق بارگاہ ربانی میں عرض معروض کرنے کے قابل ہو جاؤنگا ۔ اس پر وہ دونو بولے ۔ کیا تم عبد المطلب کے مذہب کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو اس پر حضورؐ نے پھر اپنا ارشاد دہرایا اور ان دونو نے بھی اپنی بات کا اعادہ کیا ۔ اس پر ابو طالب نے اپنے آخری کلمات کہے ۔ کہ میں عبد المطلب کے مذہب پر جان دے رہا ہوں ۔ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مذکور نے انکار کر دیا ۔ اس پر بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تک مجھ کو روکا نہ جائیگا ۔ اب بھی میں آپ کے لئے دعائے مغفرت کرتا جاؤنگا ۔ اس پر آیت اُتری ۔" نبی اور مومنین

لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

کو حق نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے خواہ وہ اُن کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ دعائے مغفرت کریں۔ جبکہ ان کو علم ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور اسی باب میں آئی ہوئی پہلی آیت اِنک لاتہدی الخ بھی ابو طالب کے متعلق اتری تھی۔

فِيْهِ مَسَآئِلُ

اس باب میں متعدد مسائل حل ہوتے ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ الْاٰيَة۔

(۱) اِنّک لاتہدی من احببت الخ کی تفسیر ہو گئی۔

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاٰيَة

(۲) ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا کی توضیح ہو گئی

اَلثَّالِثَةُ وَهِيَ الْمَسْئَلَةُ الْكَبِيْرَةُ تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ مَنْ يَّدَّعِي الْعِلْمَ

(۳) لا الہ الا اللہ کی تشریح مدعیانِ علم و فضل کے خلاف ہو گئی۔[1]

اَلرَّابِعَةُ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ وَّمَنْ مَّعَهٗ يَعْرِفُوْنَ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَبَّحَ اللّٰهُ مَنْ اَبُوْ جَهْلٍ اَعْلَمُ مِنْهُ بِاَصْلِ الْاِسْلَامِ

(۴) ابو جہل اور اس کے رفقاء ابو طالب سے حضور ؐ کے کلمہ پڑھنے کے مطالبے کو جانتے تھے۔ اور اصول اسلام کو۔ خدا اُن کا ناس کرے۔ بہتر طور پر سمجھتے تھے۔

اَلْخَامِسَةُ جِدُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُبَالَغَتُهٗ فِيْ اِسْلَامِ عَمِّهٖ

(۵) اپنے چچا کا ایمان درست کرنے کے واسطے حضور ؐ کی انتہائی جد و جہد۔

---

[1] بعض علم و فضل کے مدّعیوں کو جنون ہوتا ہے۔ کہ کوئی کفریات کا ارتکاب ہی کیوں نہ کرے۔ محرمات کو حلال ہی کیوں نہ مانے۔ مگر کلمہ پڑھتا ہو تو وہ حدیث من قال لا الہ الا اللہ کے تحت میں مسلمان ہے۔ حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ توحید مطلق کا قائل ہو۔ صرف ذات ربانی کی عبادت کرے۔ اور غیر اللہ کی عبادت سے انکار کرے اباء وانکار کرے۔ ورنہ خوارج کے نہ صرف کلمہ پڑھنے۔ بلکہ کثرت صوم و صلوٰۃ کا بھی احادیث میں مذکور ہے لیکن سلوک ان کے ساتھ کفار کا سا ہے۔ اور حکم ہے کہ "ان کو جہاں پاؤ۔ قتل کرو"۔

اَلسَّادِسَةُ الرَّدُّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ إِسْلَامَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَسْلَافِهِ

(۶) ان لوگوں کے خیال کی اس حدیث سے تردید ہوتی ہے۔ جو عبدالمطلب یا حضورؐ کے آباو احداد کے ایمان کے قائل ہیں۔

اَلسَّابِعَةُ كَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ بَلْ نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ۔

(۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی مغفرت کے دعا فرمائی۔ تو مغفرت کی بجائے دعار کے متعلق ممانعت کا حکم آگیا۔

اَلثَّامِنَةُ مَضَرَّةُ أَصْحَابِ السُّوْءِ عَلَى الْإِنْسَانِ۔

(۸) بُرے آدمیوں کا دوسرے آدمیوں کے لئے مُضر ثابت ہونا

اَلتَّاسِعَةُ مَضَرَّةُ تَعْظِيْمِ الْأَسْلَافِ وَالْأَكَابِرِ

(۹) اسلاف کی تعظیم وتکریم کی ضرر رسانی۔

اَلْعَاشِرَةُ اسْتِدْلَالُ الْجَاهِلِيَّةِ بِذَالِكَ

(۱۰) اس سے جاہلیت کا ثبوت ملتا ہے۔

اَلْحَادِيَةُ عَشَرَةَ الشَّاهِدُ لِكَوْنِ الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيْمِ لِأَنَّهُ، لَوْ قَالَهَا لَنَفَعَتْهُ۔

(۱۱) یہ حدیث اس امر کی شہادت ہے کہ اعمال وافعال کا اندازہ خاتموں سے لگتا ہے۔ کیونکہ اگر ابوطالب اس وقت بھی کلمہ پڑھ لیتے۔ تو ان کے واسطے مفید ثابت ہوتا۔

اَلثَّانِيَةُ عَشَرَةَ التَّأَمُّلُ فِي كِبَرِ هٰذِهِ الشُّبْهَةِ فِي قُلُوْبِ الضَّالِّيْنَ لِأَنَّ فِي الْقِصَّةِ لَمْ يُجَادِلُوْهُ إِلَّا بِهَا۔ مَعَ مُبَالَغَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْرِيْرِهِ فَلِأَجْلِ عَظَمَتِهَا وَوُضُوْحِهَا عِنْدَهُمْ اقْتَصَرُوْا عَلَيْهَا۔

(۱۲) گمراہوں کے دلوں میں اپنے بزرگوں کی عظمت کی وجہ سے اسلاف کی طرف سے شبہ جاگزین تھا۔ کیونکہ ان کے اختلاف کا بنیادی پتھر ہی اور کوئی دلیل یا منطق نہ تھی۔ اور چونکہ یہ خیال ان کے دل میں راسخ تھا۔ لہٰذا حضورؐ کے کلمہ پڑھنے کے اعادۂ مطالبہ پر انہوں نے صرف وہی باپ دادا کی تعظیم کے جذبے سے کام لیا۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ سَبَبَ كُفْرِ بَنِيْ اٰدَمَ وَتَرْكِهِمْ دِيْنَهُمْ هُوَ الْغُلُوُّ فِي الصّٰلِحِيْنَ

باب اس بارے میں کہ لوگوں کے کفر اور ترک دین کا سبب نیکو کاروں کے متعلق حد شرعی سے تجاوز کرنا ہے۔

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ (النساء - ۱۶۹)

اللہ کا قول ہے۔ اے اہل کتاب تم اپنے مذہب میں حد سے نہ بڑھو۔ اور اللہ کے خلاف حد سے بڑھ کر بات نہ کرو۔ البتہ مسیحؑ ابن مریمؑ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں۔ جس کا القاء مریمؑ کی طرف خداوند قدوس نے کیا تھا۔ تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تین خدا نہ بناؤ۔ اس سے باز آجاؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ یقیناً اللہ صرف ایک ہی ذات پوجا کے قابل ہے۔ وہ اس عیب ونقص سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ وہ آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک ہے۔ اور قابل اعتبار ہونے کے لحاظ سے صرف خداوند جل وعلا کافی ہے۔

فِي الصَّحِيْحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا[۱] - قَالَ هٰذِهٖ اَسْمَآءُ رِجَالٍ صٰلِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ فِيْهَا اَنْصَابًا وَّسَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا

صحیح حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت وقالوا لا تذرن آلہتکم الخ (یعنی کفار نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو یقیناً نہ چھوڑو۔ اور ود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق اور نسر کو ہرگز ترک نہ کرو) کے سلسلے میں مروی ہے۔ کہ مذکورہ اشخاص جن کے نام آیت بالا میں آئے۔ قوم نوحؑ کے بزرگ اور نیک بخت لوگ تھے۔ جب وہ گذر گئے۔ تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی۔ کہ جہاں وہ لوگ بیٹھتے تھے۔ اسی مقام میں قوم نے اُن کے بُت

[۱] (نوح - ۲۳)

وَلَمْ تُعْبَدْ - حَتّٰى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ وَنُسِيَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ - وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ السَّلَفِ لَمَّا مَاتُوا اعْكَفُوا عَلٰى قُبُوْرِهِمْ ثُمَّ صَوَّرُوْا تَمَاثِيْلَهُمْ ثُمَّ طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَعَبَدُوْهُمْ

نصب کر لئے - اور ان بتوں کے نام انہیں بزرگوں کے رکھ دئے - مگر اس وقت تک ان بتوں کی پوجا پاٹ نہ ہوتی تھی - پھر جب ان کی نسل ختم ہوگئی اور لوگ ان بزرگوں کے حالات سے بے خبر ہوگئے - تو انہیں کے بُت پجنے لگے - ابن قیمؒ بیان کرتے ہیں کہ بکثرت ایسا ہؤا ہے - کہ بزرگ مرے - لوگوں نے ان کی قبروں پر بیٹھنا شروع کر دیا - پھر ان کے بت بنوا کر رکھ دئے گئے - اور امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کی پوجا شروع ہوگئی -

وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ أَخْرَجَاهُ -

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ نے فرمایا - مجھ کو آسمان پر نہ چڑھاؤ جیسے نصارے نے ابن مریمؑ کو چڑھایا - میں یقیناً ایک بندہ ہوں تو تم مجھ کو اللہ کا بندہ اور رسول کہو - اور بس - اس حدیث کے راوی امام بخاری اور مسلم دونو ہیں -

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

ایک دوسری حدیث میں ہے - کہ تم مذہبی غلو سے بچو - کیونکہ تم سے قبل لوگ غلو فی الدین ہی کی

---

لہ - مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہ رسول اللہ ؐ کی حدیث کے مطابق وہ بھی یہود و نصارے کے نقش قدم پر چل رہے ہیں - کہ کوئی تو معتقد ہے کہ رسول اللہ ؐ علم غیب رکھتے تھے - کوئی اس دھن میں ہے - کہ موت کے بعد بھی حضورؐ کے تصرفات روحانیہ کا فیض دنیا میں جاری ہے - کوئی اس جنون میں ہے - کہ ہم نے ذرا ایک دو نعتیں پڑھیں - لیمپ جلا کر بیٹھے اور ہو ہا کیا - تو رسول اللہ ؐ کی مقدس رُوح ہمارے ہر چھوٹے بڑے دربار کے اندر حاضری پر مجبور ہے - کوئی مدعی ہے کہ ذرا کشف غطا ہو - پھر رسول اللہ ؐ کی زیارت میں کیا رکھا ہے - غرض جتنے منہ - اتنی باتیں ہیں - حالانکہ حدیث و آیات ایسے معتقدات کی صاف و صریح بیخکنی پر تلے ہوئے ہیں - اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم -

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ وَلِمُسْلِمٍ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ
الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا ۔

وجہ سے تباہ و برباد ہوئے ہیں ۔ اور مسلم رح نے
ابن مسعود رض سے روایت کی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا ۔ یہ غلو میں منہمک
لوگ ۔ یہ غلو میں منہمک لوگ ۔ یہ غلو میں منہمک
لوگ ہلاک ہو گئے ۔

فِيْهِ مَسَائِلُ
الْاُوْلٰى اَنَّ مَنْ فَهِمَ هٰذَا الْبَابَ
وَبَابَيْنِ بَعْدَهٗ تَبَيَّنَ لَهٗ غُرْبَةُ
الْاِسْلَامِ وَرَاٰى مِنْ قُدْرَةِ
اللّٰهِ وَتَقْلِيْبِهٖ لِلْقُلُوْبِ الْعَجَبَ
الثَّانِيَةُ مَعْرِفَةُ اَوَّلِ شِرْكٍ حَدَثَ فِي
الْاَرْضِ اَنَّهٗ بِشُبْهَةِ الصّٰلِحِيْنَ
الثَّالِثَةُ اَوَّلُ شَيْءٍ غُيِّرَ بِهٖ دِيْنُ
الْاَنْبِيَاءِ وَمَا سَبَبُ ذٰلِكَ مَعَ
مَعْرِفَةِ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُمْ
الرَّابِعَةُ قَبُوْلُ الْبِدَعِ مَعَ كَوْنِ
الشَّرَائِعِ وَالْفِطَرِ تَرُدُّهَا
الْخَامِسَةُ اَنَّ سَبَبَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَزْجُ
الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ فَالْاَوَّلُ مَحَبَّةُ
الصّٰلِحِيْنَ وَالثَّانِيْ فِعْلُ اُنَاسٍ مِنْ اَهْلِ
الْعِلْمِ شَيْئًا اَرَادُوْا بِهٖ خَيْرًا فَظَنَّ

اس میں مختلف مسائل ہیں :۔
(۱) جو لوگ اس باب اور آئندہ باب کو سمجھ لینگے ۔
وہ غربت اسلام ۔ قدرت ربانی کی گوناگونی ۔
اور مقلب القلوب کیفیات نفسانیہ انسانی میں انقلاب
پیدا کرنے کے مناظر کو خوب دیکھ اور سمجھ لینگے ۔
(۲) سب سے پہلے شرک کی بنیاد نیکوں کے
بتوں سے پڑی ۔
(۳) انبیا کے مذاہب مقدسہ میں پہلی تبدیلی اور
اس کا سبب معلوم ہو جائیگا ۔ حالانکہ خود ہی اللہ
نے ان انبیا کو اپنی روحانیت کی اشاعت کیلئے بھیجا تھا ۔
(۴) باوجود شریعت بلکہ فطرت کی روک تھام کے لوگ
شرک و بدعت کو قبول کر ہی لیتے ہیں ۔
(۵) پانچواں نتیجہ یہ نکلتا ہے ۔ کہ ایسے امور میں خیر و شر
باہم ملتے ہیں ۔ ایک طرف نیکوں کی محبت ہوتی
ہے ۔ تو دوسری جانب ارباب علم کی یہ غلطی
ہوتی ہے ۔ کہ وہ ایک کام کو نیکی سمجھ کر کرتے ہیں

مِنْ بَعْدِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوْا بِهٖ غَيْرَهٗ

مگر انجام کچھ اور نکلتا ہے۔

اَلسَّادِسَةُ تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ نُوْحٍ

(۶) اس میں اوپر کی مذکورہ سورۂ نوح کی آیت کی تفسیر ہے۔

اَلسَّابِعَةُ جِبِلَّةُ الْاٰدَمِيِّ فِيْ كَوْنِ الْحَقِّ يَنْقُصُ فِيْ قَلْبِهٖ وَالْبَاطِلُ يَزِيْدُ

(۷) انسانی فطرت کے موافق اس کے دل میں حق کی طرف رجحان کم ہے اور باطل کی جانب زیادہ۔

اَلثَّامِنَةُ فِيْهِ شَاهِدٌ لِمَا نُقِلَ عَنِ السَّلَفِ اَنَّ الْبِدَعَ سَبَبُ الْكُفْرِ۔

(۸) اس میں اس امر کی شہادت موجود ہے۔کہ سلف کے خیال کے مطابق بدعات منجر بکفر ہو جاتی ہیں۔ اور یہی اس کا سبب ہوتی ہیں۔

اَلتَّاسِعَةُ مَعْرِفَةُ الشَّيْطَانِ بِمَا تَؤُوْلُ اِلَيْهِ الْبِدْعَةُ وَلَوْ حَسُنَ قَصْدُ الْفَاعِلِ۔

(۹) شیطان اچھی طرح جانتا ہے کہ بدعت کرنے والوں کی نیت کیسی ہی بخیر کیوں نہ ہو۔مگر اس کا انجام کیا ہو گا۔

اَلْعَاشِرَةُ مَعْرِفَةُ الْقَاعِدَةِ الْكُلِّيَّةِ وَهِيَ النَّهْيُ عَنِ الْغُلُوِّ وَمَعْرِفَةُ مَا يَؤُوْلُ اِلَيْهِ

(۱۰) غلو فی الدین سے ممانعت کا قاعدہ کلیہ اور اس کے نتائج سے بے خبری۔

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ مَضَرَّةُ الْعُكُوْفِ عَلَى الْقَبْرِ لِاَجْلِ عَمَلٍ صَالِحٍ۔

(۱۱) نیک عمل کے لئے بھی قبروں پر اعتکاف ضرر رساں ہے۔

اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ النَّهْيِ عَنِ التَّمَاثِيْلِ وَالْحِكْمَةِ فِيْ اِزَالَتِهَا

(۱۲) مجسموں کے بنانے سے ممانعت اور اس کی روک تھام کی حکمت۔

اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ مَعْرِفَةُ شَاْنِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَشِدَّةِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا مَعَ الْغَفْلَةِ عَنْهَا

(۱۳) باوجود اس سے غفلت برتنے کے لوگوں کو اس قصہ کے سمجھنے کی بڑی ضرورت ہے۔

اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ وَهِيَ اَعْجَبُ وَاَعْجَبُ قِرَاءَتُهُمْ اِيَّاهَا فِيْ كُتُبِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ

(۱۴) باوجود کتب تفسیر و احادیث پڑھنے کے حیرت ہے کہ اب تک وہ قوم نوح

وَمَعْرِفَتُهُمْ بِمَعْنَى الْكَلَامِ وَكَوْنُ اللّٰهِ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ قُلُوْبِهِمْ حَتَّى اعْتَقَدُوْا اَنَّ فِعْلَ قَوْمِ نُوْحٍ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ فَاعْتَقَدُوْا اَنَّ مَا نَهَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ فَهُوَ الْكُفْرُ الْمُبِيْحُ لِلدَّمِ وَالْمَالِ

اَلْخَامِسَةَ عَشَرَةَ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّهُمْ لَمْ يُرِيْدُوْا اِلَّا الشَّفَاعَةَ

اَلسَّادِسَةَ عَشَرَةَ ظَنُّهُمْ اَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ صَوَّرُوا الصُّوَرَ اَرَادُوْا ذٰلِكَ

اَلسَّابِعَةَ عَشَرَةَ الْبَيَانُ الْعَظِيْمُ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ - فَصَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلٰى مَنْ بَلَّغَ الْبَلَاغَ الْمُبِيْنَ -

اَلثَّامِنَةَ عَشَرَةَ نَصِيْحَتُهٗ اِيَّانَا بِهَلَاكِ الْمُتَنَطِّعِيْنَ -

اَلتَّاسِعَةَ عَشَرَةَ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّهَا لَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى نُسِيَ الْعِلْمُ فَفِيْهَا بَيَانُ قَدْرِ وُجُوْدِهٖ وَمَضَرَّةِ فَقْدِهٖ -

اَلْعِشْرُوْنَ اَنَّ سَبَبَ فَقْدِ الْعِلْمِ مَوْتُ الْعُلَمَاءِ -

کا طرز عمل بہترین عبادت خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس کا سبب اس کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ اللہ نے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

(۱۵) صراحۃً یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ وہ عبادت اصنام سے صرف ان کی سفارش کی توقع رکھتے ہیں۔

(۱۶) ان کا خیال ہے۔ کہ جن علماء نے صورتیں بنوائی ہیں۔ ان کا مقصد انہیں تک محدود ہے۔

(۱۷) حضورؐ صادق و امین کا ارشاد ہے۔ کہ نصاریٰ نے جس طرح ابن مریمؑ کو آسمان پر چڑھایا ہے تم مجھ کو اتنا نہ بڑھاؤ چڑھاؤ۔ اللہ کا اُن پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ جو بلاغ مبین کی تبلیغ کا کما حقہٗ فرض ادا کرتے ہیں۔

(۱۸) حضورؐ فداہ ابی و امی کا ہم کو نصیحت کرنا کہ غُلو فی الدین کرنے والے تباہ ہوئے۔

(۱۹) فقدان علم کے سبب سے اصنام کی پرستش شروع ہوتی ہے۔ اس واسطے ہم کو اس کے وجود کے فوائد اور فقدان کے نقصانات سے باخبر رہنا چاہیئے۔

(۲۰) علم کا فقدان علماء کی موت سے ہوتا ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِيمَنْ عَبَدَ اللهَ عِنْدَ قَبْرِ رَجُلٍ صَالِحٍ فَكَيْفَ إِذَا عَبَدَهُ

### باب اس بارے میں کہ جب کسی نیک آدمی کی قبر پر اللہ کی عبادت بھی شدت کے ساتھ ممنوع ہے۔ تو خود بندوں کی عبادت پر کیا حال ہوگا۔

فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَا فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ فَهَؤُلَاءِ جَمَعُوا بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ۔ فِتْنَةِ الْقُبُورِ وَ فِتْنَةِ التَّمَاثِيلِ۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ کہ ام سلمہؓ نے جب حضورؐ سے حبشہ کی عبادتگاہوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہاں مجسّے رکھے ہوتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ بدترین لوگ ہیں۔ جو کسی نیک آدمی کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں۔ اور اس میں مجسمے اور تصاویر جمع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ دو فتنے جمع کر دیتے ہیں۔ فتنۂ قبور اور فتنۂ اصنام۔ اور ان دونو کی سزا ایسوں کو ملیگی۔

وَلَهُمَا عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

بخاریؒ و مسلمؒ حضرت صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہؐ کی حالت دگرگوں ہوئی۔ اور قرب رحلت کے آثار نمودار ہوئے۔ تو آپ اکثر اپنے کمبل کو اوڑھ لیتے تھے۔ اور جب تکلیف محسوس ہوتی تھی تو کھول دیتے تھے۔ اسی حالت میں ایک موقع پر ارشاد فرمایا۔ "یہود و نصارے

يَحْذَرُ مَا صَنَعُوْا وَ لَوْلَا ذَالِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا اَخْرَجَاهُ -

پر اللہ لعنت کرے - کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا - آپ کو یہود کے طرز عمل سے خوف تھا - کہ لوگ کہیں قبر مبارک کو عبادت گاہ نہ بنالیں - ورنہ شاید آپ زیادہ اپنی قبر کو نمایاں کراتے -

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ فَقَدْ نَهٰى عَنْهُ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ لَعَنَ وَهُوَ فِي السِّيَاقِ مَنْ فَعَلَهٗ وَالصَّلٰوةُ عِنْدَهَا مِنْ ذَالِكَ وَاِنْ لَّمْ يُبْنَ مَسْجِدٌ وَّهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهَا خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا فَاِنَّ الصَّحَابَةَ لَمْ

اور جندب بن عبد اللہ رضؓ سے مسلمؒ روایت کرتے ہیں - کہ انہوں نے موت سے پانچ یوم قبل رسول اللہؐ کو کہتے سُنا - آپ نے فرمایا - میں اللہ کی بارگاہ میں اس سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں - کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو - اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرح مجھ کو اپنا خلیل بنا لیا ہے - اور اگر میں اپنی اُمّت میں سے کسی کو خلیل بناتا - تو ابو بکر رضؓ کو بناتا - اس حقیقت سے بھی آگاہ ہو جاؤ - کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا - اب تم قبروں کو عبادت گاہیں نہ بنانا - میں ایسا کرنے سے تم کو روکتا ہوں - آپ نے اپنی آخری زندگی میں ایسا کرنے سے روکا - بلکہ لعنت بھیجی - اگرچہ اس وقت تک مسلمانوں نے نہ قبر کو مسجد بنایا تھا - نہ صحابۂ کرامؓ کی طرف سے خوف تھا - کہ وہ حضورؐ کی قبر کو مسجد بنائینگے - لیکن آپ نے مجمع میں اس سے اور اس میں نماز پڑھنے

يَكُوْنُوْا لِيَبْنُوْا حَوْلَ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا
وَكُلُّ مَوْضِعٍ قُصِدَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ
فَقَدِ اتُّخِذَ مَسْجِدًا بَلْ كُلُّ مَوْضِعٍ
يُّصَلّٰى فِيْهِ يُسَمّٰى مَسْجِدًا كَمَا قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ
الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔

وَلِاَحْمَدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا
اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ
السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ وَّالَّذِيْنَ
يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ وَرَوَاهُ
حَاتِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ ۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

الْاُوْلٰى مَا ذَكَرَ الرَّسُوْلُ فِيْمَنْ
بَنٰى مَسْجِدًا يَّعْبُدُ اللّٰهَ فِيْهِ عِنْدَ قَبْرِ
رَجُلٍ صَالِحٍ وَّلَوْ صَحَّتْ نِيَّةُ الْفَاعِلِ

اَلثَّانِيَةُ النَّهْيُ عَنِ التَّمَاثِيْلِ وَ
غِلَظُ الْاَمْرِ فِيْ ذٰلِكَ

اَلثَّالِثَةُ الْعِبْرَةُ فِيْ مُبَالَغَتِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ
بَيَّنَ لَهُمْ هٰذَا اَوَّلًا ثُمَّ قَبْلَ

منع فرمایا۔ اس سے حضرت صدیقہؓ کے اس قول کی توضیح ہو جاتی ہے۔ کہ حضورؐ کو خوف تھا۔ کہ مزار مبارک کو لوگ مسجد نہ بنالیں۔ اور مسجد ہر وہ جگہ ہو جاتی ہے جس میں نماز پڑھی جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا۔" تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔

ابن مسعودؓ سے مرفوعاً اچھی سند کے ساتھ امام احمدؒ ابن حنبلؒ نے روایت کیا ہے۔ وہ لوگ بد ترین ہونگے جن کی زندگی میں قیامت آئیگی۔ اور وہ لوگ بھی جنہوں نے مسجدوں کو قبریں بنا رکھا ہوگا۔ اور اسی حدیث کو حاتم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

اس سے حسب ذیل مسائل اخذ ہوتے ہیں:-

(۱) اگرچہ بزرگوں کی قبر کو عبادت گاہ بنانے والے کی نیت بخیر ہو۔ لیکن جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اس کی زد میں وہ آجاتا ہے

(۲) سختی کے ساتھ تصاویر اور مجسموں سے ممانعت۔

(۳) اس سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ اس غلطی سے روکنے کے لئے حضورؐ نے کسطرح انتہائی کوشش فرمائی پہلے کس زور سے ارشاد فرمایا۔

مَوْتِہٖ بِخَمْسٍ قَالَ مَا قَالَ ثُمَّ لَمَّا کَانَ فِی السِّیَاقِ لَمْ یَکْتَفِ بِمَا تَقَدَّمَ -

پھر موت سے پانچ یوم قبل پھر دُہرایا - اور اس پر بھی بس نہ کی - بلکہ مجمع میں اس شرک کی اہمیت پر روشنی ڈالی -

اَلرَّابِعَۃُ نَہْیُہٗ عَنْ فِعْلِہٖ عِنْدَ قَبْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّوْجَدَ الْقَبْرُ -

(۴) مزار مبارک کے معرضِ وجود میں آنے سے اس کے پاس ایسا کرنے سے حضورؐ نے لوگوں کو روکا -

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّہٗ مِنْ سُنَنِ الْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی فِیْ قُبُوْرِ اَنْبِیَآئِھِمْ

(۵) انبیا کی قبور کو مساجد و معابد بنانا یہود و نصاریٰ کی رسم تھی -

اَلسَّادِسَۃُ لَعْنُہٗ اِیَّاھُمْ عَلٰی ذَالِکَ

(۶) حضورؐ نے اس رسم کی وجہ سے ان پر لعنت بھیجی

اَلسَّابِعَۃُ اَنَّ مُرَادَہٗ تَحْذِیْرُہٗ اِیَّانَا عَنْ قَبْرِہٖ -

(۷) ایسا کرنے سے حضورؐ کی مراد یہ تھی - کہ آپ اپنی قبر کو مسجد بنانے کے بارے میں ہم کو خوف دلانا چاہتے تھے

اَلثَّامِنَۃُ اَلْعِلَّۃُ فِیْ عَدَمِ اِبْرَازِ قَبْرِہٖ -

(۸) حضورؐ کی اپنی قبر کو نمایاں نہ کرنے کی اس سے علت بھی معلوم ہو گئی -

اَلتَّاسِعَۃُ فِیْ مَعْنَی اتِّخَاذِھَا مَسْجِدًا

(۹) مسجد بنانے کا مفہوم بھی واضح ہو گیا -

اَلْعَاشِرَۃُ اَنَّہٗ قَرَنَ بَیْنَ مَنِ اتَّخَذَھَا وَبَیْنَ مَنْ تَقُوْمُ عَلَیْہِ السَّاعَۃُ فَذَکَرَ الذَّرِیْعَۃَ عَلَی الشِّرْکِ قَبْلَ وُقُوْعِہٖ عَلٰی خَاتِمِہٖ -

(۱۰) قبر کو معبد بنانے والوں اور جن لوگوں پر قیامت آئیگی ان کا ذکر حضورؐ نے ایک ساتھ کیا اور شرک کی روک تھام کا ذریعہ خاتمہ سے پہلے بتا دیا -

اَلْحَادِیَۃُ عَشَرَۃَ ذِکْرُہٗ فِیْ خُطْبَتِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِخَمْسٍ اَلرَّدُّ عَلَی الطَّائِفَتَیْنِ الَّتَیْنِ ھُمَا اَشَرُّ اَھْلِ الْبِدَعِ بَلْ اَخْرَجَھُمْ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنَ الثِّنْتَیْنِ

(۱۱) موت سے پانچ یوم قبل حضورؐ نے اپنے خطبے میں جو کچھ فرمایا - اس سے صاف گمراہ رافضیوں اور جہمیوں کی تردید ہوتی ہے جو قبروں کی پوجا کرتے ہیں اور سب سے

وَالسَّبْعِيْنَ فِرْقَةً وَهُمَا الرَّافِضَةُ وَالْجَهْمِيَّةُ ۔ وَبِسَبَبِ الرَّافِضَةِ حَدَثَ الشِّرْكُ وَعِبَادَةُ الْقُبُوْرِ وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ بَنٰى عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ ۔

پہلے مسلمان فرقوں میں انہوں نے قبروں پر مساجد بنائیں۔ بلکہ بعض اہل علم نے اسی وجہ سے اُن کو بت پرست فرقہ قرار دیا ہے ۔

اَلثَّانِيَةُ عَشَرَةَ مَا بُلِيَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِدَّةِ النَّزْعِ

(۱۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی حالت نزع میں شدید تکلیف ۔

اَلثَّالِثَةُ عَشَرَةَ مَا اُكْرِمَ بِهٖ مِنَ الْخُلَّةِ

(۱۳) خُلّت ربانی کی عزت وعظمت کا حصول رسول اللہؐ کو

اَلرَّابِعَةُ عَشَرَةَ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّهَا اَعْلٰى مِنَ الْمَحَبَّةِ

(۱۴) خُلّت کی محبت پر تفوق کی تصریح بھی ہو گئی ۔

اَلْخَامِسَةُ عَشَرَةَ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّ الصِّدِّيْقَ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ ۔

(۱۵) حضرت صدیق رضؓ کے افضل الصحابہؓ ہونے کی توضیح ۔

اَلسَّادِسَةُ عَشَرَةَ الْاِشَارَةُ اِلٰى خِلَافَتِهٖ ۔

(۱۶). حضرت صدیق رضؓ کی خلافت کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے ۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْغُلُوَّ فِيْ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ يُصَيِّرُهَا اَوْثَانًا تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

باب اس بیان میں کہ اگر نیکوں کی قبروں کے متعلق غُلوّ کیا جائے۔ تو وہ غیراللہ کی عبادت کے لئے بُت بن جاتی ہیں ۔

رَوٰى مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اُشْتُدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ

امام مالک رحؒ مؤطا میں روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ ربّانی میں عرض کی "یااللہ تو میری قبر کو بُت نہ بنا جس کو پوجا جائے ۔ کیونکہ اللہ کا غضب ان لوگوں پر

نِ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۤءِهِمْ مَسَاجِدَ

نہایت شدت کے ساتھ ہے جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد بنایا تھا۔

وَلِابْنِ جَرِيْرٍ بِسَنَدِهٖ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى قَالَ كَانَ يَلُتُّ لَهُمُ السَّوِيْقَ فَمَاتَ فَعَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ وَكَذَا قَالَ اَبُو الْجَوْزَاۤءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَلُتُّ السَّوِيْقَ لِلْحَاۤجِّ

ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے۔ انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مشہور مفسرّ مجاہد سے آیت افرئیتم الات والعزیٰ کے سلسلے میں نقل کیا ہے۔ کہ لات وہ اچھا آدمی تھا جو حجاج کو ستو پلایا کرتا تھا۔ اور جب مرگیا۔ تو اس نیکی کی وجہ سے لوگوں نے اس کی قبر پر اعتکاف و عبادت شروع کردی۔ اسی طرح ابن عباسؓ سے ابوالجوزاء نے روایت کی ہے۔ کہ لات حاجیوں کو ستو پلوایا کرتا تھا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ رَوَاهُ اَهْلُ السُّنَنِ۔

کتب سنن کے راوی ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین۔ قبور پر مساجد بنانے والوں یا چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس باب میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ الْاَوْثَانِ

(۱) بتوں یا اوثان کی توضیح

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ الْعِبَادَةِ

(۲) عبادت کی تشریح۔

اَلثَّالِثَةُ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَعِذْ اِلَّا مِمَّا يَخَافُ وُقُوْعَهٗ

(۳) جس چیز کے وقوع کا خوف ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اَلرَّابِعَةُ قَرْنُهٗ هٰذَا بِاتِّخَاذِ قُبُوْرِ

(۴) اس سلسلے میں انبیاؑ کے قبور کو مساجد بنانے کا

| | |
|---|---|
| الْاَنْبِيَآءِ الْمَسَاجِدَ | وثنیت یا بت پرستی سے تعلق - |
| اَلْخَامِسَۃُ ذِکْرُ شِدَّۃِ الْغَضَبِ مِنَ اللہِ | (۵) اس امر میں اللہ کی طرف سے سخت غضب |
| اَلسَّادِسَۃُ وَھِیَ مِنْ اَھَمِّھَا صِفَۃُ مَعْرِفَۃِ عِبَادَۃِ اللَّاتِ الَّتِیْ ھِیَ اَکْبَرُ الْاَوْثَانِ | (۶) چھٹا اہم امر یہ معلوم ہوا کہ سب سے بڑے بُت لات کی پوجا کس سبب سے اور کس طرح ہوئی - |
| اَلسَّابِعَۃُ مَعْرِفَۃُ اَنَّہٗ قَبْرُ رَجُلٍ صَالِحٍ - | (۷) لات ایک نیک آدمی کی قبر تھی - جو قبر والے کے نام پر مشہور تھی - |
| اَلثَّامِنَۃُ اَنَّہٗ اسْمُ صَاحِبِ الْقَبْرِ وَذِکْرُ مَعْنَی التَّسْمِیَۃِ | (۸) یہی نام قبر والے کا تھا - اور اسی سبب سے قبر کا یہ نام پڑا - |
| اَلتَّاسِعَۃُ لَعْنُہٗ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ | (۹) قبر کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت |
| اَلْعَاشِرَۃُ لَعْنُہٗ مَنْ اَسْرَجَھَا - | (۱۰) قبروں پر چراغ جلانے والوں پر رسول اللہؐ کا لعنت بھیجنا - |

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حِمَایَۃِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنَابَ التَّوْحِیْدِ وَسَدِّہٖ کُلَّ طَرِیْقٍ یُّوْصِلُ اِلَی الشِّرْکِ

باب اس بیان میں کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید کی پوری شدت کے ساتھ تائید کی اور شرک کے راستوں کو روکا

| | |
|---|---|
| وَقَوْلِ اللہِ تَعَالٰی لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الْاٰیَۃ (التوبۃ ۱۲۹) | یقیناً تمہاری طرف ایک ایسا رسول آیا جس پر تمہارے لئے تکلیف دہ باتیں شاق گذرتی ہیں اور اس کی بڑی خواہش یہ ہے کہ تم بڑھو اور |

پھلو پھولو - وہ رسول مومنین پر بڑا شفیق و رحیم ہے -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَّلَا تَجْعَلُوا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ - رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے گھروں کو قبریں (یعنی جہاں نماز ممنوع ہے) نہ بناؤ اور نہ میری قبر پر میلا لگاؤ۔ ہاں البتہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ تمہارا درود مجھ کو پہنچ جائیگا۔ اس حدیث کے راوی ابو داؤد ہیں۔ اور ان کے تمام درمیانی روایت کرنے ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ علی ابن حسین رضؓ

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رض أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيْءُ إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيَدْعُوْا - فَنَهَاهُ وَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا فَإِنَّ تَسْلِيْمَكُمْ يَبْلُغُنِيْ أَيْنَ كُنْتُمْ رَوَاهُ فِي الْمُخْتَارَةِ -

علی ابن حسین رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے پاس جو ایک کھلی جگہ تھی۔ اس میں وہ داخل ہو کر دعا مانگا کرتا تھا۔ اس پر آپ نے اُسے روکا اور کہا۔ کہ کیا تم کو میں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے میرے دادا سے سنی تھی۔ اور ان کی روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اور آپ نے فرمایا تھا۔ میری قبر کو میلے کی جگہ نہ بناؤ۔ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ۔ کیونکہ تم جہاں بھی ہو گے تمہارے بھیجے ہوئے درود مجھ کو پہنچ جائینگے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے اپنی پسندیدہ احادیث میں روایت کیا ہے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ -

اس میں سے کچھ مسائل نکلتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| اَلْاُوْلیٰ تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ بَرَآءَۃٍ | (۱) آیت براءت کی تفسیر - |
| اَلثَّانِیَۃُ اِبْعَادُ اُمَّتِہٖ عَنْ ھٰذَا الْحِمٰی غَایَۃَ الْبُعْدِ | (۲) حضورؐ اپنی امت کو شرک سے بہت دور رکھنا چاہتے تھے - |
| اَلثَّالِثَۃُ ذِکْرُ حِرْصِہٖ عَلَیْنَا وَرَاْفَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ | (۳) حضورؐ کے دل میں ہماری کثرت کی خواہش - اور ہمارے حق میں شفقت و رحمت تھی |
| اَلرَّابِعَۃُ نَھْیُہٗ عَنْ زِیَارَۃِ قَبْرِہٖ عَلٰی وَجْہٍ مَّخْصُوْصٍ مَّعَ اَنَّ زِیَارَتَہٗ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ - | (۴) خاص طریق پر اپنی قبر کی زیارت سے حضورؐ کا روکنا - حالانکہ یوں زیارت کرنی بہترین اعمال میں سے ہے - |
| اَلْخَامِسَۃُ نَھْیُہٗ عَنِ الْاِکْثَارِ مِنَ الزِّیَارَۃِ | (۵) کثرت زیارت سے حضورؐ کا امتناع - |
| اَلسَّادِسَۃُ حَثُّہٗ عَنِ النَّافِلَۃِ فِی الْبَیْتِ - | (۶) نفل عبادات کے گھر پر کرنے کے لئے حضورؐ کا اُمت کو اُبھارنا - |
| اَلسَّابِعَۃُ اَنَّہٗ مُتَقَرِّرٌ عِنْدَھُمْ اَنَّہٗ لَا یُصَلّٰی فِی الْمَقْبَرَۃِ | (۷) یہ ایک علمائے حدیث کے نزدیک مسلم اصول ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑھی جائے - |
| اَلثَّامِنَۃُ تَعْطِیْلُ ذٰلِکَ بِاَنَّ صَلَاۃَ الرَّجُلِ وَسَلَامَہٗ عَلَیْہِ یَبْلُغُہٗ وَاِنْ بَعُدَ فَلَا حَاجَۃَ اِلٰی مَا یَتَوَھَّمُہٗ مَنْ اَرَادَ الْقُرْبَ | (۸) چونکہ ہر جگہ سے صلوٰۃ و سلام حضورؐ کو پہنچ جاتا ہے - اس واسطے قرب کا خیال وہم اور بیکار محض ہے - |
| اَلتَّاسِعَۃُ کَوْنُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَرْزَخِ تُعْرَضُ اَعْمَالُ اُمَّتِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ | (۹) بنی صلے اللہ علیہ وسلم ایسی درمیانی حالت میں ہیں - کہ آپ پر اُمت کے اعمال - درود و سلام پہنچائے جاتے ہیں - |

# بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَعْبُدُ الْاَوْثَانَ

## باب اس بیان میں کہ اِس اُمت کے بھی کچھ لوگ بت پرست ہونگے

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ الاٰية (النساء - ۵۴)

کیا تم ان اہل کتاب کو نہیں دیکھتے۔ جو باوجود آسمانی کتاب میں حصہ ملنے کے جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ایمان لانے والوں سے زیادہ کفر کرنے والوں کو ہدایت یافتہ کہتے ہیں۔

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ (المائدة - ۶۵)

اے رسول۔ کہدے کہ کیا میں اللہ کے پاس اس سے بُری جزا کی مثال تم کو بتاؤں؟ اور وہ ایسے لوگوں کی مثال ہوگی۔ جن پر اللہ نے لعنت بھیجی اور غضبناک ہُوا۔ اور ان میں سے بندر۔ سوئر اور طاغوت کے پجاری بنا دئے۔ وہی لوگ اپنی منزل و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین اور زیادہ گمراہ ہیں۔

وَقَوْلِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (الکہف - ۲۰)

ہم نے اسی طرح ان کے واسطے لغزش رکھی تاکہ وُہ سمجھ لیں۔ کہ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس وقت کو یاد کرو جب وہ کہینگے کہ ان کے اوپر عمارتیں بنوادو۔ اللہ ان کو بہتر طور پر جانتا ہے۔ جو ان کی سیاست میں غالب ہونگے۔ وہ کہینگے۔ کہ ہم ضرور ان پر مسجد[1] بنائینگے۔

---

[1] اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالب برسر غلط اور کفریات کے حامل ہونگے۔ ورنہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵ پر)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَذْوَ الْقُذَّۃِ بِالْقُذَّۃِ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْہُ - قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰی قَالَ فَمَنْ - اَخْرَجَاہُ -

ابو سعید رض روایت کرتے ہیں - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تم اپنے سے پہلی اقوام کے نقوش قدم کی ضرور پیروی کرو گے اور یہ پیروی بالکل پَیر پر پَیر کی پیروی ہو گی - اور اتنی ہو گی - کہ اگر وہ سوسمار کے کسی بل میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی اسی بل میں گھسوگے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کیا یہ تتبوع یہود و نصاریٰ ہونگے - آپ نے جواب دیا - اور کون ؟ یعنی یہی ہونگے - اس حدیث کے راوی امام بخاریؒ اور مسلمؒ ہیں -

وَ مُسْلِمٍ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَ اُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْیَضَ وَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَھَا بِسَنَۃٍ بِعَامَّۃٍ وَ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَ اِنَّ رَبِّیْ

اور مسلمؒ ثوبان رض سے روایت کرتے ہیں - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - کہ اللہ نے میرے واسطے زمین کی طنابیں کھینچ دیں - تو میں نے اس کے مشرق اور مغرب دیکھ لئے - اور یہ بھی بچشم خود دیکھ لیا - کہ میری امت کے مقبوضات میرے زیر نظر زمین کے حصص میں پھیل جائینگے - ساتھ ہی مجھ کو سرخ اور سفید دونو خزانے دئے گئے - یعنی چاندی - سونا یا اس رنگ کے اور جواہرات کے عطیئے عنایت ہوئے - پھر میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی - کہ خداوند قدوس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴) رسول اللہ صلعم کے حکم سے سرتابی نہ کرتے - اور قبور پر مساجد بنانے کے معاملے میں ان کو اصرار نہ ہوتا - اللھم احفظنا من شرِیکا ءِ الدّنیا و الاٰخرۃِ

قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا - وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ وَزَادَ وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْحَقَ حَيٌّ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ فِئَامٌ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلٰثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةٌ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى -

میری اُمّت کو قحط عام سے ہلاک نہ کیجیو۔ اُن کے علاوہ کسی دشمن کو اُن پر مسلط نہ کیجیو۔ جو ان کے مملوکات کو مباح بنائے ۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ " محمد ! میں ایک مرتبہ جو فیصلہ کر دیتا ہوں ۔ وہ ردّ نہیں کیا جاتا ۔ میں تیری اُمت کو یہ عطا کر چکا ہوں ۔ کہ اُن کو قحط عام سے نہ مارونگا۔ اُس پر کوئی ایسا دشمن نہ مسلط کرونگا۔ جو اس کی مملوکات کو مباح بنائے ۔ اگرچہ تمام روئے زمین اُن کے خلاف اجتماعی طور پر کیوں نہ حملہ آور ہو۔* اسی روایت کو برقانی رح اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ لیکن اس میں حسب ذیل اضافہ ہے :۔ " مجھ کو اُمت کے گمراہوں سے بڑا خوف ہے ۔ اور جب ایک مرتبہ تلوار اُٹھ جائیگی۔ تو قیامت تک نیام کے اندر نہ جائیگی ۔ اور قیامت اس وقت تک نہ آئیگی ۔ جس وقت تک میری اُمت کی ایک جماعت مشرکین سے نہ ملیگی۔ اور میری امت کے گروہ بتوں کی پوجا نہ کرینگے ۔ اور میری اُمت میں سے ضرور تیس جھوٹے مدعی نبوت ہونگے حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں ۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ اور برابر میری امت میں سے ایک کامیاب جماعت حق پر ہو گی ۔ جن کو ساتھ چھوڑنے

* یہاں تک کہ بعض بعض کو قید کرنے والے ہوں اور بعض بعض کو ہلاک کرنے والے ہوں"

والے کوئی اُس وقت تک نقصان نہ پہنچا سکینگے جب تک امر ربانی نہ آئیگا۔

فِيهِ مَسَائِلُ

اس میں بہت سے قابل اخذ مسائل ہیں۔

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ النِّسَآءِ

(۱) سورۂ نساء کی آیت کی تفسیر۔

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْمَائِدَةِ

(۲) سورۂ مائدہ کی آیت کی تفسیر۔

اَلثَّالِثَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْكَهْفِ

(۳) سورۂ کہف والی آیت کی تفسیر۔

اَلرَّابِعَةُ وَهِيَ اَهَمُّهَا مَا مَعْنَى الْاِيْمَانِ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ هَلْ هُوَ اِعْتِقَادُ قَلْبٍ اَوْ هُوَ مُوَافَقَةُ اَصْحَابِهَا مَعَ بُغْضِهَا وَمَعْرِفَةِ بُطْلَانِهَا۔

(۴) چوتھی اہم بات یہ ہے کہ جبت و طاغوت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟ کیا اس پر دل سے ایمان لایا جائیگا۔ یا ان پر ایمان لانے والوں سے بغض رکھنے کے باوجود اعمال میں ان کے ساتھ مسلمان شریک وسہیم ہونگے۔

اَلْخَامِسَةُ قَوْلُهُمْ اَنَّ الْكُفَّارَ الَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ كُفْرَهُمْ اَهْدٰى سَبِيْلًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(۵) ان کا باوجود کفار کے کفر سے باخبر ہونے کے کہنا۔ کہ ایمان والوں کے مقابل میں شرک کرنے والے زیادہ ہدایت یافتہ اور برسر حق ہیں۔

اَلسَّادِسَةُ وَهِيَ الْمَقْصُوْدُ بِالتَّرْجَمَةِ اَنَّ هٰذَا لَا بُدَّ اَنْ يُّوْجَدَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَا تَقَرَّرَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ

(۶) چھٹی اور یہاں مقصود بالبیان یہی ہے۔ کہ اس امت میں بھی ایسی جماعت ضرور پائی جائیگی۔ جس کا ابوسعیدؓ سے مروی حدیث میں مذکور ہے۔

---

[۱] آیت کا سیاق وسباق اور حالات دنیا کی رفتار یہی بتاتی ہے۔ کہ بظاہر تو وہ کفر سے ابا و انکار کرینگے۔ اور حقیقتاً ان کے نقش قدم پر عمل پیرا ہونگے۔ جیسے کہ آج کل عام طور پر ہو رہا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ نے یہی کیا تھا۔ کہ مشرکین کے بتوں کی بجائے خود اپنے بت بنا کر بیٹھ گئے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَلسَّابِعَۃُ التَّصْرِیْحُ بِوُقُوْعِھَا اَعْنِیْ عِبَادَۃَ الْاَوْثَانِ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فِیْ جُمُوْعٍ کَثِیْرَۃٍ -

(۷) ساتویں بات یہ ہے - کہ امت محمدیہ میں بکثرت گروہوں کی شکل میں بتوں کے پجاری ہونگے -

اَلثَّامِنَۃُ الْعَجَبُ الْعُجَابُ خُرُوْجُ مَنْ یَّدَّعِی النُّبُوَّۃَ مِثْلَ الْمُخْتَارِ مَعَ تَکَلُّمِہٖ بِالشَّہَادَتَیْنِ وَتَصْرِیْحِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْقُرْاٰنَ حَقٌّ وَّفِیْہِ اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَمَعَ ھٰذَا یُصَدِّقُ فِیْ ھٰذَا کُلِّہٖ مَعَ التَّضَادِ الْوَاضِحِ وَقَدْ خَرَجَ الْمُخْتَارُ فِیْ اٰخِرِ عَصْرِ الصَّحَابَۃِ وَتَبِعَہٗ فِئَامٌ کَثِیْرَۃٌ

(۸) عجیب بات مدعیان نبوت کا اس امت میں ظہور و خروج ہے - جیسے کہ مختار[1] - یہ شخص اللہ کی توحید اور رسول اللہؐ کی رسالت کی شہادت دیتا تھا - دعوے کرتا تھا کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہے - رسولؐ برحق ہے - قرآن برحق ہے - محمدؐ خاتم النبیین ہیں - اور باوجود ان مصدقات کے اس کے افعال اقوال کی تکذیب و تردید کرتے تھے - مختار نے صحابۂ کرام کے عہد میں خروج کیا اور بہت سے گروہوں نے اس کی پیروی کی -

اَلتَّاسِعَۃُ الْبِشَارَۃُ بِاَنَّ الْحَقَّ لَا یَزُوْلُ بِالْکُلِّیَّۃِ کَمَا زَالَ فِیْمَا مَضٰی بَلْ لَا تَزَالُ عَلَیْہِ طَائِفَۃٌ

(۹) اس امر کی بشارت دی گئی - کہ زمانِ سابق کی طرح اس امت میں حق بالکل مفقود نہ ہو جائیگا - بلکہ کوئی نہ کوئی جماعت اس کی حامل ضرور رہیگی -

---

[1] - مختار بن ابی عبید الثقفی وہ شخص تھا - جس نے ابن زبیرؓ کے اوائل خلافت میں سر نکالا - تشیع کے بھیس میں خون حسینؓ کا مدعی بنا - اوباشوں اور شیعوں کی امداد و اعانت سے کوفہ پر چھا گیا - مسلمانوں میں اختلاف و تفریق پھیلا دی - اور پھر مدعی نبوت بن بیٹھا - اور پنجاب بھی اپنے انبیا بالخصوص قادیان کے موروثی انبیا کے سلسلے سے اچھی طرح باخبر ہے - اَللّٰھُمَّ خَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ -

اَلْعَاشِرَةُ الْاٰيَةُ الْعُظْمٰی اَنَّهُمْ مَعَ قِلَّتِهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ -

اَلْحَادِيَةُ عَشَرَةَ اَنَّ ذَالِكَ الشَّرْطَ اِلٰی قِيَامِ السَّاعَةِ -

اَلثَّانِيَةُ عَشَرَةَ مَا فِيْهِنَّ مِنَ الْاٰيَاتِ الْعَظِيْمَةِ مِنْهَا اِخْبَارُهٗ بِاَنَّ اللّٰهَ زَوٰی لَهُ الْمَشَارِقَ وَ الْمَغَارِبَ وَ اَخْبَرَ بِمَعْنٰی ذَالِكَ فَوَقَعَ كَمَا اَخْبَرَ بِخِلَافِ الْجُنُوْبِ وَ الشِّمَالِ - وَاِخْبَارُهٗ بِاَنَّهٗ اُعْطِیَ الْكَنْزَيْنِ وَاِخْبَارُهٗ بِاِجَابَةِ دَعْوَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ فِی الْاِثْنَيْنِ وَاِخْبَارُهٗ بِاَنَّهٗ مُنِعَ الثَّالِثَةَ وَاِخْبَارُهٗ بِوُقُوْعِ السَّيْفِ وَاَنَّهٗ لَا يُرْفَعُ اِذَا وَقَعَ وَاِخْبَارُهٗ بِظُهُوْرِ الْمُتَنَبِّئِيْنَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاِخْبَارُهٗ بِبَقَاءِ الطَّائِفَةِ الْمَنْصُوْرَةِ وَكُلُّ ذَالِكَ وَقَعَ كَمَا اَخْبَرَ مَعَ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْبُعْدِ مَا يَكُوْنُ فِی الْعُقُوْلِ

اَلثَّالِثَةُ عَشَرَةَ حَصْرُ الْخَوْفِ عَلٰی اُمَّتِهِ الْمُضِلِّيْنَ -

(۱۰) دسواں بڑا قدرت ربانی کا یہ ظہور ہوگا - کہ باوجود مرنے کھپنے کے ان کو چھوڑنے والے اور مخالفت کرنے والے ان کو نقصان نہ پہنچا سکینگے -

(۱۱) یہ عدم نقصان کی شرط قیامت تک کے لئے ہے -

(۱۲) اللہ کی آیات بینات میں سے صاف امر یہ ہے - کہ مشرق و مغرب کی طنابیں کھینچ کر زمین کو مختصر کر دیا گیا - لیکن شمال و جنوب کا مذکور نہیں - حضورؐ کا ارشاد و اخبار کہ آپ کی اُمت کے بارے میں دو امروں کے متعلق تو دعا قبول ہوئی - اور تیسری نامنظور۔ ساتھ ہی باہم لڑائی اور تلوار کھینچنے کی حضورؐ نے اطلاع دی - اور بتایا - کہ ایک بار لڑائی مسلمانوں میں شروع ہوگی - تو پھر بند نہ ہوگی - اس قوم میں بناوٹی نبیوں کے ظہور کی خبر دی - اور یہ بھی بتایا - کہ مسلمانوں میں کوئی نہ کوئی حق کی حامی جماعت بھی رہیگی - اور یہ تمام امور باوجود بعید از عقل ہونے کے وقوع پذیر ہو چکے ہیں -

(۱۳) اُمت کے گمراہ باگڈور رکھنے والوں سے حضورؐ کا خوف -

اَلرَّابِعَۃُ عَشَرَۃَ التَّنْبِیْہُ عَلٰی مَعْنٰی عِبَادِ الْاَوْثَانِ۔

(۱۴) بتوں کی پرستش کے متعلق امت کو حضورؐ کی طرف سے تنبیہ۔

# بَابُ مَاجَآءَ فِی السِّحْرِ

## باب جادو کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاہُ مَالَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ (البقرۃ - ۹۶)

اللہ تعالٰی فرماتا ہے ۔ لوگوں نے اس چیز کی پیروی شروع کردی جو ملک سلیمانؑ میں شیطان پڑھا کرتے تھے ۔ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا ۔ مگر کفر کرنے والے شیطان لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ۔ اور وہ باتیں ان کو بتاتے تھے ۔ جو بابل میں ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھیں ۔ اور ہاروت و ماروت یہ کسی کو اس وقت تک نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہ لیتے تھے ۔ کہ ہم فتنہ و ابتلا ہیں ۔ تو تُو کفر نہ کر ۔ مگر لوگ اُن سے ایسی باتیں سیکھتے تھے ۔ جن سے وہ میاں بی بی کے مابین جدائی پیدا کرتے تھے ۔ اور ایسی باتیں سیکھتے تھے جو نفع نہیں بلکہ نقصان دیں ۔ حالانکہ ان کو اس کا علم تھا ۔ کہ جو اس کا خریدار بنیگا ۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا ۔ جو انہوں نے خریدا ہے وہ ان کے لئے بُرا ہے ۔ اگر وہ اس حقیقت کو جانیں ۔

وَقَوْلُہٗ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ (النساء - ۵۴)

کیا تم ان اہل کتاب کو نہیں دیکھتے ۔ جو باوجود آسمانی کتاب سے حصہ ملنے کے جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور راہِ راست پر چلنے والوں کے مقابل میں مشرکین کو زیادہ ہدایت یافتہ کہتے ہیں ۔

قَالَ عُمَرُ اَلْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ

عمرؓ فرماتے ہیں ۔ " جبت جادو اور طاغوت

الشَّيْطَانُ -

شیطان ہے

وَقَالَ جَابِرٌ الطَّوَاغِيتُ كُهَّانٌ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ

جابر رضؓ کہتے ہیں کہ طواغیت وہ کاہن ہیں جن پر قبیلے میں شیطان کا نزول ہوا کرتا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰو وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات مہلک امور سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ سات مہلک امور کیا ہیں۔ جواب میں ارشاد ہوا اللہ کے ساتھ شرک۔ جادو۔ بلا حق حرام نفس کا قتل۔ سود خوری۔ یتیم کے مال کو کھانا۔ آگے بڑھنے کے وقت کفار کے مقابلے میں پیچھے ہٹنا۔ پاکدامن۔ مومن اور غافل خواتین کے خلاف الزام تراشنا۔

وَعَنْ جُنْدُبٍ مَرْفُوْعًا حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهُ بِالسَّيْفِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ

جندبؓ سے مرفوعاً ترمذیؒ روایت کرتے ہیں۔ کہ جادوگر کی سزا موت ہے۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح طور پر یہ روایت مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔ یعنی یہ رائے صحابی موصوف کی تھی۔

وَفِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ عَنْ بَجَالَةَ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنِ اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ

اور صحیح بخاری میں بجالہؓ ابن عبدہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے تحریری حکم نافذ کیا تھا۔ کہ ہر ساحر و ساحرہ کو قتل کرو چنانچہ وہ

وَسَاحِرَةٍ قَالَ فَقَتَلْنَا ثَلٰثَ سَوَاحِرَ

وَ صَحَّ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَمَرَتْ بِقَتْلِ جَارِيَةٍ لَهَا سَحَرَتْهَا فَقُتِلَتْ -

وَكَذَالِكَ صَحَّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ اَحْمَدُ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْبَقَرَةِ

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ النِّسَآءِ

اَلثَّالِثَةُ تَفْسِيْرُ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا -

اَلرَّابِعَةُ اَنَّ الطَّاغُوْتَ قَدْ يَكُوْنُ مِنَ الْجِنِّ وَقَدْ يَكُوْنُ مِنَ الْاِنْسِ

اَلْخَامِسَةُ مَعْرِفَةُ السَّبْعِ الْمُوْبِقَاتِ الْمَخْصُوْصَاتِ بِالنَّهْيِ

اَلسَّادِسَةُ اَنَّ السَّاحِرَ يَكْفُرُ

اَلسَّابِعَةُ اَنَّهُ يُقْتَلُ وَ لَا يُسْتَتَابُ

اَلثَّامِنَةُ وُجُوْدُ هٰذَا فِي الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَكَيْفَ بَعْدَهُ -

بیان کرتے ہیں - کہ ہم نے تین ساحروں کو قتل کیا -

بخاری رح اپنی صحیح میں حضرت حفصہ رض سے روایت کرتے ہیں - کہ ایک جادوگرنی نے آپ پر جادو کیا تو ام المومنین نے اس کے قتل کا حکم دیا - چنانچہ وہ قتل کردی گئی۔

اسی طرح جندب رض سے صحیح روایت میں مروی ہے -

امام احمد رح بن حنبل فرماتے ہیں "تین صحابہ کرام رض سے قتل ساحر ثابت ہے -

اس سے مسائل ذیل نکلتے ہیں -

(۱) سورہ بقرہ کی آیت کی تفسیر

(۲) سورہ نساء کی آیت کی تفسیر

(۳) جبت و طاغوت اور ان کے فرق کی توضیح -

(۴) طاغوت کبھی جن ہوتا ہے - اور کبھی انسان -

(۵) سات ممنوع مہلک امور کا علم -

(۶) ساحر کفر کرتا ہے -

(۷) جادوگر سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائیگا - بلکہ اس کو قتل کیا جائیگا -

(۸) ایسے لوگ عہدِ عمر رض میں پائے جاتے تھے - تو بعد میں کس طرح نہ پائے جائینگے -

# بَابُ بَيَانِ شَيْءٍ مِّنْ اَقْسَامِ السِّحْرِ

## باب جادو کے چند اقسام کے بیان میں۔

قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ حَيَّانَ بْنِ الْعَلِيِّ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعِيَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ قَالَ عَوْفٌ اَلْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ بِالْاَرْضِ وَالْجِبْتُ قَالَ الْحَسَنُ رَنَّةُ الشَّيْطَانِ۔ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ الْمُسْنَدِ مِنْهُ

امام احمدؒ راوی ہیں۔ کہ محمد بن جعفر سے انہوں نے سُنا۔ اور محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حیان ابن علی سے سنا۔ اور انہوں نے قطن ابن قبیصہ سے سُنا۔ اور انہوں نے اپنے والد سے سُنا۔ کہ عیافہ۔ طرق اور طیرہ جادو ہیں۔ پھر عوف تشریح کرتے ہیں۔ کہ عیافہ ڈار کے ڈار پرندوں کے اُڑانے اور طرق رمل کی لکیریں زمین پر کھینچنے کو کہتے ہیں۔ (اور طیرہ پرندے کے اُڑنے سے فال لینے کو)۔ اور جبت کی تشریح میں حسن بصری کہتے ہیں۔ کہ وہ جنتر منتر کا پڑھنا ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔ اور ابوداؤد۔ نسائی اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں راوی موصوف ہی سے روایت کی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ النُّجُوْمِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ۔ زَادَ مَا زَادَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجوم سیکھا۔ اس نے از قسم جادو سیکھا۔ اور جس قدر زیادہ سیکھیگا۔ جادو میں اس کا قدم آگے بڑھیگا۔ اس حدیث کے راوی ابوداؤد ہیں اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔ اور نسائی بہ سند ابوہریرہ

| | |
|---|---|
| حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِیْهَا فَقَدْ سَحَرَ۔ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُّکِلَ اِلَیْهِ۔ | روایت کرتے ہیں۔ کہ جس نے گرہ لگا کر اس پر کچھ پھونکا۔ اس نے جادو کیا۔ اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا۔ اور جو آدمی جس چیز کے ساتھ وابستگی پیدا کریگا۔ اللہ تعالےٰ[1] اُس کو اُسی کے حوالے کر دیگا۔ |
| وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا هَلْ اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضَّةُ۔ هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ | ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تم کو بتاؤں کہ عضّہ (دانت سے کاٹنا) کیا ہوتا ہے: وہ زیادہ باتیں بنانا اور چغلیاں کھانا ہے۔ اس حدیث کے راوی مسلمؒ ہیں۔ |
| وَلَهُمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ | امام بخاریؒ اور مسلمؒ دونو ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " البتہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں"۔ |
| فِیْهِ مَسَائِلُ | اس سے مسائل ذیل نکلتے ہیں :۔ |
| اَلْاُوْلٰى اَنَّ الْعِیَافَةَ وَالطُّرْقَ وَالطِّیَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ | (۱) عیافہ ۔ طرق اور طیرہ جادو ہیں |
| اَلثَّانِیَةُ تَفْسِیْرُ الْعِیَافَةِ وَالطُّرْقِ | (۲) عیافہ اور طرق کی توضیح ۔ |
| اَلثَّالِثَةُ اَنَّ عِلْمَ النُّجُوْمِ مِنْ نَوْعِ السِّحْرِ | (۳) علم نجوم جادو ہے ۔ |
| اَلرَّابِعَةُ اَلْعُقَدُ مَعَ النَّفْثِ مِنْ ذَالِكَ | (۴) گرہ باندھ کر اس پر پھونکنا بھی جادو ہے ۔ |

[1] یعنی جو مشرک ۔ ساحر ۔ رملی اور نجومی جس کے ساتھ غیر اللہ میں سے وابستگی پیدا کریگا ۔ اللہ اُنہی غیر مفید بلکہ مضر چیزوں کے ساتھ اُن کو وابستہ کر دیگا۔

الخامسة أن النميمة من ذالك

(۵) چغلخوری بھی جادو کی قسم ہے۔

السادسة أن من ذالك بعض الفصاحة

(٦) بعض فصاحت و بلاغت کی قسم بھی اس میں آجاتی ہے

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُهَّانِ وَنَحْوِهِمْ

### باب کاہنوں وغیرہ کے متعلق جو کچھ احادیث میں آیا ہے

روى مسلم في صحيحه عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم من أتى عرافا فسأله عن شيء فصدقه لم تقبل له صلوٰة أربعين يوما۔

صحیح مسلم میں روایت ہے۔ کہ کسی حرم محترم رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو آدمی کسی غیب دانی کے مدعی کے پاس جاکر کچھ پوچھیگا اور اس کو سچا تصور کریگا۔ اس کی چالیس یوم تک نماز نہ قبول ہوگی۔

وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم رواه أبو داود وللاربعة والحاكم وقال صحيح على شرطهما

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن کے پاس جائیگا اور اس کے قول کی تصدیق کریگا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر منزل کتاب کے ساتھ کفر کریگا۔ اس حدیث کے راوی ابو داؤد و ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ اور حاکم ہیں۔ اور آخر الذکر کہتے ہیں۔ کہ بخاریؒ اور مسلمؒ کے اسناد پر یہ حدیث صحیح ہے۔

عن                من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم

                سے مروی ہے۔ جو کسی مدعی غیب دانی کے پاس جائیگا اور اس کے قول کی تصدیق کریگا۔ تو وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر منزل کتاب کے ساتھ کفر کریگا۔

وَلِاَبِیْ یَعْلیٰ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلُهٗ مَوْقُوْفًا۔

ابو یعلیٰ نے نہایت اچھی اسناد کے ساتھ ابن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ مَّرْفُوْعًا لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَهٗ اَوْ تَکَهَّنَ اَوْ تُکُهِّنَ لَهٗ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهٗ وَمَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَآ اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

اور عمران بن حصینؓ سے مرفوعاً مروی ہے "جو رمل کا حساب کریگا۔ یا جس کے لئے رمل کا حساب کیا جائیگا۔ یا جو کہانت کریگا یا جس کے لئے کہانت کرائی جائیگی۔ یا جو جادو کریگا یا جس کے لئے جادو کیا جائیگا۔ وہ ہماری امت میں سے نہ ہو گا۔ اور جو کاہن کے پاس جائیگا۔ اور اس کے کہنے کی تصدیق کریگا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر منزل کتاب کے ساتھ کفر کریگا۔ اس کو بزار نے اچھی اسناد کے روایت کیا ہے۔

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ دُوْنَ قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتٰی اِلٰی اٰخِرِهٖ۔

اور طبرانی نے بھی اپنی اوسط میں اچھی اسناد کے ساتھ ابن عباسؓ کے سلسلۂ روایت سے لکھا ہے۔ مگر اس میں "جو کاہن کے پاس جائیگا الخ کا حصہ نہیں ہے۔

قَالَ الْبَغَوِیُّ الْعَرَّافُ الَّذِیْ یَدَّعِیْ مَعْرِفَةَ الْاُمُوْرِ بِمُقَدَّمَاتٍ یَّسْتَدِلُّ بِهَا عَلَی الْمَسْرُوْقِ وَمَکَانِ الضَّآلَّةِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَقِیْلَ هُوَ الْکَاهِنُ وَالْکَاهِنُ هُوَ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَنِ الْمُغَیَّبَاتِ فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَقِیْلَ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ۔

بغوی کہتے ہیں۔ غیب دانی کے مدعی (عراف) سے مراد وہ آدمی ہے جو دعوےٰ کرے کہ خاص قواعد و ضوابط کے ماتحت وہ معاملات کی خبر رکھتا ہے اور بتا سکتا ہے کہ مال مسروقہ کہاں ہے۔ اور کہاں سے چرایا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عراف اور کاہن ایک ہیں۔ اور کاہن وہ ہے جو مستقبل کی خبر دے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ التَّيْمِيَّةِ الْعَرَّافُ اسْمٌ لِلْكَاهِنِ وَالْمُنَجِّمِ وَالرَّمَّالِ وَنَحْوِهِمْ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ فِي مَعْرِفَةِ الْاُمُوْرِ بِهٰذِهِ الطُّرُقِ

اور ابو العباس ابن تیمیہؒ کہتے ہیں۔کہ عرّاف" کاہن۔نجومی۔اور رمّال تمام کے لئے جو اپنے اپنے اصول کے موافق معاملات سے باخبری کا دعوےٰ کرتے ہوں۔ایک لفظ مشترک ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْمٍ يَكْتُبُوْنَ اَبَاجَادٍ وَيَنْظُرُوْنَ فِي النُّجُوْمِ مَا اَرٰى مَنْ فَعَلَ ذٰالِكَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَلَاقٍ

ابن عباسؓ نے ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ابجد کے حروف لکھ کر نجوم کے ذریعے حالات دریافت کرتے ہیں۔فرمایا۔کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى لَا يَجْتَمِعُ تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ مَعَ الْاِيْمَانِ بِالْقُرْاٰنِ

(۱) تصدیق کاہن اور ایمان بالقرآن ایک شخصیت میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلثَّانِيَةُ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّهٗ كُفْرٌ

(۲) ایسا کرنا کفر ہے۔

اَلثَّالِثَةُ ذِكْرُ مَنْ تُكُهِّنَ لَهٗ

(۳) اس شخص کا ذکر جس کے لئے کہانت کی جائے

اَلرَّابِعَةُ ذِكْرُ مَنْ تُطُيِّرَ لَهٗ

(۴) اس شخص کا ذکر ہے جس کے لئے بدفالی لی جائے۔

اَلْخَامِسَةُ ذِكْرُ مَنْ سُحِرَ لَهٗ

(۵) اس کا مذکور ہے جس کے لئے جادو کیا جائے

اَلسَّادِسَةُ ذِكْرُ مَنْ تَعَلَّمَ اَبَاجَادٍ

(۶) ابجد کے حساب سیکھنے والے کا ذکر ہے۔

اَلسَّابِعَةُ ذِكْرُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَاهِنِ وَالْعَرَّافِ

(۷) اس میں کاہن اور عراف کے فرق کا بیان ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّشْرَةِ

### باب جادو کے اتار کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جابرؓ سے روایت ہے کہ جادو کے اتار کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ النَّشْرَةِ فَقَالَ هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ سُئِلَ اَحْمَدُ عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَكْرَهُ هٰذَا كُلَّهٗ ۔

متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ یہ شیطان کا کام ہے اس کو احمدؒ نے اچھی سند کے ساتھ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے ۔ امام احمدؒ سے دریافت کیا گیا ۔ تو آپ نے جواب دیا ۔ کہ ابن مسعودؓ جادو اور اس کے اُتار وغیرہ تمام امور کو ناپسند فرماتے ہیں ۔

وَفِي الْبُخَارِيِّ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهٖ طِبٌّ اَوْ يُؤْخَذُ عَنِ امْرَاَتِهٖ اَيُحَلُّ عَنْهُ اَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِهِ الْاِصْلَاحَ فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ اِنْتَهٰى ۔

امام بخاریؒ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ انہوں نے ابن مسیبؓ سے سوال کیا ۔ کہ کیا جس شخص کو بیماری ہے ۔ یا جس سے اس کی عورت چھین لی گئی ۔ اس کے لئے کچھ دعا ۔ تعویذ یا جادو کا اتار کیا جائے ۔ تو اس پر موصوف نے جواب دیا ۔ اس سے تو کرنے والے کی مراد اصلاح وبہتری ہے ۔ اور جو چیز مفید ہو ۔ وہ ممنوع نہیں ۔ مسیبؒ کا قول ختم ہؤا ۔

وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُحِلُّ السِّحْرَ اِلَّا سَاحِرٌ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ النَّشْرَةُ حَلُّ السِّحْرِ عَنِ الْمَسْحُوْرِ وَهِيَ نَوْعَانِ ۔ حَلٌّ بِسِحْرٍ مِثْلِهٖ وَ هُوَ الَّذِيْ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَعَلَيْهِ يُحْمَلُ قَوْلُ الْحَسَنِ فَيَتَقَرَّبُ النَّاشِرُ وَالْمُنْتَشِرُ اِلَى الشَّيْطَانِ بِمَا يُحِبُّ فِيْهِ فَيُبْطِلُ عَمَلَهٗ عَنِ الْمَسْحُوْرِ

حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ جادو کا اتار جادوگر ہی کر سکتا ہے ۔ ابن قیمؒ کہتے ہیں ۔ "نشرہ" جادو کا اُتار ہے جس سے جادو کے شکار پر سے اس کے اثرات جاتے رہتے ہیں ۔ اور وہ دو قسم میں منقسم ہے ۔ ایک تو جادو کا اتار جادو کے ذریعے سے ہوتا ہے ۔ اور یہ شیطانی عمل ہے ۔ اور یہی مطلب حضرت حضرت حسن بصریؒ کے قول کا ہے ۔ ایسا کرنے سے جادو کا اتار کرنے والا اور جس پر جادو کیا گیا ہے

وَالثَّانِي النُّشْرَةُ بِالرُّقْيَةِ وَالتَّعَوُّذَاتِ وَالْأَدْوِيَةِ وَالدَّعْوَاتِ الْمُبَاحَةِ فَهٰذَا جَائِزٌ۔

دو نو شیطان سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ تو وہ اپنے عمل کا اثر دور کر دیتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ دعا۔ تعویذ۔ ادویہ یا جائز دعاؤں کے ذریعے جادو کا اثر زائل کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے۔

فِيهِ مَسَائِلُ

الْأُولَى النَّهْيُ عَنِ النُّشْرَةِ

الثَّانِيَةُ الْفَرْقُ بَيْنَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَالْمُرَخَّصِ فِيهِ مِمَّا يُزِيلُ الْإِشْكَالَ

اس سے دو مسئلے نکلتے ہیں۔

(۱) جادو کے اثار سے ممانعت

(۲) جائز اور ناجائز جادو کے اثار کا فرق۔ اور مشکل حل کرنے والے عمل کی اجازت۔

# بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَيُّرِ

## باب بد فالی لینے کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (الاعراف - ۱۲۸)

جب کوئی اچھی بات ہوتی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ ہماری وجہ سے نصیب ہوئی۔ اور جب کوئی بری بات ہوتی تو موسیٰؑ اور ان کے رفقا سے بد فالی لیتے ہیں۔ ان کی بد فالیاں اپنی ہی اللہ کے پاس ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر لا علم و جاہل ہیں۔

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ الاٰیۃ (یٰسٓ ۱۹)

پیغمبروں نے کہا کہ یہ تو تمہاری ہی شامت اعمال ہے کہیں بھی رہو۔ تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس سے کہ تم کو سمجھایا گیا تم لگے الٹا ہم کو ناحق ہم کو الاہنا دینے۔ نہیں بلکہ تم خود اس قسم کے لوگ ہو۔ جو حد عبودیت سے بڑھ گئے ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو بیمار سے

قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَ لَا
هَامَةَ وَلَا صَفَرَ - اَخْرَجَاهُ - وَزَادَ
مُسْلِمٌ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ
وَلَهُمَا عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا
عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِیَ الْفَالُ
قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ
الطَّیِّبَةُ -

تندرست کو بیماری لگتی ہے۔ نہ بد فالی ہے -
نہ اُلّو کی نحوست ہے - نہ کوئی پیٹ میں سانپ
ہے - نہ ستاروں کی بنا پر بارش ہے اور نہ بھوت ہے
اور بخاریؒ اور مسلمؒ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے
ہیں - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - نہ
تو ایک کی بیماری دوسرے کو جاتی ہے - نہ بد
فالی ہے - البتہ فال مجھ کو بھلا معلوم ہوتا ہے -
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا - فال کیا چیز ہے - آپ
نے ارشاد فرمایا - کوئی اچھی بات -

وَلِاَبِیْ دَاؤدَ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّیَرَةُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا
تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ
مَا یَكْرَهُ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ
بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ
السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

ابو داؤدؒ سند صحیح کے ساتھ عقبہ بن عامرؓ سے
روایت کرتے ہیں - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس بد فالی کا ذکر کیا گیا - تو آپ نے فرمایا -
کہ اس سے بہتر نیک فال ہے - اور بد فالی کسی مسلم
کو اپنے کام سے نہیں روک سکتی - تو جب تم میں
سے کوئی ایسی بات دیکھے جو اُسے بُری محسوس ہو -
تو وہ کہے - خداوند قدوس! تیرے علاوہ کوئی خیر
وخوبی نہیں لاسکتا - اور نہ تیرے علاوہ کوئی شر
اور برائیوں کو دور کر سکتا ہے - اور نہ کوئی تیری امداد
کے بغیر برائی سے رک سکتا ہے - اور نہ نیکی کی طاقت رکھتا ہے -

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا - اَلطِّیَرَةُ
شِرْكٌ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا

ابن مسعود رضؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں - کہ حضورؐ
نے فرمایا - بد فالی لینا شرک ہے - بد فالی لینا شرک

إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَجَعَلَ آخِرَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -

ہے۔ اور وہ ہماری قوم سے نہیں جو صرف توکل پر اپنے کام نہ چلاتا ہو۔ اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور آخر الذکر بزرگ نے اس کو صحیح قرار دے کر حضرت ابن مسعودؓ کے قول کو اس کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔

وَلِأَحْمَدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَمَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ قَالُوْا فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اور امام احمدؒ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جس کو بدفالی نے اپنے کام سے روک دیا۔ اُس نے یقیناً شرک کیا۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا۔ اس کا کفارہ کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ وُہ کہے۔ اے اللہ تیرے سوا کسی کے ہاتھ میں خیر نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی کے ہاتھ بدفالی (شر) ہے۔ اور نہ تیرے علاوہ کوئی معبود ہے۔

وَلَهُ مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا الطِّيَرَةُ مَا أَمْضَاكَ أَوْ رَدَّكَ

اور امام احمدؒ ہی فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ بدفالی وہ ہے جو تم سے کوئی کام کرائے۔ یا کسی کام سے تم کو روکے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل نکلتے ہیں:-

الْأُوْلَى التَّنْبِيْهُ عَلَى قَوْلِهِ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِهِ طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ

(۱) الا انما طائرہم عند اللہ کے مفہوم کی تنبیہ اور آیۂ طائرکم معکم کی تفسیر۔

الثَّانِيَةُ نَفْيُ الْعَدْوٰى

(۲) مریض سے تندرست کے بیمارانہ تاثر کی نفی

الثَّالِثَةُ نَفْيُ الطِّيَرَةِ

(۳) بدفالی کی ممانعت۔

اَلرَّابِعَةُ نَفْيُ الْهَامَةِ

(۴) اُلّو کی نحوست کی نفی۔

اَلْخَامِسَةُ نَفْيُ الصَّفَرِ

(۵) پیٹ میں سانپ ہونے کی تردید۔

اَلسَّادِسَةُ اَنَّ الْفَالَ لَيْسَ مِنْ ذَالِكَ بَلْ مُسْتَحَبٌّ

(۶) فال بد فالی نہیں - بلکہ مستحب ہے۔

اَلسَّابِعَةُ تَفْسِيرُ الْفَالِ

(۷) فال کی توضیح۔

اَلثَّامِنَةُ اَنَّ الْوَاقِعَ فِي الْقُلُوْبِ مِنْ ذَالِكَ مَعَ كَرَاهِيَتِهِ لَا يَضُرُّ بَلْ يُذْهِبُهُ اللّٰهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

(۸) جو چیز بُری معلوم ہو۔ اس کا اثر اللہ تعالےٰ پر توکل دور کرتا ہے۔

اَلتَّاسِعَةُ ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ مَنْ وَجَدَهُ

(۹) بُری بات کے احساس پر کیا کہنا چاہیئے۔

اَلْعَاشِرَةُ التَّصْرِيْحُ بِاَنَّ الطِّيَرَةَ شِرْكٌ

(۱۰) اس کی تشریح کہ بدفالی شرک ہے۔

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ تَفْسِيرُ الطِّيَرَةِ الْمَذْمُوْمَةِ

(۱۱) مذموم بد فالی کی توضیح۔

# بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّنْجِيْمِ

## باب نجوم کے بیان میں

قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهٖ قَالَ قَتَادَةُ خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا۔ فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا غَيْرَ ذَالِكَ فَقَدْ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ اِنْتَهٰى۔

امام بخاریؒ اپنی صحیح میں کہتے ہیں۔ کہ قتادہؓ نے فرمایا۔ کہ اللہ نے ستاروں کو صرف تین غرضوں کے واسطے پیدا کیا ہے۔ (۱) وہ آسمان کے لئے زینت ہیں -(۲) وہ شیطانوں کے واسطے شعلے ہیں۔ (۳) مسافروں کے لئے راہنما ہیں -اور جو ان تین امور کے علاوہ ان کا کوئی فائدہ یا مطلب بتاتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔ اور اپنا حصہ ضائع کرتا ہے

اور ایسے تجسّس میں پڑتا ہے۔ جس کا علم اس کو نہیں۔ قتادہؓ کا قول ختم ہُوا۔

وَکَرِہَ قَتَادَۃُ تَعَلُّمَ مَنَازِلِ الْقَمَرِ وَلَمْ یُرَخِّصِ ابْنُ عُیَیْنَۃَ فِیْہِ۔ ذَکَرَہٗ حَرْبٌ عَنْھُمَا وَرَخَّصَ فِیْ تَعَلُّمِ الْمَنَازِلِ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ

قتادہؓ منازلِ قمر کی تعلیم کو بُرا سمجھتے تھے انہوں نے اس کی تحصیل کی اجازت ابن عینیہؓ کو نہیں دی۔ جیسے کہ ابن حرب نے دو نوں بزرگوں سے اپنی روایت کرتے ہوئے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اور امام احمدؒ اور ابن اسحاقؒ نے منازل قمر کے سیکھنے کی اجازت دی ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ۔

اور ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی جنّت میں داخل نہ ہونگے۔ (۱) ہمیشہ کا شراب نوش (۲) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (۳) قطع رحم کرنے والا۔ اس کو احمدؒ اور حبانؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

فِیْہِ مَسَائِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں:۔

اَلْاُوْلَی الْحِکْمَۃُ فِیْ خَلْقِ النُّجُوْمِ

(۱) ستاروں کی پیدایش کا راز

اَلثَّانِیَۃُ الرَّدُّ عَلٰی مَنْ زَعَمَ غَیْرَ ذَالِکَ

(۲) اس کے علاوہ جو اور کچھ سمجھے۔ اس کا ردّ

اَلثَّالِثَۃُ ذِکْرُ الْخِلَافِ فِیْ تَعَلُّمِ الْمَنَازِلِ

(۳) منازل قمر کی تعلیم کے متعلق علما کا اختلاف

اَلرَّابِعَۃُ الْوَعِیْدُ فِیْمَنْ صَدَّقَ بِشَیْءٍ مِّنَ السِّحْرِ وَلَوْ عَرَفَ اَنَّہٗ بَاطِلٌ

(۴) اس شخص کے حق میں وعید جو جادو کی کسی بات کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ خواہ وُہ اسے باطل ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ بِالْاَنْوَآءِ

باب تاروں سے پانی مانگنے کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ

ارشاد ربانی ہے۔ کیا تم اپنا رزق ستاروں کے قبضے

اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعۃ - ۸۱)

میں سمجھتے ہو۔ تم جھوٹ اور غلط خیال کرتے ہو۔

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَآءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ - وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ چار امور جاہلیت کے ابھی تک میری امت میں موجود ہیں۔(۱) ابتک عورتوں نے حسب و نسب پر فخر کو نہیں چھوڑا۔(۲) نسبی طعن و تشنیع نہیں چھوڑی۔(۳) ستاروں سے پانی مانگنا نہیں چھوڑا۔(۴) موت پر نوحہ و ماتم نہیں چھوڑا۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی نوحہ کرنے والی خاتون موت سے قبل اس گناہ سے توبہ نہ کریگی۔ تو جب قیامت کے روز اُٹھیگی تو اس پر تارکول کی قمیص[۱] اور گودڑ والی اوڑھنی ہو گی۔ اس حدیث کے راوی امام الحدیث مسلم رح ہیں۔

وَلَهُمَا عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَّةِ عَلٰی اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ

اور بخاری رح و مسلم رح دونوں نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رات کی بارش حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ہماری معیّت میں نماز فجر ادا فرمائی۔ تو جب لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے۔ صحابہ کرام رض نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے ارشاد فرماتا ہے۔ "بعض میرے بندے

---

[۱] اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دوزخ میں جلنے کے لئے اس کے پاس پہلے ہی سے آتشگیر چیزیں ہونگی۔

مُؤْمِنٌ بِی وَکَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذَالِكَ مُؤْمِنٌ بِی وَکَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذَالِكَ کَافِرٌ بِی مُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ

صبح کے وقت مومن اور بعض کافر اُٹھے ہیں - جنہوں نے ان میں سے کہا ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم پر باران رحمت برسایا ہے - وہ تو مجھ پر ایمان لائے اور ستاروں کی خداوندی تسلیم کرنے سے انہوں نے انکار کیا - لیکن جنہوں نے کہا - کہ ستاروں کے سبب سے اس اس طرح ٹھیک بارش ہوئی انہوں نے میری خداوندی سے انکار اور ستاروں کی خداوندی کا اقرار کیا -

وَلَهُمَا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَّعْنَاهُ وَفِیْہِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ کَذَا وَکَذَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ هٰذِہٖ الْاٰیَةَ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ اِلٰی قَوْلِہٖ تُکَذِّبُوْنَ - (الواقعہ ۸۱-۷۵)

امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے ابن عباسؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث روایت کی ہے - مگر اس میں اتنا اضافہ ہے - کہ بعض صحابہؓ نے کہا تھا - کہ ستارے اس اس طرح تھے - تو اس پر فلا اقسم بمواقع النجوم سے تکذبون تک کی آیات اتریں - یعنی میں ستاروں کی افتادگاہ کی قسم نہیں کھاتا - حالانکہ اگر تم جانو تو یہ بہت بڑی قسم ہے - یہ قرآن کریم ہے - وہ لوح محفوظ میں مکتوب ہے - اس کو صرف پاک ہی لوگ چھوئیں - یہ اللہ تعالےٰ کی منزل کتاب ہے - کیا تم کلام ربانی میں بھی رنگ و روغن چڑھاتے ہو - اور اپنا رزق ستاروں کے ہاتھ میں بتاتے ہو - تم جھوٹ کہتے ہو -

فِیْہِ مَسَآئِلُ

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ الْاٰیَةِ الْوَاقِعَةِ
اَلثَّانِیَةُ ذِکْرُ الْاَرْبَعِ الَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ
اَلثَّالِثَةُ ذِکْرُ الْکُفْرِ فِیْ بَعْضِهَا
اَلرَّابِعَةُ اَنَّ مِنَ الْکُفْرِ مَا لَا یُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ

اس باب میں حسب ذیل مسائل ہیں -
(۱) سورۂ واقعہ کی آیت کی تفسیر
(۲) جاہلیت کی چار عادات کا ذکر
(۳) ان میں سے بعض میں کفر کا ذکر
(۴) بعض ایسے کفر ہیں جو قوم سے خارج نہیں کرتے -

| | |
|---|---|
| اَلْخَامِسَۃُ قَوْلُہٗ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِسَبَبِ نُزُوْلِ النِّعْمَۃِ | (۵) نزول رحمت کے سبب سے بعض کا مومن اور بعض کا کافر ہونا۔ |
| اَلسَّادِسَۃُ التَّفَطُّنُ لِلْاِیْمَانِ فِیْ ھٰذَا الْمَوْضِعِ ۔ | (۶) اس موقع پر ایمان کو سمجھنے کی ذہانت وطباعی۔ |
| اَلسَّابِعَۃُ التَّفَطُّنُ لِلْکُفْرِ فِیْ ھٰذَا الْمَوْضِعِ ۔ | (۷) کفر کو سمجھنے کے واسطے فطانت ۔ |
| اَلثَّامِنَۃُ التَّفَطُّنُ لِقَوْلِہٖ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ کَذَا وَکَذَا | (۸) اس امر کی دماغی پرواز کہ اس اس طرح ستارہ ٹھیک ثابت ہؤا۔ |
| اَلتَّاسِعَۃُ اِخْرَاجُ الْعَالِمِ لِلتَّعْلِیْمِ بِالْاِسْتِفْھَامِ عَنْھَا لِقَوْلِہٖ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ ۔ | (۹) معلم اپنے متعلمین سے یوں مسئلہ نکلوا سکتا ہے جیسے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے"۔ |
| اَلْعَاشِرَۃُ وَعِیْدُ النَّائِحَۃِ | (۱۰) نوحہ کرنے والی کے لئے وعید |

# بَابٌ

| | |
|---|---|
| قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ (البقرۃ - ۱۶۰) | اللہ تعالیٰ کا قول ہے ۔بعض لوگ دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں ۔اوران شرکاء سے بھی ایسی ہی محبت کرتے ہیں ۔جیسی کہ اللہ سے ۔اور |

ارباب ایمان اللہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں ۔لیکن اگر گنہگار اب وہ عذاب دیکھ لیں جو قیامت میں دیکھینگے ۔تو بول اُٹھیں کہ تمام قوت اللہ کے لئے ہے ۔اور وہ یقیناً بڑا عذاب دینے والا ہے ۔

| | |
|---|---|
| وَقَوْلُہٗ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُکُمْ وَاَبْنَآءُکُمْ | دوسری آیت :۔ کہ دے اے رسولؐ کہ اگر تمہارے |

اِلٰی قَوْلِہٖ - اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ (التوبۃ - ۲۴)

باپ - بیٹے - بھائی - بیویاں - خاندان - کمایا ہوا مال - تجارت جس کے بند ہونے اور خراب ہونے کا تم کو خوف ہے - اور تمہارے پسندیدہ گھر تم کو اللہ - رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب و مرغوب ہیں - تو تم انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ اپنا امر (قیامت) لائے - اور اللہ تعالےٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا -

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰٓی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَ وَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ - اَخْرَجَاہُ

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہ ہو گا - جب تک کہ میں اس کو اُسکے بیٹے - باپ بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں - اس حدیث کو بخاری رح اور مسلم رح نے روایت کیا ہے -

وَلَھُمَا عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا - وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗٓ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی - اِلٰٓی اٰخِرِہٖ

اور حضرت انس رضہی سے یہ دونو محدث روایت کرتے ہیں - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جس آدمی میں تین باتیں ہونگی وہ ایمان کی حلاوت وشیرینی ان میں پائیگا - (۱) اللہ اور اس کے رسول ص کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہو (۲) جس سے محبت کرے - محض اللہ کے لئے کرے (۳) کفر سے نجات حاصل کرکے پھر اُسی میں پڑنے کو ایسا سمجھے - جیسے دوزخ میں پڑنے کو - دوسری روایت میں ہے - کوئی اس وقت حلاوت ایمان نہ پائیگا - جب تک یہ تین باتیں نہ ہونگی الخ -

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ اَحَبَّ فِیْ

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جس نے اللہ کے

اللّٰہِ وَ اَبْغَضَ فِی اللّٰہِ وَ وَالٰی فِی
اللّٰہِ وَ عَادٰی فِی اللّٰہِ فَاِنَّمَا تُنَالُ
وَلَایَۃُ اللّٰہِ بِذَالِکَ وَلَنْ یَّجِدَ
عَبْدٌ طَعْمَ الْاِیْمَانِ وَاِنْ کَثُرَتْ
صَلٰوتُہٗ وَصَوْمُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ
کَذَالِکَ ۔ وَقَدْ صَارَتْ عَامَّۃُ
مُؤَاخَاۃِ النَّاسِ عَلٰٓی اَمْرِ الدُّنْیَا
وَذَالِکَ لَا یُجْدِیْ عَلٰٓی اَھْلِہٖ
شَیْئًا ۔ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ ۔ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ وَتَقَطَّعَتْ
بِہِمُ الْاَسْبَابُ قَالَ الْمَوَدَّۃُ ۔

فِیْہِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ الْبَقَرَۃِ
اَلثَّانِیَۃُ تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ بَرَآءَۃٍ
اَلثَّالِثَۃُ وُجُوْبُ مَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّفْسِ وَالْاَھْلِ وَالْمَالِ
اَلرَّابِعَۃُ نَفْیُ الْاِیْمَانِ لَا یَدُلُّ عَلٰی الْخُرُوْجِ مِنَ الْاِسْلَامِ
اَلْخَامِسَۃُ اَنَّ لِلْاِیْمَانِ حَلَاوَۃً قَدْ یَجِدُھَا الْاِنْسَانُ وَقَدْ لَا یَجِدُھَا ۔

لئے محبت و نفرت کی ۔ اللہ کے بارے میں کسی کو
چاہا ۔ یا اللہ کے سبب سے کسی سے دشمنی کی ۔
اس نے اس طریق سے اللہ کی محبت حاصل کرلی ۔
اور خواہ کتنی ہی نمازیں پڑھے یا روزے رکھے ۔
جب تک یہ بات نہ ہوگی ۔ اللہ کی محبت نصیب نہ
ہوگی ۔ اب لوگ دنیاوی مفاد کے لئے ایک
دوسرے سے عام بھائی چارہ اور محبت کرتے ہیں ۔
مگر اس کا اُن کو کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ اس حدیث
کے راوی ابن جریر ہیں ۔ وتقطعت بہم الاسباب
کی تفسیر میں ابن عباس رض فرماتے ہیں ۔ کہ محبت
اصلیہ ختم ہوگئی ۔

اس باب میں حسب ذیل امور مذکور ہیں :۔

(۱) آیت سورۂ بقرہ کی تفسیر ۔
(۲) سورۂ براءت کی آیت کی تفسیر
(۳) جان ۔ مال اور اہل و عیال سے زیادہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے کی فرضیت ۔
(۴) نفی ایمان خروج عن الاسلام کی دلیل نہیں ہو سکتا ۔
(۵) ایمان میں ایک حلاوت ہے ۔ جس کو کبھی انسان محسوس کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا ۔

اَلسَّادِسَةُ اَعْمَالُ الْقَلْبِ الْاَرْبَعُ الَّتِيْ لَا تُنَالُ وَلَايَةُ اللّٰهِ اِلَّا بِهَا وَلَا يَجِدُ اَحَدٌ طَعْمَ الْاِيْمَانِ اِلَّا بِهَا

(۶) چار اعمال جن کے بغیر نہ محبت اللہ نصیب ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی ایمان میں مزا پاتا ہے۔

اَلسَّابِعَةُ فَهْمُ الصَّحَابِيِّ لِلْمَوَاقِعِ اَنَّ عَامَّةَ الْمُؤَاخَاتِ عَلٰى اَمْرِ الدُّنْيَا

(۷) صحابیؓ کا یہ معلوم کر لینا کہ عام بھائی چارہ دنیا داری کے ہو رہا ہے۔

اَلثَّامِنَةُ تَفْسِيْرُ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ

(۸) تقطعت بہم الاسباب کی تفسیر۔

اَلتَّاسِعَةُ اَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يُّحِبُّ اللّٰهَ حُبًّا شَدِيْدًا۔

(۹) مشرکین میں سے بھی بعض ایسے ہیں۔ جو اللہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

اَلْعَاشِرَةُ الْوَعِيْدُ عَلٰى مَنْ كَانَ الثَّمَانِيَةُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ دِيْنِهٖ

(۱۰) جن آٹھ امور کا ذکر باب ہٰذا کی دوسری آیۂ سورۂ توبہ میں آیا ہے۔ جس شخص میں یہ امور پائے جائینگے اس کے لئے وعید ہے

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ اَنَّ مَنِ اتَّخَذَ نِدًّا تُسَاوِيْ مَحَبَّتُهٗ مَحَبَّةَ اللّٰهِ فَهُوَ الشِّرْكُ الْاَكْبَرُ۔

(۱۱) جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے۔ اور اللہ کے برابر اس سے بھی محبت رکھتا ہے۔ وہ اپنے اسی فعل کے ذریعے شرک اکبر کرتا ہے۔

## بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

(اٰل عمران - ۱۶۹)

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ یقیناً شیطان تم کو اپنے حواریوں سے ڈراتا ہے۔ تو اگر تم ارباب ایمان ہو تو ان سے نہ ڈرو۔ بلکہ ہم سے ڈرو۔

وَقَوْلُهٗ - اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ

دوسرا قول ربانی۔ اللہ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان لائے

الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ الآیۃ (التوبۃ-۱۸)

ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ کسی سے ڈرتے نہیں۔ امید ہے کہ یہی ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔

وَقَوْلُہٗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ الآیۃ (العنکبوت - ۹)

تیسری جگہ بندوں کی کمزوری کا قرآن میں مذکور ہے بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ لیکن جب اللہ کے راستے میں تکلیف دئے جاتے ہیں تو لوگوں کے فتنہ کو عذاب ربانی کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر نصرت ربانی شامل حال ہو جائے۔ تو وہی مخالف لوگ یقیناً کہنے لگیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تو کیا اللہ تعالےٰ دلوں کی باتوں کو سب سے زیادہ سمجھنے والا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا اِنَّ مِنْ ضُعْفِ الْیَقِیْنِ اَنْ تُرْضِیَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَاَنْ تَحْمَدَ ھُمْ بِرِزْقِ اللّٰہِ وَاَنْ تَذُمَّھُمْ عَلٰی مَا لَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اِنَّ رِزْقَ اللّٰہِ لَا یَجُرُّہٗ حِرْصُ حَرِیْصٍ وَلَا یَرُدُّہٗ کَرَاھِیَۃُ کَارِہٍ۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ مرفوع طریق پر روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ یہ ضعف ایمان و یقین ہے کہ تو اللہ کو ناراض کرکے لوگوں کو خوش کرے۔ اور اللہ کے دئے رزق پر تو ان کی تعریف و توصیف کرے۔ اور اللہ کے نہ دینے پر ان کی مذمت کرے۔ یقیناً کسی حریص کے حرص کرنے پہ نہ تو رزق اللہ دیا جاتا ہے اور نہ کسی کے عطیہ ربانی کو برا خیال کرنے سے بند کیا جاتا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰہِ

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں کو ناراض کرکے اللہ کو راضی

بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَ اَرْضَی النَّاسَ عَنْهُ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ سَخَطَ اللهُ عَلَیْهِ وَاَسْخَطَ عَلَیْهِ النَّاسَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ۔

کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے اور جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا جوئی کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ خود بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی ناراض کر دیتا ہے۔

اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

فِیْہِ مَسَآئِلُ

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ

اَلثَّانِیَۃُ تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ بَرَآءَۃِ

اَلثَّالِثَۃُ تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ الْعَنْکَبُوْتِ

اَلرَّابِعَۃُ اَنَّ الْیَقِیْنَ یَضْعُفُ وَیَقْوٰی

اَلْخَامِسَۃُ عَلَامَۃُ ضُعْفِہٖ وَمِنْ ذَالِکَ ھٰذِہِ الثَّلَاثُ

اَلسَّادِسَۃُ اَنَّ اِخْلَاصَ الْخَوْفِ لِلّٰہِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اَلثَّامِنَۃُ ذِکْرُ ثَوَابِ مَنْ فَعَلَہٗ

اَلتَّاسِعَۃُ ذِکْرُ عِقَابِ مَنْ تَرَکَہٗ

اس باب میں آٹھ مسائل ہیں:۔

(۱) سورۂ آل عمران کی آیت کی تفسیر۔

(۲) سورۂ توبہ کی آیت کی تفسیر

(۳) سورۂ عنکبوت کی آیت کی تفسیر

(۴) ایمان قوی و ضعیف ہوتا رہتا ہے۔

(۵) ضعف ایمان کی علامت ہے۔ جن میں سے مذکورہ تین امور ہیں۔

(۶) خالص اللہ کا خوف فرائض میں سے ہے۔

(۷) جو اللہ سے اخلاص برتیگا۔ اس کا ثواب۔

(۸) اخلاص باللہ کے چھوڑنے والے کو عذاب

# بَابٌ

قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی وَعَلَی اللهِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (یونس ۔۸۴)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی قوم کو کہا۔ اگر تم ایمان لائے ہو اور مومن باللہ ہو۔ تو اسی پر اعتماد و توکل کرو۔

وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الاٰية (الانفال - ۲)

دوسری آیت ہے - البتہ مومن وہی لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے - تو اُن کے قلوب میں خوف پیدا ہوتا ہے - اور جب آیات ربانیہ ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ صرف اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں -

وَقَوْلِهٖ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ الاٰية (الانفال - ٦٥)

تیسری آیت ہے - اے نبی! تیرے اور تیرے پیرو مومنین کے لئے اللہ کافی ہے -

وَقَوْلِهٖ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق - ۳)

چوتھی جگہ قرآن میں آیا ہے - جو تقوے اور خوف خدا رکھتا ہے - اللہ اس کے واسطے ایسے رستے بنا دیتا ہے اور ایسی جگہوں سے اُسے رزق دیتا ہے - کہ اُسے سان وگمان بھی نہیں ہوتا - اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے - وہ اس کے لئے کافی ہے - اللہ اس کے معاملے بہترین طور پر سُلجھائیگا - اور اللہ نے ہر معاملے کے واسطے وقت مقرر کر رکھا ہے -

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا الاٰية رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَالنَّسَائِيُّ -

ابن عباس رضؓ حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ہمارے واسطے اللہ کافی ہے - اور وہ بہتر قابل اعتماد ہستی ہے) کی تفسیر کے سلسلے میں کہتے ہیں - کہ حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو انہوں نے یہی کہا - اور محمد رسول اللہؐ سے لوگوں نے جب کہا کہ آپ کے خلاف دنیا نے بڑی فوج جمع کر لی ہے - اس واسطے آپ اُن سے ڈریں - تو ارباب ایمان کا ایمان بڑھ گیا - اور اسی آیت حسبنا اللہ الخ کو آپ نے دہرایا - اس حدیث کے راوی بخاریؒ اور نسائیؒ ہیں -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى اَنَّ التَّوَكُّلَ مِنَ الْفَرَائِضِ

اَلثَّانِيَةُ اَنَّهٗ مِنْ شُرُوْطِ الْاِيْمَانِ

اَلثَّالِثَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْاَنْفَالِ

اَلرَّابِعَةُ تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ فِيْ اٰخِرِهَا

اَلْخَامِسَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الطَّلَاقِ

اَلسَّادِسَةُ عِظَمُ شَانِ هٰذِهٖ الْكَلِمَةِ اَنَّهَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّدَائِدِ

اس میں چند مسائل مذکور ہیں :-

(۱) توکل علی اللہ فرائض میں سے ہے۔

(۲) وہ شرطِ ایمان ہے۔

(۳) اس میں آیۂ سورۂ انفال کی تفسیر ہے

(۴) آیت کی تفسیر خود آخر میں ہے۔

(۵) سورۂ طلاق کی آیت کی تفسیر اس باب میں ہے

(۶) حسبنا اللہ و نعم الوکیل کی بڑی شان و عظمت ہے - کہ ابراہیم اور محمد رسول اللہ علیہما السلام نے اس کو شدائد کے وقت پڑھا اور کہا۔

## بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (الاعراف - ۹۷)

وَقَوْلِهٖ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر - ۵۶)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کیا وہ اللہ کی تدبیر سے امن میں ہیں - حالانکہ اس کی تدبیر سے اپنے کو محفوظ سمجھنے والے گھاٹے میں رہتے ہیں -

دوسری آیت ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا - اپنے پروردگار کی رحمت سے صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہو سکتے ہیں -

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْيَاْسُ مِنْ رَّوْحِ

ابن عباسؓ راوی ہیں - کہ حضورؐ سے سوال کیا گیا کہ گناہِ کبیرہ کیا کیا ہیں - تو آپ نے فرمایا (۱) اللہ کے ساتھ شرک - (۲) اللہ کے فضل و کرم

اللهِ وَالْاَمْنُ مِنْ مَّكْرِ اللهِ | سے مایوسی - (۳) اس کی چال سے اپنے آپ کو امن

میں خیال کرنا -

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَكْبَرُ الْكَبَآئِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ وَالْاَمْنُ مِنْ مَّكْرِ اللهِ وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ وَالْيَاْسُ مِنْ رَّوْحِ اللهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ -

اور ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے - کہ سب سے بڑے گناہ حسب ذیل ہیں - (۱) اللہ کا شریک بنانا - (۲) اللہ کی چال سے اپنے آپ کو محفوظ جاننا - (۳) اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا - (۴) اور اس کے کرم سے بے آسرا ہونا - اس حدیث کے راوی عبدالرزاق ہیں -

فِيْهِ مَسَآئِلُ

اس کے اندر حسب ذیل مسائل ہیں:-

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْاَعْرَافِ | (۱) اعراف کی آیت کی تفسیر -

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْحِجْرِ | (۲) سورۂ حجر کی آیت کی تفسیر

اَلثَّالِثَةُ شِدَّةُ الْوَعِيْدِ فِيْمَنْ اَمِنَ مَكْرَ اللهِ | (۳) جو اللہ کی چال سے اپنے آپ کو امن میں سمجھے - اس کے لئے شدید وعید -

اَلرَّابِعَةُ شِدَّةُ الْوَعِيْدِ فِي الْقُنُوْطِ | (۴) مایوسی از رحمت الٰہیہ کے لئے شدید وعید -

# بَابٌ مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللهِ الصَّبْرُ عَلٰى اَقْدَارِ اللهِ

## ایمان کی علامت تقدیر ربانی پر صبر ہے

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى - وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن - ۱۱)

اللہ تعالےٰ کا قول ہے - اذن ربانی کے بغیر کوئی مصیبت نہیں آتی - اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کی راہنمائی کرتا ہے - اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے -

قَالَ عَلْقَمَةُ هُوَ الرَّجُلُ تُصِيْبُهُ | علقمہؓ کہتے ہیں صاحب ایمان وہ ہوتا ہے - کہ

| | |
|---|---|
| اَلْمُصِيْبَةُ فَيَعْلَمُ اَنَّهَامِنْ عِنْدِاللّٰهِ فَيَرْضٰى وَيُسَلِّمُ | جب اس پر مصیبت آتی ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے ۔ تو اس پر وہ راضی |

ہو جاتا ہے ۔ اور بخوشی اسے تسلیم کر لیتا ہے ۔

| | |
|---|---|
| وَ فِىْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ۔ | صحیح مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمی کافر ہوتے ہیں۔ حسب ونسب پر طعن وتشنیع کرنے والا ۔ اور میت پر نوحہ کرنے والی عورت ۔ |
| وَلَهُمَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَّرْفُوْعًا لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ | اور بخاری رح اور مسلم رح ابن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ ص نے فرمایا ۔ وہ ہماری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو اپنے رخسار نوچے ۔ گریبان |

پھاڑ ڈالے ۔ اور جاہلیت کے نوحے کرے ۔

| | |
|---|---|
| وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهٗ بِالْعُقُوْبَةِ فِى الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ | انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب اللہ کسی بندے سے نیکی کرنا چاہتا ہے ۔ تو اسی دنیا میں اس کو جلد سزا دے دیتا ہے ۔ اور جب اس کا برا چاہتا ہے تو اس کے گناہ پر رکا رہتا ہے ۔ اور قیامت میں اس کو سزا دیگا ۔ |
| وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَآ اَحَبَّ قَوْمًا | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک دوسرا ارشاد ہے "جتنی مصیبت زیادہ ہوتی ہے ۔ اتنی ہی جزا زیادہ ملتی ہے ۔ اور اللہ تعالے جب کسی قوم سے |

| | |
|---|---|
| نِ ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَآءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ | محبت کرتا ہے۔ تو اس کو ابتلا میں ڈالتا ہے۔ اور اس میں بھی جو راضی برضا ہوتا ہے۔ اللہ |

اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور جو اس پر بگڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے بگڑ جاتا ہے۔ اس حدیث کو ترمذیؒ نے حسن کہا ہے۔

| | |
|---|---|
| فِيْهِ مَسَائِلُ۔ | اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔ |
| اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ التَّغَابُنِ | (۱) سورۂ تغابن کی آیت کی تفسیر |
| اَلثَّانِيَةُ اَنَّ هٰذَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ | (۲) مضمون آیت کا جزو ایمان ہونا |
| اَلثَّالِثَةُ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ۔ | (۳) حسب ونسب میں طعن وتشنیع |
| اَلرَّابِعَةُ شِدَّةُ الْوَعِيْدِ فِيْمَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ | (۴) رخسار نوچنے۔ گریبان پھاڑنے اور زمان جاہلیت کے نوحے بلند کرنے پر شدید وعید۔ |
| اَلْخَامِسَةُ عَلَامَةُ اِرَادَةِ اللّٰهِ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ | (۵) اپنے بندے کیساتھ اللہ کے نیکی کرنے کی علامت |
| اَلسَّادِسَةُ اِرَادَةُ اللّٰهِ بِهِ الشَّرَّ | (۶) بندے کے ساتھ شر کے لئے اللہ کا ارادہ |
| اَلسَّابِعَةُ عَلَامَةُ حُبِّ اللّٰهِ لِلْعَبْدِ | (۷) بندے کے ساتھ اللہ کے محبت کرنے کی علامت |
| اَلثَّامِنَةُ تَحْرِيْمُ السَّخَطِ | (۸) ناراضی کی حرمت۔ |
| اَلتَّاسِعَةُ ثَوَابُ الرِّضٰى بِالْبَلَآءِ | (۹) ابتلا پر رضا کا ثواب |

# بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّيَآءِ

## باب ریاکاری کے بیان میں

| | |
|---|---|
| وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ | اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ اے رسول! کہہ دے کہ میں تم جیسا انسان ہی ہوں مگر مجھ کو وحی بھیجی گئی ہے۔ |

وَّاحِدٌ ۔ الآیۃ ۔ (الکہف ۱۱۰) کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے ۔ تو جو اپنے پروردگار کے حضور میں حاضری کی توقع رکھتا ہے ۔ اس کو نیک عمل کرنا چاہیئے ۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیئے ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ مَعِیَ فِیْہِ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

ابو ہریرہ رضؓ سے مرفوعاً روایت ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ میں شرک کے معاملے میں تمام شرکاء سے مستغنی تر ہوں ۔ جو کسی عمل میں میرا غیر کو شریک بناتا ہے ۔ تو میں اُس کو اور اُس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں ۔ اس کے راوی مسلم رحؒ ہیں ۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَرْفُوْعًا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلَاتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ

ابو سعید رضؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں ۔ کہ حضورؐ نے فرمایا ۔ کیا میں تم کو ایسا خطرہ نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ۔ ہاں ۔ ارشاد ہؤا ۔ "شرک خفی یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی نماز بہت اچھی طرح سنوار کر محض اس لئے پڑھے کہ اُسے کوئی دوسرا آدمی دیکھ رہا ہے ۔

فِیْہِ مَسَآئِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں :-

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ اٰیَۃِ الْکَھْفِ

(۱) آیت کہف کی تفسیر

اَلثَّانِیَۃُ الْاَمْرُ الْعَظِیْمُ فِیْ رَدِّ الْعَمَلِ الصَّالِحِ اِذَا دَخَلَہٗ شَیْءٌ لِغَیْرِ اللّٰہِ

(۲) یہ بڑا معاملہ مذکور ہے ۔ کہ نیک عمل میں غیر اللہ کا دخل ہو جائے ۔ تو اس کی ماہیت ہی بدل جاتی ہے

اَلثَّالِثَۃُ ذِکْرُ السَّبَبِ الْمُوْجِبِ لِذٰلِکَ وَھُوَ کَمَالُ الْغِنٰی

(۳) اس کے سبب یعنی کمال غنی کا مذکور ہے ۔

اَلرَّابِعَۃُ اَنَّ مِنَ الْاَسْبَابِ اَنَّہٗ خَیْرُ

(۴) اس قلب ماہیت اعمال کی وجہ یہ ہے کہ اللہ

الشُّرَكَآءِ

شرکاء سے بہتر ہے۔

اَلْخَامِسَۃُ خَوْفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الرِّیَآءِ

(۵) ریا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کو اپنے صحابہؓ سے بھی خوف تھا۔

اَلسَّادِسَۃُ اَنَّہٗ فَسَّرَ ذَالِكَ اَنَّ الْمَرْءَ یُصَلِّیْ لِلّٰہِ یُزَیِّنُھَا لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ

(۶) چھٹی بات اس باب میں یہ مذکور ہے۔ کہ کسی آدمی کے دیکھنے کے سبب سے نمازی اپنی نماز کو زیادہ سنوار کر پڑھتا ہے۔

# بَابُ مِنَ الشِّرْكِ اِرَادَۃُ الْاِنْسَانِ بِعَمَلِہِ الدُّنْیَا

## باب اس بیان میں کہ دنیا کے لئے عمل شرک ہے۔

وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا الْاٰیَتَیْنِ۔ (ھود - ۱۸)

اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ جو لوگ حیات دنیاوی اور اس کی زینت ہی چاہتے ہیں۔ ہم ان کو بھی ان کے اعمال کا بدلہ پورا دیتے ہیں۔ اور اس اعطا میں کوئی کمی ان کے معاملے میں نہیں کی جاتی۔ لیکن پھر یہ وہی لوگ ہونگے۔ جن کا آخرت میں دوزخ کے سوا کوئی حصہ نہیں۔ اور ان کی ساری محنت و عمل بیکار و باطل جائینگے۔

وَفِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ۔ تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ۔ تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِیْلَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ۔ تَعِسَ وَانْتَكَسَ

صحیح حدیث میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تباہ و برباد ہو عبدالدراہم والدینار۔ تباہ ہو ریشمین اور شاندار کپڑے والا۔ کہ اگر اسے ملتا جائے تو خوش رہتا ہے اور اگر نہ ملے تو بگڑ جاتا ہے۔ تباہ ہو جائے اور اوندھا ہو جائے۔ اور اگر ایک کانٹا لگ جائے

وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ۔ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ

تو نکالنے کے آلے سے اسے نکالنے کی بھی خدا اُسے طاقت نہ دے۔ نہایت خوش قسمت وہ بندہ ہے جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑے کی باگ ڈور سنبھال رکھی۔ اور اس کا سر پریشان بالوں کے ساتھ اور قدم غبار آلود ہیں۔ اگر وہ پہرے پر لگایا جائے تو پہرے پر لگا رہتا ہے۔ اور اگر پچھلی فوج میں لگایا جائے تو اس میں لگا رہتا ہے۔ اگر وہ افسر اعلےٰ سے ملنا چاہے تو اُسے اجازت نہیں ملتی۔ اور اگر اس کی سفارش کی جائے۔ تو سفارش نہیں سنی جاتی۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى اِرَادَةُ الْاِنْسَانِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

(۱) عمل آخرت سے آدمی مدعاے دنیا ہونا۔

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ هُوْدَ

(۲) سورۂ ہود کی آیت کی تفسیر۔

اَلثَّالِثَةُ تَسْمِيَةُ الْاِنْسَانِ الْمُسْلِمِ عَبْدَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْخَمِيْصَةِ

(۳) مسلم بندے کو دینار و درم اور جامہ و زر کا بندہ بتانا۔

اَلرَّابِعَةُ تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ۔

(۴) اس کی تشریح کہ اگر ملتا رہے تو خوش رہتا ہے اور نہ ملے تو بگڑ جاتا ہے۔

اَلْخَامِسَةُ قَوْلُهٗ تَعِسَ وَانْتَكَسَ

(۵) حضورؐ کا ارشاد کہ وہ تباہ و برباد اور سرنگوں ہو جاتا ہے

اَلسَّادِسَةُ قَوْلُهٗ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ

(۶) اگر کانٹا لگ جائے تو اسے نکالنے سے عاجز رہنا۔

اَلسَّابِعَةُ الثَّنَاءُ عَلَى الْمُجَاهِدِ الْمَوْصُوْفِ بِتِلْكَ الصِّفَاتِ

(۷) صفات مذکورہ فی الحدیث کے مجاہد کی تعریف و توصیف۔

# باب

## مَنْ اَطَاعَ الْعُلَمَآءَ وَالْاُمَرَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ اَوْ تَحْلِیْلِ مَا حَرَّمَہٗ فَقَدِ اتَّخَذَھُمْ اَرْبَابًا۔

### حلّت و حرمت کے معاملے میں علماؤ اُمرا کی اندھی تقلید شرک ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُوْشِكُ اَنْ تَنَزَّلَ عَلَیْكُمْ حِجَارَۃٌ مِّنَ السَّمَآءِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ عَجِبْتُ لِقَوْمٍ عَرَفُوا الْاَسْنَادَ وَصِحَّتَہٗ یَذْھَبُوْنَ اِلٰی رَاْیِ سُفْیَانَ وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اَتَدْرِیْ مَا الْفِتْنَۃُ الْفِتْنَۃُ الشِّرْكُ لَعَلَّہٗ اِذَا رَدَّ بَعْضَ قَوْلِہٖ اَنْ یَّقَعَ فِیْ قَلْبِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الزَّیْغِ فَیَھْلِكَ۔

ابن عباس رضؓ نے ایک موقع پر فرمایا۔ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ تم پر آسمان سے پتھر برسینگے۔ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اور تم سناتے ہو کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یہ کہا ہے احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں۔ مجھ کو ان لوگوں پر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ جو اسناد حدیث کو جانتے ہوئے سفیان ثوریؒ کی رائے کی طرف جاتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے "کہ اس کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی فتنہ یا عذاب دردناک میں مبتلا ہو جائیں"۔ کیا تو جانتا ہے فتنہ کیا ہے۔ فتنہ شرک ہے۔ شاید کوئی بات دل میں گمراہی کی آ جائے۔ اور وہ اسی میں ہلاک ہو جائے۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ

عدیؓ بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت اتخذوا احبارہم الخ تلاوت فرمائی (ترجمہ۔ یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رہبانوں اور مسیحؑ ابن مریمؑ کو اپنا خدا بنا لیا۔ حالانکہ ان کو صرف

الآیۃ (التوبۃ - ۳۱) - فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ قَالَ اَلَیْسَ یُحَرِّمُوْنَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فَتُحَرِّمُوْنَهُ وَیُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَتُحِلُّوْنَهُ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهُ -

ایک خدا کی پوجا کا حکم دیا گیا تھا - اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں - اور وہ ان کے شرکوں سے پاک و مبرا ہے ۔) عدیؓ کہتے ہیں - میں نے عرض کیا - ہم ان کی پوجا نہیں کرتے - اس پر ارشاد ہؤا - کیا تم یہ نہیں کرتے - کہ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو وہ حرام کر دیتے ہیں - تو تم بھی حرام بنا لیتے ہو - اور اللہ کے محرمات کو وہ حلال کر دیتے ہیں - تو تم بھی حلال سمجھنے لگتے ہو - میں نے عرض کیا "ہاں ایسا تو ہوتا ہے"۔ فرمایا "یہی تو ان کی عبادت ہے"۔

فِیْهِ مَسَائِلُ -

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ اٰیَةِ النُّوْرِ

اَلثَّانِیَةُ تَفْسِیْرُ اٰیَةِ بَرَآءَةٍ

اَلثَّالِثَةُ التَّنْبِیْهُ عَلٰی مَعْنَی الْعِبَادَةِ الَّتِیْٓ اَنْكَرَهَا عَدِیٌّ -

اَلرَّابِعَةُ تَمْثِیْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَتَمْثِیْلُ اَحْمَدَ بِسُفْیَانَ

اَلْخَامِسَةُ تَغَیُّرُ الْاَحْوَالِ اِلٰی هٰذِهِ الْغَایَةِ صَارَ عِبَادَةُ الرُّهْبَانِ هِیَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ وَتُسَمَّی الْوَلَایَةُ وَعِبَادَةُ الْاَحْبَارِ هِیَ الْعِلْمُ وَالْفِقْهُ ثُمَّ تَغَیَّرَتِ الْاَحْوَالُ اِلٰٓی اَنْ عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّیْسَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ

اس میں مسائل ذیل ہیں :-

(۱) سورۂ نور کی آیت کی تفسیر ہے -

(۲) آیۂ توبہ کی تفسیر ہے -

(۳) جس معنیٔ عبادت سے عدیؓ کو انکار تھا - اس سے ان کو باخبر کیا گیا -

(۴) ابن عباسؓ کا مثالاً نبیؐ کے مقابل میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے اسمائے گرامی اور احمدؒ کا سفیانؒ ثوریؒ کے نام کا پیش کرنا

(۵) حالات میں اب اس درجہ تک انقلاب آگیا ہے کہ احبار و رہبان کے پجاریوں کی پوجا بہترین عملوں میں سے ہے - اور اس کا نام بزرگی و ولایت رکھا جاتا ہے - اور احبار کی عبادت علم و فقہ ہے - اور اب تو یہاں تک تغیر آگیا ہے - کہ غیر اللہ کا پجاری نیک بخت و عالم - اور اللہ کا عبادت گزار

وَعَبْدُ بِالْمَعْنَى الثَّانِي مَنْ هُوَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ | بدبخت و جاہل کہلاتا ہے۔

## بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى - اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا - الاٰيات (النسآء - ٦٣)

قرآن میں ہے۔ کیا تو ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں تم پر منزل اور تم سے پہلے اُتاری کتب پر اور پھر ارادہ کرتے ہیں کہ اپنا فیصلہ طاغوت سے لے جا کر کرائیں۔ حالانکہ اُن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن سے کفر کریں۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ اُن کو بُری طرح گمراہ کرے (سورۂ نساء)

وَقَوْلِهٖ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (البقرۃ - ١٠)

اس کے علاوہ آیات ہیں۔ اس وقت کو یاد کرو جب ان سے کہا جاتا تھا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ (منافق) جواب دیتے تھے۔ کہ ہم تو فلاح و بہبود کے لئے سعی و کوشش کرنے والے ہیں۔

وَقَوْلِهٖ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (الاعراف - ٥٢)

زمین میں بہتری کی صورت پیدا ہونے کے بعد پھر فساد و بربادی پیدا نہ کرو۔ اور اللہ کو امید و بیم کے ساتھ پکارو۔ تو اللہ کی رحمت نیک دل لوگوں کے قریب ہے۔

وَقَوْلِهٖ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ الاٰية (المآئدہ - ٥٥)

کیا اب بھی وہ عہد جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایمان و ایقان رکھنے والی قوم کے لئے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ (یعنی کوئی نہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ | عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ قَالَ النَّوَوِیُّ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَّوَیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّۃِ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحٍ -

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اس وقت تک کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوسکتا - جب تک اس کی خواہش میری لائی ہوئی تعلیم کے ماتحت و قبضے میں نہ ہو جائے - نوویؒ کہتے ہیں کہ یہ صحیح حدیث ہے - جس کو اسناد صحیحہ کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب الحجہ میں نقل کیا ہے -

وَقَالَ الشَّعْبِیُّ کَانَ بَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَرَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ خُصُوْمَۃٌ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ نَتَحَاکَمُ اِلٰی مُحَمَّدٍ عَرَفَ اَنَّہٗ لَا یَاْخُذُ الرِّشْوَۃَ وَقَالَ الْمُنَافِقُ نَتَحَاکَمُ اِلَی الْیَھُوْدِ لِعِلْمِہٖ اَنَّھُمْ یَاْخُذُوْنَ الرِّشْوَۃَ فَاتَّفَقَا اَنْ یَّاْتِیَا کَاھِنًا فِیْ جُھَیْنَۃَ فَیَتَحَاکَمَانِ اِلَیْہِ فَنَزَلَتْ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ الْاٰیَۃَ - وَقِیْلَ نَزَلَتْ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فَقَالَ اَحَدُھُمَا نَتَرَافَعُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِلٰی کَعْبِ ابْنِ الْاَشْرَفِ ثُمَّ تَرَافَعَا اِلٰی عُمَرَ فَذَکَرَ لَہٗ اَحَدُھُمَا الْقِصَّۃَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یَرْضَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

شعبیؒ کا بیان ہے کہ ایک یہودی اور ایک منافق کے مابین کچھ نزاع تھی - تو چونکہ یہودی کو معلوم تھا - کہ ذات نبوی رشوت ستانی سے بالا ہے - اس واسطے اس نے کہا کہ ہم اپنا فیصلہ محمدؐ سے کرا لیتے ہیں - لیکن اس خیال سے کہ رشوت سے کام چل جائیگا - منافق نے کہا کہ نہیں ہم یہود سے فیصلہ کرالینگے - چنانچہ باتفاق رائے دونو فریق بنی جہینہ کے ایک کاہن کے پاس گئے - تو الم تر الی الذین یزعمون الخ یعنی سورۂ نسار کی آیت جو اس باب کے شروع میں مذکور ہے - اُتری - اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت دو متخاصم آدمیوں کے متعلق اُتری تھی - جن میں ایک نے فیصلہ کے لئے معاملہ کو رسول اللہؐ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے کہا تھا - اور دوسرے نے اس غرض کے واسطے کعب بن اشرف کا نام لیا تھا - لیکن معاملہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهٗ ۔

طے ہونے کے لئے حضرت عمرؓ کے پاس گیا۔ اور ایک فریق نے واقعہ بیان کیا۔ تو رسول اللہؐ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے فریق سے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔ کہ کیا معاملہ اسی طرح ہوا تھا؟ اس پر اس نے اثبات میں جواب دیا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کا سر تلوار سے قلم کر دیا۔

فِيْهِ مَسَآئِلُ

اس باب میں حسب ذیل مسائل ہیں:-

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ النِّسَآءِ وَمَا فِيْهَا مِنَ الْاِعَانَةِ عَلٰى فَهْمِ الطَّاغُوْتِ

(۱) ایک تو اس میں سورۂ نساء کی مذکور آیت کی تفسیر ہے اور دوسرے طاغوت کی اہمیت سمجھنے میں اعانت ہے

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْبَقَرَةِ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

(۲) سورۂ بقرہ کی آیت واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض کی توضیح ہے۔

اَلثَّالِثَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْاَعْرَافِ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

(۳) سورۂ اعراف کی آیت ولاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا کی تشریح ہے۔

اَلرَّابِعَةُ تَفْسِيْرُ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ

(۴) افحکم الجاھلیۃ یبغون کے مفہوم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اَلْخَامِسَةُ مَا قَالَ الشَّعْبِىُّ فِىْ سَبَبِ النُّزُوْلِ الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى

(۵) پہلی آیت کی توضیح میں علامہ شعبیؒ کا قول منقول ہے۔

اَلسَّادِسَةُ تَفْسِيْرُ الْاِيْمَانِ الصَّادِقِ وَالْكَاذِبِ

(۶) صادق و کاذب ایمان کی وضاحت کی گئی ہے۔

اَلسَّابِعَةُ قِصَّةُ عُمَرَ مَعَ الْمُنَافِقِ

(۷) منافق کے ساتھ حضرت عمرؓ کے سلوک کا قصہ

اَلثَّامِنَةُ كَوْنُ الْاِيْمَانِ لَا يَحْصُلُ لِاَحَدٍ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا

(۸) کسی کے ایمان کا اس وقت تک درست نہ ہونا جب تک کہ اس کی خواہشیں رسول اللہ صلے

جَآءَ بِهِ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ | اللہ علیہ وسلّم کی تعلیمات کے تبع نہ ہو جائیں۔

# بَابُ مَنْ جَحَدَ شَیْئًا مِّنَ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

## اسماء یا صفات ربانی کا منکر

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ وَهُمْ یَکْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ الْاٰیَۃَ (الرّعد - ۲۹)

اس سے قبل گذرنے والی اقوام میں بھی ہم نے اس غرض سے رسول بھیجے۔ کہ جو الہام تمہاری طرف بھیجا گیا۔ اس کی تعلیم وہ ان اقوام کو دیں۔ اور یہ ترسیل رسل ایسی حالت میں ہوئی۔ کہ وہ ذات رحمانیہ کا انکار کر رہے تھے۔ اے رسول۔ تو کہہ دے کہ وہ میرا پروردگار ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور بازگشت اسی کی طرف ہوگی۔

وَفِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ قَالَ عَلِیٌّ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُوْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

صحیح بخاری میں ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا "تم لوگوں کو ایسی باتیں سناؤ جن سے ان کی معرفت ربانی بڑھے۔ ورنہ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے[1]۔

وَرَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا انْتَفَضَ لَمَّا سَمِعَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ

عبد الرزاق رحؒ نے معمر ابن طاؤس رضؓ سے۔ انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور انہوں نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے۔ کہ آخر الذکر بزرگ نے جب ایک حدیث کے سننے پر ایک شخص کو بصورت انکار

---

[1] شارحین بخاری اس کا مطلب یہ لیتے ہیں۔ کہ عوام کو قرآن و حدیث سکھاؤ۔ اور یہودی اور نصرانی قصص و روایات میں ان کو نہ پھنساؤ۔ جو مفید ہونے کی بجائے شاید ایمان کے لئے مضر ہوں۔ اور طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصِّفَاتِ
اسْتِنْكَارًا لِّذٰلِكَ فَقَالَ مَا فَرَقُ
هٰؤُلَاءِ يَجِدُوْنَ رِقَّةً عِنْدَ مُحْكَمِهٖ
وَيَهْلِكُوْنَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهٖ اِنْتَهٰى
وَلَمَّا سَمِعَتْ قُرَيْشٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الرَّحْمٰنَ
اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ
وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى عَدَمُ الْاِيْمَانِ بِجَحْدِ شَيْءٍ
مِّنَ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الرَّعْدِ -

اَلثَّالِثَةُ تَرْكُ التَّحْدِيْثِ بِمَا لَا يَفْهَمُ
السَّامِعُ

اَلرَّابِعَةُ ذِكْرُ الْعِلَّةِ اَنَّهٗ يُفْضِيْ اِلٰى
تَكْذِيْبِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلَوْ لَمْ
يَتَعَمَّدِ الْمُنْكِرُ

اَلْخَامِسَةُ كَلَامُ ابْنِ عَبَّاسٍ
لِمَنِ اسْتَنْكَرَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَ
اَنَّهٗ اَهْلَكَهٗ -

مضطرب دیکھا تو فرمایا :" یہ لوگ کس طرح فرق
کرتے ہیں - کہ محکم حدیث یا آیت آجائے - تو اُن پر
وجد و رقت قلب طاری ہو جاتی ہے - اور متشابہ
آیت یا حدیث آجائے - تو تباہ و برباد ہو جاتے
ہیں - یعنی شکوک و اشتباہات میں پڑ کر اپنے ایمان
کو ضائع کر لیتے ہیں - حالانکہ رحمان کا ذکر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کیا اور قریش نے اُس سے
انکار کیا - تو وَہُم یکفرون بالرّحمٰن کی آیت اُتری -

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں :-

(۱) اسماء یا صفات ربانیہ کے انکار سے ایمان
کا خاتمہ -

(۲) سورۂ رعد کی آیت کی تفسیر

(۳) جس بات کو کوئی نہ سمجھتا ہو - اس سے وہ بات
نہ کرنی چاہیئے -

(۴) بیموقع بات نہ کرنے کا راز - کہ اس سے اللہ
اور رسول کی تکذیب کا خوف ہوتا
ہے -

(۵) ابن عباس رض کا قول - کہ اللہ اور
رسول کی کسی بات کا منکر کافر ہو
جاتا ہے -

# بَابُ

قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ یَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا۔ الآیۃ (النحل-٨٥) قَالَ الْمُجَاھِدُ مَا مَعْنَاہُ ھُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ ھٰذَا مَالِیْ وَرِثْتُہٗ عَنْ اٰبَائِیْ

اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ وہ نعمت ربانی کو پہچانتے ہیں۔ اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔ مجاہدؒ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کہنے لگے کہ "یہ تو میرا مال ہے۔ میں نے اس کو باپ دادا سے وراثت میں پایا ہے۔

وَقَالَ عَوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُوْنَ لَوْلَا فُلَانٌ لَمْ یَکُنْ کَذَا۔

عونؒ ابن محمد کہتے ہیں۔ کہ یہ آیت ان لوگوں کے خلاف ہے جو کہنے لگتے ہیں کہ "اگر فلاں نہ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا"۔

وَقَالَ ابْنُ قُتَیْبَةَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا بِشَفَاعَةِ اٰلِھَتِنَا۔

ابن قتیبہؒ کہتے ہیں۔ کہ "کفار کہا کرتے تھے۔ کہ یہ ہمارے معبودوں کی سفارش سے ہوا ہے"۔

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بَعْدَ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الَّذِیْ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ الحدیث۔ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَھٰذَا کَثِیْرٌ فِی الْکِتٰبِ وَالسُّنَّةِ یَذُمُّ سُبْحَانَہٗ مَنْ یُضِیْفُ اِنْعَامَہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ وَیُشْرِکُ بِہٖ قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ ھُوَ کَقَوْلِھِمْ کَانَتِ الرِّیْحُ طَیِّبَةً وَّالْمَلَّاحُ حَاذِقًا وَّنَحْوُ ذٰلِکَ مِمَّا ھُوَ جَارٍ عَلٰی اَلْسِنَةٍ کَثِیْرٍ۔

ابو العباس ابن تیمیہؒ زیدؓ ابن خالدؓ کی حدیث کا ذکر کرکے جس میں مذکور ہے کہ "کبھی میرے بعض بندے مومن اور بعض کافر ہو جاتے ہیں" الخ۔ لکھتے ہیں۔ کہ کتاب اللہ اور سنت الرسول میں بکثرت آیا ہے۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے۔ جو اس کے انعامات کو دوسرے کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔ اور اس طرح شرک کرتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ یہ امر ایسا ہے۔ جیسے لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہوا اچھی اور موافق اور ملاح ماہر تھا۔ اور یہ ایسے کلمات ہیں جو عادتاً

لوگ استعمال کرتے رہتے ہیں۔

فِیْہِ مَسَائِلُ

اس باب میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰی تَفْسِیْرُ مَعْرِفَۃِ النِّعْمَۃِ وَ اِنْکَارِھَا۔

(۱) نعمت کے جاننے اور پھر انکار کرنے کی توضیح ہے۔

اَلثَّانِیَۃُ مَعْرِفَۃُ اَنَّ ھٰذَا جَارٍ عَلٰی اَلْسِنَۃٍ کَثِیْرٍ

(۲) اس امر کا ذکر کہ یہ طریق عام طور پر رائج ہے۔

اَلثَّالِثَۃُ تَسْمِیَۃُ ھٰذَا الْکَلَامِ اِنْکَارًا لِّلنِّعْمَۃِ

(۳) ایسی باتوں کو انکار نعمت سے قرار دینا۔

اَلرَّابِعَۃُ اِجْتِمَاعُ الضِّدَّیْنِ فِی الْقَلْبِ۔

(۴) دل میں ضِدَّین یعنی دو مخالف خیالات کا اجتماع۔

# بَابُ

قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرۃ - ۲۰)

اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ لوگو! تم اپنے اُس پرورد گار کی عبادت کرو۔ جو تمہارا اور تم سے پہلوں کا خالق ہے۔ ممکن ہے کہ اس طریق سے تمہارے قلوب میں اس کی ذات کا تقوےٰ پیدا ہو جائے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو عمارت کی شکل میں بنایا ہے۔ اور آسمان سے پانی برسا کر تمہارے فائدے کے واسطے پھلوں کا رزق پیدا کیا ہے۔ تو تم اب جان بوجھ کر اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِی الْاٰیَۃِ الْاَنْدَادُ ھُوَ الشِّرْکُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ

ابن عباسؓ آیت مذکور کے سلسلے میں کہتے ہیں۔ اللہ جیسے بنانا (انداد) ایسا شرک ہے جو چیونٹی کی

عَلٰى صَفَاةٍ سَوْدَاءَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَهُوَ اَنْ تَقُوْلَ وَاللّٰهِ وَحَيَاتِكَ يَا فُلَانَةُ وَحَيَاتِيْ - وَتَقُوْلَ لَوْلَا كُلَيْبَةُ هٰذَا لَاَتَانَا اللُّصُوْصُ وَلَوْلَا الْبَطُّ فِي الدَّارِ لَاَتَى اللُّصُوْصُ وَقَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَقَوْلُ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ وَفُلَانٌ وَّلَا تَجْعَلْ فِيْهَا فُلَانًا هٰذَا كُلُّهٗ شِرْكٌ بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ

کی چال سے بھی محسوس ہوتا ہے - اور یہ شرک صفات ربانیہ میں ہوتا ہے - اور تاریک رات میں تاریکی ہوتی ہے - تم کہتے ہو " تیری زندگی کی یا میری زندگی کی قسم اے فلانی " یا کہتے ہو - کہ " کتیا نہ ہوتی تو ہمارے گھر میں چور آجاتے - یا بط نہ ہوتی تو چور آجاتے " یا کسی دوست کو کہنا کہ " جو اللہ چاہے یا تو چاہے " یا کہنا کہ " اگر اللہ اور فلانا نہ ہوتا تو یوں ہو جاتا " تو فلانے کو اللہ کے ساتھ نہ ملایا کرو - یہ تمام شرک ہے -

ابن عباس رض سے اس کے راوی ابن حاتم رح ہیں -

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهٗ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ -

عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی - اس نے کفر کیا یا فرمایا کہ شرک کیا - اس کی روایت ترمذی نے کی ہے - اور اسناد کو حسن کہا ہے اور حاکم نے بھی اس کو صحیح بتایا ہے -

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَاَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَحْلِفَ بِغَيْرِهٖ صَادِقًا

ابن مسعود رض کہتے ہیں - " خدا کے نام کی جھوٹی قسم کھانی بھی غیر اللہ کے نام کی سچی قسم کھانے سے مجھ کو زیادہ محبوب و مرغوب ہے -

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے - کہ آپ نے فرمایا

لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ شَآءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ -

"تم یہ نہ کہو اللہ اور فلاں نے چاہا - بلکہ کہو کہ پہلے خدا نے چاہا پھر خدا نے چاہا" سند صحیح کے ساتھ ابو داؤد رح نے یہ حدیث روایت کی ہے -

وَجَآءَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَ وَيُجَوِّزُ اَنْ يَّقُوْلَ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ قَالَ وَ يَقُوْلُ لَوْلَا اللّٰهُ ثُمَّ فُلَانٌ وَ لَا تَقُوْلُوْا لَوْلَا اللّٰهُ وَ فُلَانٌ

ابراہیم نخعی رح سے روایت ہے کہ وہ یہ کہنے کو بُرا سمجھتے تھے کہ "میں خدا کی اور تیری پناہ لیتا ہوں" ہاں یہ جائز سمجھتے تھے کہ کہا جائے کہ "پہلے خدا کی پناہ لیتا ہوں اور پھر تیری"- اسی طرح وہ کہتے تھے - کہ "اگر خدا اور پھر تم نہ ہوتے" کہنا چاہیئے اور "اگر خدا اور تم نہ ہوتے" نہ کہنا چاہیئے -

فِيْهِ مَسَآئِلُ

اس باب میں چند مسائل ہیں :-

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْبَقَرَةِ فِى الْاَنْدَادِ

(١) آیت انداد سورۂ بقرہ کی اس میں تفسیر ہے -

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ الصَّحَابَةَ يُفَسِّرُوْنَ الْاٰيَةَ النَّازِلَةَ فِى الشِّرْكِ الْاَكْبَرِ اَنَّهَا تَعُمُّ الْاَصْغَرَ -

(٢) صحابۂ کرام رض شرک اکبر کی آیات کی تفسیر ایسی کرتے تھے - کہ شرک اصغر بھی اس میں آجاتا تھا -

اَلثَّالِثَةُ اَنَّ الْحَلْفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ شِرْكٌ

(٣) غیر اللہ کے نام کا حلف شرک ہے -

اَلرَّابِعَةُ اَنَّهٗ اِذَا حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ صَادِقًا فَهُوَ اَكْبَرُ مِنَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ

(٤) اگر کوئی سچا حلف بھی غیر اللہ کے نام کا اٹھائے تو وہ بری قسم سے بھی زیادہ بڑا ہے -

اَلْخَامِسَةُ الْفَرْقُ بَيْنَ الْوَاوِ وَ ثُمَّ فِى اللَّفْظِ -

(٥) لفظوں میں وَ (اور) اور ثُمَّ (پھر) میں فرق -

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَنْ لَّمْ یَقْنَعْ بِالْحَلْفِ بِاللّٰهِ

### باب اس شخص کے متعلق جو اللہ کے حلف پر قناعت نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآءِ کُمْ مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْیَصْدِقْ وَمَنْ حُلِفَ لَهٗ بِاللّٰهِ فَلْیَرْضَ وَمَنْ لَّمْ یَرْضَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَۃَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ -

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "تم اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ جو اللہ کے نام کا حلف اٹھائے۔ اُسے سچ کہنا چاہیئے۔ اور جس کے لئے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا جائے۔ اسے اس پر راضی ہو جانا چاہیئے۔ اور جو رضا کے ساتھ نہیں مانیگا۔ وہ اللہ سے کوئی امید نہ رکھے۔ ابن ماجہؒ نے یہ حدیث اسناد حسنہ کے ساتھ روایت کی ہے۔

فِیْهِ مَسَآئِلُ

اَلْاُوْلَی النَّهْیُ عَنِ الْحَلْفِ بِالْاٰبَآءِ

اَلثَّانِیَۃُ الْاَمْرُ لِلْمَحْلُوْفِ لَهٗ بِاللّٰهِ اَنْ یَّرْضٰی

اَلثَّالِثَۃُ وَعِیْدُ مَنْ لَّمْ یَرْضَ

اس میں چند مسائل ہیں:-

(۱) باپ دادا کی قسم کھانے کی ممانعت

(۲) جس کے سبب سے خدا کی قسم کھائی جائے اس کو بخوشی حلف تسلیم کر لینا چاہیئے۔

(۳) حلف تسلیم نہ کرنے والے کے واسطے وعید۔

## بَابُ قَوْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

### باب اس کے متعلق جو کہے کہ اللہ اور تُو جو چاہے

عَنْ قُتَیْلَۃَ اَنَّ یَهُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَ

قتیلہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم لوگ "جو اللہ چاہے اور تو چاہے" یا "کعبہ کی قسم"

وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَاَنْ يَّقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ اَجَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا ـ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

کہ کر شرک کرتے ہو - پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی - کہ تم حلف اٹھانا چاہو تو رب کعبہ کی قسم کھو - یا کہو جو اللہ چاہے - پھر تو چاہے - اس حدیث کو روایت کرکے نسائی نے اسے حسن حدیث کہا ہے -

اور یہی محدث ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں - کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں - تو آپ نے فرمایا - کیا تو مجھ کو اللہ کا شریک بناتا ہے - ماشاء اللہ وہ تو لاشریک اور ایک ہی ہے -

وَلِابْنِ مَاجَةَ عَنِ الطُّفَيْلِ اَخِيْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا قَالَ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قُلْتُ اِنَّكُمْ لَاَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ قَالُوْا وَاَنْتُمْ لَاَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِّنَ النَّصَارٰى فَقُلْتُ اِنَّكُمْ لَاَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ قَالُوْا وَاِنَّكُمْ لَاَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ

طفیل رض حضرت عائشہ صدیقہ رض کے اخیافی (مادری) بھائی سے ابن ماجہ نے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ خواب میں کم و بیش سات آٹھ یہود سے ملاقات ہوئی - تو میں نے کہا تم اچھی قوم ہو اگر عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا نہ کہتے - تو انہوں نے جواب دیا - تم اچھے لوگ ہو - اگر یہ نہ کہتے کہ "اگر اللہ اور محمدؐ چاہے - پھر طفیل رض بیان کرتے ہیں کہ خواب ہی میں مَیں نے چند نصارٰے کو دیکھا اور کہا "تم اچھی قوم ہو اگر مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا نہ کہتے" - اس پر انہوں نے جواب دیا - "تم اچھے لوگ ہو - اگر یہ نہ کہو کر "جو اللہ اور محمدؐ چاہے" طفیل رض کہتے ہیں - ان

وَشَآءَ مُحَمَّدٌ فَلَمَّآ اَصْبَحْتُ اَخْبَرْتُ
بِهَا مَنْ اَخْبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ
هَلْ اَخْبَرْتَ بِهَآ اَحَدًا قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ طُفَيْلًا رَاٰى رُؤْيَا
اَخْبَرَ بِهَا مَنْ اَخْبَرَ مِنْكُمْ وَاِنَّكُمْ
قُلْتُمْ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِيْ كَذَا وَ كَذَا
اِنْ اَنْهَاكُمْ عَنْهَا فَلَا تَقُوْلُوْا مَا
شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَّلٰكِنْ
قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

فِيْهِ مَسَآئِلُ -
الْاُوْلٰى مَعْرِفَةُ الْيَهُوْدِ بِالشِّرْكِ الْاَصْغَرِ
الثَّانِيَةُ فَهْمُ الْاِنْسَانِ اِذَا كَانَ لَهٗ هَوًى
الثَّالِثَةُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَجَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا فَكَيْفَ بِمَنْ قَالَ
مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ سِوَاكَ وَالْبَيْتَيْنِ
بَعْدَهٗ -

باتوں کے صبح ہوئی - تو کچھ لوگوں سے ذکر کرکے
میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا - اور تمام ماجرا
بیان کیا - تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کسی سے
تم نے اپنا یہ خواب بھی کہا ہے - میں نے عرض کیا
"ہاں" پھر حضورؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر
کے فرمایا - طفیل نے ایک خواب دیکھا جس کا
ذکر تم میں سے بعض سے انھوں نے کیا ہے - اور
تم نے ایسے کلمات کہے ہیں - کہ میں ان سے تم کو
منع کرنے والا تھا - لیکن کسی وجہ سے خاموش
رہا - تم آئندہ یہ نہ کہو کہ اللہ اور محمدؐ چاہیں - بلکہ
کہو کہ "جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے"۔

اس باب میں کئی مسائل ہیں :-

(۱) یہود شرک خفی اور شرک اصغر کو جانتے تھے -
(۲) اپنی خواہش کے وقت انسان کو سمجھنا چاہئے -
(۳) حضورؐ کا ارشاد کہ "کیا تو نے مجھ کو اللہ کا
شریک بنا دیا ہے" - تو اس کا[۱] حال کیا ہوگا جس
نے کہا ہے کہ حضورؐ کے علاوہ کوئی جائے
پناہ نہیں - اور اس کے بعد کے دو شعر بھی ایسے ہی ہیں -

---

۱؎ مصنف کی مراد قصیدہ بردہ کا مصنف بوصیری ہے - جو قصیدہ مذکور میں کہتا ہے - يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا
لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ - سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ - یعنی اے مخلوق میں سے معزز ترین ہستی! عام
مصائب کے نزول کے وقت تیرے علاوہ میرے واسطہ کوئی اور ہستی نہیں جس کی میں پناہ لوں -

الرَّابِعَةُ اَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنَ الشِّرْكِ الْاَكْبَرِ لِقَوْلِهٖ يَمْنَعُنِيْ كَذَا وَكَذَا۔

(۴) اس طرح کے کلمات شرک اکبر نہیں۔کیونکہ رسول اللہ ؐ نے ان کو صرف "ممنوع" کہا ہے

الْخَامِسَةُ اَنَّ رُؤْيَا الصَّالِحَةِ مِنْ اَقْسَامِ الْوَحْيِ۔

(۵) یہ بھی معلوم ہؤا۔کہ نیک خواب وحی کی قسم سے ہے۔

السَّادِسَةُ اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ سَبَبًا لِشُرُوْعِ بَعْضِ الْاَحْكَامِ

(۶) ایسے خواب بعض احکام شرعیہ کے سبب بن جاتے ہیں۔

# بَابُ مَنْ سَبَّ الدَّهْرَ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ

## باب اس بارے میں کہ زمانے کو گالیاں دینے والا اللہ کو اذیت دیتا ہے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ الْاٰيَةَ (الجاثیۃ-۲۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"کفار کہتے ہیں۔ہماری صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ہم زندگی بسر کرتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔صرف زمانہ ہم کو برباد کر دیتا ہے۔ ان کو حقیقت کا علم نہیں۔اور یہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے۔"

فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

ابوہریرہؓ سے صحیح حدیث میں ہے۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھ کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں خود ہوں کیونکہ میں ہی تو دن رات کی ادل بدل کرتا رہتا ہوں"۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔کہ "زمانے کو گالی مت دو کیونکہ خود اللہ زمانہ ہے"

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل ہیں:۔

الْاُوْلٰى النَّهْيُ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

(۱) زمانے کو گالی دینے کی ممانعت ہے۔

اَلثَّانِيَةُ تَسْمِيَتُهٗ اَذَى اللّٰهِ

(۲) اس کو اللہ تعالےٰ کو اذیت دینے سے تعبیر کیا۔

اَلثَّالِثَةُ التَّأَمُّلُ فِيْ قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

(۳) اِن اللہ ہو الدہر کے قول رسولؐ پر غور و خوض کی ضرورت ہے۔

اَلرَّابِعَةُ اَنَّهٗ قَدْ يَكُوْنُ سَابًّا وَلَوْ لَمْ يَقْصِدْ بِقَلْبِهٖ۔

(۴) انسان کبھی نادانستہ بغیر دل کے چاہے بھی غلطی کر بیٹھتا ہے۔

## بَابُ التَّسَمِّيْ بِقَاضِي الْقُضَاتِ وَنَحْوِهٖ

### باب قاضی القضات وغیرہ بڑے بڑے القاب ہیں

فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلَ شَاهَانْ شَاه - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ قَوْلُهٗ اَخْنَعَ يَعْنِيْ اَوْضَعُ۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اللہ کے نزدیک ذلیل ترین بندہ وہ ہے جو اپنے آپ ملوکات کا مالک کہے۔ حالانکہ اللہ کے علاوہ کوئی مالک نہیں۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں۔ اسی قسم کے الفاظ میں سے شاہنشاہ ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ " قیامت کے روز سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک مبغوض و بدتر آدمی مالک الاملاک کہلانے والا ہو گا۔ اخنع کے معنی ہیں ذلیل ترین۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلَى النَّهْيُ عَنِ التَّسَمِّيْ بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

(۱) اپنے آپ کو ملک الاملاک یا ملوکات کا مالک نہ کہنا چاہئے۔

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ مَا فِيْ مَعْنَاهُ مِثْلُهٗ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

(۲)۔ اس کے ہم مفہوم الفاظ جیسے سفیان ثوریؒ نے بیان کیا ہے۔ بندہ کو اپنے لئے نہ استعمال کرنے چاہئیں۔

اَلثَّالِثَۃُ اَلتَّفَطُّنُ لِلتَّغْلِیْظِ فِیْ ھٰذَا وَنَحْوِہٖ مَعَ الْقَطْعِ بِاَنَّ الْقَلْبَ لَمْ یَقْصِدْ مَعْنَاہُ۔

(۳) اس امر میں تشدد کی فہم و فراست پیدا کرنی چاہیئے۔

اَلرَّابِعَۃُ اَلتَّفَطُّنُ اَنَّ ھٰذَا لِاَجْلِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ

(۴) یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ کے لئے ہے۔

## بَابُ احْتِرَامِ اَسْمَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَغْیِیْرِ الْاِسْمِ لِاَجْلِ ذَالِکَ

### باب اسمائے ربانی کا احترام اور اسکے لئے نام کی تبدیلی

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّہٗ کَانَ یُکْنٰی اَبَا الْحَکَمِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَقَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَھُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ شُرَیْحٌ وَّمُسْلِمٌ وَّعَبْدُ اللّٰہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُھُمْ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ۔

ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلے ابوالحکم کنیت کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ حکم ہے اور حکم کا مالک ہے۔ اس پر ابوشریحؓ نے بیان کیا۔ کہ جب میری قوم میں کسی معاملہ کے متعلق اختلاف ہوتا ہے۔ تو فیصلہ کے لئے وہ میرے پاس لاتے ہیں اور میرے حکم پر فریقین راضی ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ابوالحکم کنیت پڑگئی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ بہتر نہیں۔ تمہارے کوئی بیٹا ہے۔ ابوشریحؓ نے جواب دیا شریح۔ مسلم اور عبداللہ ہیں۔ ارشاد ہوا۔ بڑا کون ہے۔ میں نے عرض کیا۔ شریح۔ جواب ملا۔ تم آئندہ ابوشریح ہو۔ اس کی روایت ابوداؤد وغیرہ نے کی ہے۔

فِیْہِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلیٰ اِحْتِرَامُ اَسْمَآءِ اللّٰہِ وَ صِفَاتِہٖ وَلَوْ لَمْ یَقْصِدْ مَعْنَاہُ

(۱) اسماء وصفاتِ ربانیہ کا احترام اگرچہ انکی برابری کا خیال نہ بھی ہو۔ پھر بھی کرنا چاہیئے۔

اَلثَّانِیَۃُ تَغْیِیْرُ الْاِسْمِ لِاَجْلِ ذَالِکَ

(۲) اس کے سبب سے تبدیلئے نام

اَلثَّالِثَۃُ اخْتِیَارُ اَکْبَرِ الْاَبْنَآءِ لِلْکُنْیَۃِ

(۳) بڑے بیٹے کو کنیت کے لئے خاص کرنا۔

## بَابُ مَنْ ھَزَلَ بِشَیْءٍ فِیْہِ ذِکْرُ اللّٰہِ اَوِ الْقُرْاٰنِ اَوِ الرَّسُوْلِ

### باب۔ اللہ کے ذکر۔ قرآن یا رسول کا مضحکہ اڑانے والے کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ الْاٰیَۃَ (التوبۃ - ۶۶)

ارشاد ربانی ہے۔ اگر تم ان کی خرافات اور مضحکوں کے متعلق دریافت کروگے تو وہ جواب دینگے۔ ہم تو یونہی ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔ تو اے رسول کہ دے کہ کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی مذاق کر رہے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ وَزَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ وَقَتَادَۃَ دَخَلَ حَدِیْثُ بَعْضِھِمْ فِیْ بَعْضٍ اَنَّہٗ قَالَ رَجُلٌ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ مَارَاَیْنَا مِثْلَ قُرَّآئِنَا ھٰٓؤُلَآءِ اَرْغَبَ بُطُوْنًا وَّلَا اَکْذَبَ اَلْسِنًا وَّلَا اَجْبَنَ عِنْدَ اللِّقَآءِ یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہُ الْقُرَّآءَ فَقَالَ لَہٗ عَوْفُ ابْنُ مَالِکٍ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ مُنَافِقٌ

ابن عمرؓ۔ محمد ابن کعبؒ۔ زید ابن اسلمؒ اور قتادہؒ کا بیان ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے۔ کہ جنگ تبوک میں منافق باہم باتیں کرنے لگے۔ کہ "ہم نے اپنے قاریوں جیسے آدمی نہیں دیکھے۔ سب سے پیٹ کے بڑے۔ زبان کے سب سے زیادہ جھوٹے۔ اور جنگ کے وقت بدترین بزدل"۔ اس قاریوں کے لفظ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم اور اُن کے رفقا قراءت مراد تھے۔ اس پر عوف ابن مالک نے کہا کہ تو جھوٹا اور منافق ہے

لَأُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَوْفٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ فَوَجَدَ
الْقُرْاٰنَ قَدْ سَبَقَهُ فَجَآءَ ذَالِكَ
الرَّجُلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ ارْتَحَلَ وَرَكِبَ
نَاقَتَهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا
نَخُوْضُ وَنَتَحَدَّثُ حَدِيْثَ الرَّكْبِ
نَقْطَعُ بِهٖ عَنَّا الطَّرِيْقَ - قَالَ ابْنُ عُمَرَ
كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَعَلِّقًا بِنِسْعَةِ نَاقَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنَّ الْحِجَارَةَ تَنْكُبُ رِجْلَيْهِ وَهُوَ
يَقُوْلُ اِنَّا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ -
فَيَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ
رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ - مَا
يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَمَا يَزِيْدُهٗ عَلَيْهِ

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى وَهِيَ الْعَظِيْمَةُ اَنَّ مَنْ هَزَلَ
بِهٰذَا فَهُوَ كَافِرٌ

اَلثَّانِيَةُ اَنَّ هٰذَا تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ فِيْمَنْ

میں لازمی طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
واقعہ کی اطلاع دونگا۔ چنانچہ عوفؓ رسول اللہ
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
تو اس سے پہلے قرآن حضورؐ کو اس واقعہ کی اطلاع
دے چکا تھا۔ وہ کہنے والا منافق بھی اپنی اونٹنی
پر سوار پہنچا اور کہنے لگا کہ ہم تو راستہ کاٹنے کے لئے
آپس میں ہنسی مذاق اور سواروں کی باتیں کر رہے
تھے۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میرے دماغ میں
اب تک وہ منظر ہے کہ کس طرح یہ منافق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے کجاوہ کے باندھنے والے
تسمہ سے چمٹا ہوا حضورؐ سے باتیں کر رہا تھا۔ پتھر
اس کے پیروں کو اڑ اڑ کر لگ رہے تھے۔ اور وہ کہے جاتا
تھا۔ کہ ہم تو صرف ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف
توجہ فرمائے بغیر جواب دیا۔ "کیا۔ اللہ۔ اس کی
آیات اور رسول کا مذاق اڑا رہے تھے۔ اور اس
سے آگے حضورؐ نے خموشی اختیار کر لی۔

اس باب میں مسائل ذیل ہیں:۔

(۱) جو اللہ۔ اس کی آیات اور رسول سے مذاق
کرے وہ کافر ہے۔

(۲) اس واقعہ میں آیت مذکورہ کی تفسیر ہے اور اس کا

فَعَلَ ذَالِكَ كَانَ مَنْ كَانَ -

مذکور ہے جس نے یہ غلطی کی تھی -

اَلثَّالِثَۃُ اَلْفَرْقُ بَیْنَ النَّمِیْمَۃِ وَبَیْنَ النَّصِیْحَۃِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ -

(۳) چغلخوری اور اللہ اور رسول کی خیرخواہی میں فرق

اَلرَّابِعَۃُ اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْعَفْوِ الَّذِیْ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَبَیْنَ الْغِلْظَۃِ عَلٰٓی اَعْدَآءِ اللّٰہِ

(۴) عفو و درگزر جو اللہ کے نزدیک محبوب و مرغوب ہے اور اعداء اللہ کے ساتھ تشدید میں فرق -

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّ مِنَ الْاِعْتِذَارِ مَالَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْبَلَ

(۵) بعض عذر قابل قبول نہیں ہوتے -

# بَابُ

قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَئِنْ اَذَقْنَاہُ رَحْمَۃً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ ھٰذَا لِیْ الاٰیۃ (حٰمٓ السجدۃ - ۵۰)

اگر تکلیف کے بعد ہم انسان کو آرام دے دیں - تو وہ یقیناً کہیگا کہ یہ چیز میری ہے - وہ چیز میری ہے - اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ قیامت آنے والی ہے - اور اگر میں بارگاہ ربانی میں گیا بھی تو وہاں بھی میرے ساتھ اچھا سلوک ہوگا - تو یقیناً ہم ان کے اعمال کی حقیقت کفار پر آشکارا کریں گے - اور ان کو سخت عذاب کا مزا چکھائینگے -

قَالَ مُجَاھِدٌ ھٰذَا بِعَمَلِیْ وَاَنَا مَحْقُوْقٌ بِہٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُّرِیْدُ مِنْ عِنْدِیْ وَقَوْلِہٖ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ قَالَ قَتَادَۃُ عَلٰی عِلْمٍ مِّنِّیْ بِوُجُوْہِ الْمَکَاسِبِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنَ اللّٰہِ اَنِّیْ لَہٗ اَھْلٌ وَھٰذَا

مجاہدؒ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں - کہ ہٰذا لی کا مطلب یہ ہے کہ یہ میرے عمل کے صلہ میں ہے من عندی یعنی میری کمائی ہے - اور انما اوتیتہ علی علم عندی قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں کمانے کے طریقے جانتا ہوں اس لئے مجھے اتنا مال دیا گیا ہے - دوسروں نے بیان کیا ہے - کہ اللہ کے علم کی بنا پر وہ اسکا اہل ہے

مَعْنٰی قَوْلِ مُجَاهِدٍ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى شَرَفٍ

اور یہی مطلب مجاہدؒ کے قول کا ہے کہ میں اپنی پہنچ کی بنا پر یہ دیا گیا ہوں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصُ وَاَقْرَعُ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّیَ الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ بِهٖ۔ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوِ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحَاقُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَآءَ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا۔ قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّیَ الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ بِهٖ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ اَوِ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک کوڑھی۔ دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ کو ان تینوں کی آزمائش مطلوب ہوئی۔ تو ایک فرشتہ کو ان کے پاس بھیجا۔ اس نے آکر کوڑھی سے دریافت کیا۔ کہ تم کو کیا محبوب ہے۔ اس نے جواب دیا۔ اچھا رنگ۔ خوبصورت چمڑا۔ اور اس بیماری کا ازالہ جس نے مجھ کو خوار و ذلیل بنا رکھا ہے۔ اور جس کی وجہ سے لوگ مجھ کو گندا سمجھتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گندگی جاتی رہی۔ اور عمدہ رنگ اور چمڑا دیا گیا۔ پھر فرشتے نے پوچھا کہ تم مال کس قسم کا چاہتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اونٹ یا گائے بیل۔ یہ اونٹ یا گائے بیل میں راوی حدیث اسحاقؒ کو شبہ ہے۔ اس پر اسے ایک حاملہ اونٹنی دی گئی۔ اور فرشتے نے کہا۔ اللہ اس میں تجھ کو برکت دے۔ پھر یہی فرشتہ گنجے کے پاس آیا۔ اور دریافت کیا کہ تم کس بات کے خواہاں ہو؟ گنجے نے جواب دیا۔ اچھے بال اور اس گنج کا جانا۔ تو فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تو وہ مرض جس کے

الْإِبِلُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلَةً قَالَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا - فَأَتَى الْأَعْمٰى
فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ
بِهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ
بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ
قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا
فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ
لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ
مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ
قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ
فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ
إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي
فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ
كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَالَ فَقَالَ إِنَّمَا

سبب سے لوگ اس کو ذلیل و خوار سمجھتے تھے -
چلا گیا - اس کے بعد پوچھا - کونسا مال تم کو پسند ہے؟
اس نے جواب دیا گائے یا اونٹ - فرشتے نے اس
کو حاملہ گائے دی اور کہا - اس میں اللہ تم کو برکت
دے - اس کے بعد وہی فرشتہ اندھے کے پاس آیا
اور دریافت کیا - تم کو کیا چیز محبوب ہے؟ اس نے
جواب دیا - اللہ مجھ کو میری آنکھیں دیدے جن سے
میں لوگوں کو دیکھ سکوں - چنانچہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا
تو اللہ تعالےٰ نے آنکھیں تندرست کر دیں - پھر اللہ
کے مبعوث فرشتے نے دریافت کیا کہ تم کس قسم کا مال
چاہتے ہو؟ اس پر اس نے جواب دیا بھیڑ بکری - اس
پر فرشتے نے اُسے جننے والی بکری دی - ان تینوں
نے بچے دئے - اور اتنی برکت ہوئی کہ تھوڑے ہی دنوں
میں اونٹ - گائے اور بھیڑ بکریوں سے تینوں کے
جنگل کے جنگل بھر گئے - پھر وہی فرشتہ اپنی صورت میں
اس کوڑھی کے پاس پہنچا کہ میں مسکین آدمی ہوں -
میرے پلے کچھ نہیں - اپنی منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا -
اور صرف اللہ کا یا آپ کا ذریعہ ہے اس لئے میں
اس ذات کا واسطہ دے کر جنے آپ کو اچھا رنگ -
خوبصورت چمڑا اور اونٹوں کا مال دیا ہے - آپ سے
سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ مجھے اس سفر میں امداد دینگے -

وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ - قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ مَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ اللّٰهُ عَلٰى صَاحِبَيْكَ - أَخْرَجَاهُ -

کوڑھی بولا حقوق بہت ہیں - فرشتے نے کہا میرا خیال ہے کہ میں آپ کو پہچانتا ہوں کیا آپ کوڑھی نہیں تھے - جس کو لوگ ذلیل و خوار سمجھتے تھے - اور مفلس تھے - لیکن اللہ تعالےٰ نے آپ کو مال دیا - اس نے جواب دیا - یہ مال تو نسلاً بعد نسل وراثت میں چلا آتا ہے - فرشتے نے کہا - اچھا اگر تو جھوٹا ہے - تو اللہ تعالےٰ حسب سابق تجھ کو کردے - پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا - اور اس سے بھی وہی کوڑھی کے سوال و جواب ہوئے - اور فرشتہ یہ کہہ کر چل دیا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تم کو پہلی حالت میں کردے - اس کے بعد اندھے کے پاس وہ فرشتہ پہنچا - اور کہا کہ اس سفر میں میرے پاس ذرائع آمدورفت نہیں ہیں - میں مسکین و مسافر ہوں - اور اب پہنچانے کے واسطے یا تو اللہ کا ذریعہ ہے یا آپ کا - لہٰذا اس اللہ کا واسطہ دے کر جس نے آپ کی آنکھیں درست کردیں - آپ سے درخواست کرتا ہوں - کہ اس سفر میں آپ میری امداد کریں - تو آپ ایسا کرینگے؟ اس پر اندھے نے جواب دیا - میں اندھا تھا - اللہ نے مجھے آنکھیں دیں - تو جو کچھ تم کو اللہ کے نام پر لینا چاہو - لے لو - میں تم کو منع نہ کرونگا - فرشتے نے جواب دیا - تم اپنا مال سنبھالے رکھو - تم تینوں کی آج آزمائش ہوئی تھی - تو اللہ تجھ سے تو راضی ہوگیا اور تیرے دونو دوستوں سے

ناراض ہو گیا - اس حدیث کے راوی امام بخاریؒ اور مسلمؒ ہیں -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں :-

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ الْاٰيَةِ

(۱) آیت مذکورہ باب کی تفسیر

اَلثَّانِيَةُ مَامَعْنٰى لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ

(۲) لیقولن ہٰذا لی کی توضیح ہو گئی ہے -

اَلثَّالِثَةُ مَامَعْنٰى قَوْلِهٖ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ -

(۳) انما اوتیتہ علیٰ علم عندی کا مطلب واضح ہو گیا -

اَلرَّابِعَةُ مَافِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ الْعَجِيْبَةِ مِنَ الْعِبَرِ الْعَظِيْمَةِ

(۴) قصۂ مذکور میں بڑی عجیب و غریب عبرت ہے -

# باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا الْاٰيَةَ (الاعراف - ۱۹۰)

قرآن میں ہے - جب آدمؑ اور حواؑ کو اللہ تعالےٰ نے نیک بچہ دیا - تو ان دونو نے اللہ کے شریک اس چیز میں بنا دئے جو اللہ نے ان کو دی تھی - تو ان کے شریکوں سے وہ معبود حقیقی بہت ہی بلند و ارفع ہے -

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ اِتَّفَقُوْا عَلٰى تَحْرِيْمِ كُلِّ اِسْمٍ مُّعَبَّدٍ لِغَيْرِ اللّٰهِ كَعَبْدِ عَمْرٍو وَعَبْدِ الْكَعْبَةِ وَمَا اَشْبَهَ ذَالِكَ حَاشَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

ابن حزمؒ کہتے ہیں - کہ علما اس امر میں بالکل متفق ہیں - کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام کسی ایسے لفظ سے رکھنا حرام ہے جس کے معنے میں عبودیت کا مفہوم پایا جاتا ہو - جیسے عبدعمر یا عبدالکعبہ وغیرہ چہ جائیکہ عبدالمطلب[1] -

[1] - کہتے ہیں کہ عبدالمطلب مدینہ میں پرورش پاتے رہے اور جوان ہوئے - پھر ان کے چچا مطلب گئے اور ساتھ لائے - سورج کی حرارت سے رنگ بدل گیا - اور نووارد و غیر معلوم آنے والے (بقیہ بر صفحہ ۱۴۴)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْآيَةِ قَالَ لَمَّا تَغَشَّاهَا آدَمُ حَمَلَتْ فَأَتَاهُمَا إِبْلِيسُ فَقَالَ إِنِّي صَاحِبُكُمَا الَّذِي أَخْرَجْتُكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ لَتُطِيعُنِي أَوْ لَأَجْعَلَنَّ لَهُ قَرْنَي أَيِّلٍ فَيَخْرُجُ مِنْ بَطْنِكِ فَيَشُقُّهُ وَلَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ يُخَوِّفُهُمَا سَمِّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَاهُمَا فَذَكَرَ لَهُمَا فَأَدْرَكَهُمَا حُبُّ الْوَلَدِ فَسَمَّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَذَالِكَ قَوْلُهُ جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ

اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ کہ آدمؑ نے حواؑ سے مقاربت کی اور حمل ٹھیر گیا۔ تو ابلیس لعین بھی پہنچ گیا۔ اور کہنے لگا "میں تمہارا وہی دوست ہوں جس نے تم کو جنت سے نکالا ہے۔ لہٰذا اب تم میری اطاعت کرو ورنہ میں بچے کے سر پر بارہ سنگے جیسے سینگ پیدا کردونگا۔ اور وہ حوا کا پیٹ پھاڑ کر نکلیگا۔ اور میں اس اس طرح کرونگا۔ ورنہ تم دونو اس بچے کا نام عبد الحارث رکھنے کا وعدہ کرو۔ اس پر آدمؑ اور حواؑ نے اطاعت شیطان سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مردہ بچہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد پھر حمل ہوا۔ اور شیطان صاحب مکرر نمودار ہوئے۔ اور اسی طرح بات چیت ہوئی۔ اور پھر آدم اور حوا علیہما السلام نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور انجام پھر وہی ہوا کہ مردہ بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں پھر حمل ہوا۔ اور وہ حضرت بدستور بہکانے کے آئے۔ تو اب اولاد کی محبت کا جذبہ غالب آ گیا۔ اور والدین نے ابلیس کے مشورے کے موافق بچے کا نام عبد الحارث رکھ دیا۔ اللہ تعالےٰ کے فرمان "جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما" کا یہی مطلب ہے۔ ابن ابی حاتم رحؒ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَلَهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

اور سند صحیح کے ساتھ وہی قتادہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۳) نوجوان کو اپنے چچا مطلب کا غلام سمجھا۔ اور اسی نام سے مکی ان کو پکارنے لگے۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نام میں چچا کی غلامی اور عبودیت کا قلادہ ان کی گردن میں پڑ گیا۔

شُرَكَاءَ فِي طَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي عِبَادَتِهِ وَلَهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا قَالَ أَشْفَقَا أَنْ لَا يَكُونَ إِنْسَانًا وَذَكَرَ مَعْنَاهُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدٍ وَغَيْرِهِمَا -

کہ یہ شرک فی الطاعۃ تھا نہ کہ فی العبادت - اور یہی راوی سند صحیح کے ساتھ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ "اے اللہ اگر تو ہم کو نیک بخت دے" کا مطلب یہ ہے ــــ الدین کو خوف تھا کہ کہیں پیدا ہونے والا انسان کے علاوہ اور نہ کچھ پیدا ہو جائے - اس کے علاوہ ابن ابی حاتم نے آیت مذکور کی تفسیر خواجہ حسن بصریؒ اور سعیدؒ وغیرہ کے اقوال بھی نقل کئے ہیں -

فِيهِ مَسَائِلُ

اَلْأُولَى تَحْرِيمُ كُلِّ اسْمٍ مُعَبَّدٍ لِغَيْرِ اللهِ

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيرُ الْآيَةِ

اَلثَّالِثَةُ أَنَّ هٰذَا الشِّرْكَ فِي مُجَرَّدِ تَسْمِيَةٍ لَمْ تُقْصَدْ حَقِيقَتُهَا

اَلرَّابِعَةُ أَنَّ هِبَةَ اللهِ لِلرَّجُلِ الْبِنْتَ السَّوِيَّةَ مِنَ النِّعَمِ

اَلْخَامِسَةُ ذِكْرُ السَّلَفِ الْفَرْقَ بَيْنَ الشِّرْكِ فِي الطَّاعَةِ وَالشِّرْكِ فِي الْعِبَادَةِ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:-

(۱) جس میں معبودیت کا مفہوم پایا جاتا ہو - وہ لفظ غیر اللہ کے لئے بطور رسم استعمال کرنا حرام ہے -

(۲) آیت مذکورہ فی الباب کی تفسیر ہے

(۳) نام رکھنے میں حقیقت مراد نہ تھی - بلکہ محض نام -

(۴) اللہ کسی آدمی کو ٹھیک ٹھکانے کی لڑکی دے تو وہ بھی نعمت ہے -

(۵) شرک فی الطاعت اور شرک فی العبادت میں بزرگوں نے فرق کیا ہے -

# بَابٌ

قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ

اللہ کا قول ہے "اللہ کے اچھے نام ہیں تو تم انہیں ناموں سے اس کو پکارو - اور ان ہستیوں کو

فِی اَسْمَآئِہٖ الاٰیۃ (الاعراف - ۱۷۹) | چھوڑ دو جن کے نام اللہ کے نام بگاڑ کر رکھے جاتے ہیں۔ اور خود ایسا کرنے والوں کو اپنے عمل کا بدلہ دیا جائیگا۔

ذَکَرَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِہٖ یُشْرِکُوْنَ وَ عَنْہُ سَمُّوا اللَّاتَ مِنَ الْاِلٰہِ وَ الْعُزّٰی مِنَ الْعَزِیْزِ وَ عَنِ الْاَعْمَشِ یُدْخِلُوْنَ فِیْہَا مَا لَیْسَ مِنْہَا

ابن ابی حاتم ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اللہ کے نام بگاڑ کر شرک کرتے ہیں۔ انہی سلسلوں میں سے ہے کہ الٰہ سے لات کا لفظ بگاڑا گیا ہے اور عزّٰی عزیز سے۔ اور اعمش کہتے ہیں۔ کہ لوگ اللہ کے اسمار میں ایسے امور داخل کر لیتے ہیں جو حقیقۃً ان میں نہیں ہوتے۔

فِیْہِ مَسَائِلُ | اس میں مسائل ذیل ہیں:-

اَلْاُوْلٰی اِثْبَاتُ الْاَسْمَآءِ | (۱) ناموں کا اثبات ہے۔

اَلثَّانِیَۃُ کَوْنُہَا حُسْنٰی | (۲) وہ نام اچھے ہیں۔

اَلثَّالِثَۃُ الْاَمْرُ بِدُعَاءِہٖ بِہَا | (۳) اللہ کو اس کے ہی ناموں سے پکارنا چاہیئے۔

اَلرَّابِعَۃُ تَرْکُ مَنْ عَارَضَ مِنَ الْجَاہِلِیْنَ الْمُلْحِدِیْنَ | (۴) اگر ملحد اس کی مخالفت کریں تو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

اَلْخَامِسَۃُ تَفْسِیْرُ الْاِلْحَادِ فِیْہَا | (۵) نام بگاڑنے کے مفہوم کی توضیح۔

اَلسَّادِسَۃُ وَعِیْدُ مَنْ اَلْحَدَ | (۶) اس طرح نام بگاڑنے والے کے لئے وعید۔

# بَابُ لَا یُقَالُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ

## السلام علی اللہ نہ کہنا چاہیئے

فِی الصَّحِیْحِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ | ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں مروی ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ

کہ ہم نے کہا۔ اس کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ اور فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ پر سلام نہ بھیجا کرو۔ کیونکہ اللہ کا نام ہی سلام ہے۔

فِيهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:-

اَلْأُولٰى تَفْسِيرُ السَّلَامِ

(۱) لفظ سلام کی توضیح ہے۔

اَلثَّانِيَةُ أَنَّهٗ تَحِيَّةٌ

(۲) سلام کے لفظ میں تحیۃ اور تعریف و توصیف ہے

اَلثَّالِثَةُ أَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِلّٰهِ

(۳) یہ لفظ اللہ کے واسطے استعمال کرنا موزوں نہیں

اَلرَّابِعَةُ الْعِلَّةُ فِي ذَالِكَ

(۴) اس عدم اجازت استعمال کا سبب

اَلْخَامِسَةُ تَعْلِيمُهُمُ التَّحِيَّةَ الَّتِي تَصْلُحُ لِلّٰهِ

(۵) اس حمد کی تعلیم جو اللہ کے شایان شان ہے

## بَابُ قَوْلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ

یہ کہنا کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے

فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

ابوہریرہ رضؓ سے صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھ کو بخش دے"۔ یا "اے اللہ اگر تو پسند کرے تو مجھ پر رحم کر"۔ اللہ سے سوال پورے عزم کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اور چاہے اور پسند کرے وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ باوجود عدم امید کے سائل اللہ کو کسی فعل کے کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ حالانکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

وَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ

صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ سے آدمی بہت مانگے کیونکہ کتنا ہی دے۔ اس کے لئے بڑے سے بڑا عطیہ بڑا نہیں

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى اَلنَّهْيُ عَلَى الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الدُّعَاءِ

(۱) دعا میں شرائط واستثنا کی ممانعت

اَلثَّانِيَةُ بَيَانُ الْعِلَّةِ فِيْ ذٰلِكَ

(۲) اس کے سبب کا بیان

اَلثَّالِثَةُ قَوْلُهُ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ

(۳) سوال پر زور طور پر عزم کے ساتھ کرنا چاہئے۔

اَلرَّابِعَةُ اِعْظَامُ الرَّغْبَةِ

(۴) اپنی خواہش بڑے پیمانے پر ظاہر کرے

اَلْخَامِسَةُ اَلتَّعْلِيْلُ لِهٰذَا الْاَمْرِ

(۵) اس کی وجہ۔

## بَابُ لَا يَقُوْلُ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ

### کوئی میرا غلام یا لونڈی نہ کہے

فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَغُلَامِيْ۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ اپنے رب (مالک) کو روٹی کھلادے یا اپنے رب کو وضو کرادے بلکہ رب کی جگہ سید (آقا) ومولا کا لفظ استعمال کرے۔ اور کوئی تم میں سے میرا بندہ (عبد) یا میری لونڈی نہ کہے بلکہ میرا نوجوان مرد یا عورت یا میرا غلام کہے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰى اَلنَّهْيُ عَنْ قَوْلِ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ

(۱) اپنا بندہ یا لونڈی کہنے کی ممانعت ہے۔

اَلثَّانِيَةُ لَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلَا

(۲) غلام مالک کے لئے رب کا لفظ استعمال نہ کرے۔

يُقَالُ لَهٗ اَطْعِمْ رَبَّكَ

اور کوئی اسکو اپنے رب کو کھانا کھلا نہ کہے۔

اَلثَّالِثَةُ تَعْلِيْمُ الْاَوَّلِ قَوْلُ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَغُلَامِيْ

(۳) پٹھا پٹھی یا نوجوان مرد و عورت یا غلام کہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

اَلرَّابِعَةُ تَعْلِيْمُ الثَّانِيْ قَوْلُ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ۔

(۴) سید یا مولا کے الفاظ کے استعمال کی تلقین کی گئی ہے۔

اَلْخَامِسَةُ التَّنْبِيْهُ لِلْمُرَادِ وَهُوَ تَحْقِيْقُ التَّوْحِيْدِ حَتّٰى فِي الْاَلْفَاظِ

(۵) مقصد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ الفاظ کے استعمال میں بھی توحید ملحوظ خاطر رہے۔

## بَابُ لَا يُرَدُّ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ

### جو اللہ کے واسطے سوال کرے اس کو جواب نہ دو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَئْتُمُوْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے لئے یوں کچھ مانگے۔ اس کو دو۔ جو اللہ کے واسطے پناہ مانگے۔ اس کو پناہ دو۔ جو اللہ کے لئے تم سے درخواست کرے۔ اس کی درخواست پوری کرو۔ جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کو اس کا بدلہ دو۔ اور اگر بدلہ نہ اُتار سکو تو اتنی دعا اس کو دو کہ تمہارا دل کہنے لگے کہ تم نے اس کی نیکی کا بدلہ اس کو دے دیا ہے۔ ابو داؤد اور نسائی نے اس حدیث کو سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰی اِعَاذَۃُ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ

(۱) اس کو پناہ دینی جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے۔

اَلثَّانِیَۃُ اِعْطَآءُ مَنْ سَاَلَہٗ

(۲) جو اس کے لئے کچھ مانگے اس کو دینا۔

اَلثَّالِثَۃُ اِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ

(۳) پکار کا جواب دینا۔

اَلرَّابِعَۃُ الْمُکَافَاۃُ عَلَی الصَّنِیْعَۃِ

(۴) نیکی کا بدلہ دینا۔

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّ الدُّعَآءَ مُکَافَاۃٌ لِمَنْ لَمْ یَقْدِرْ اِلَّا عَلَیْہِ

(۵) جو نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اس کی طرف سے صرف دُعا بدلہ ہے۔

اَلسَّادِسَۃُ قَوْلُہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنَّکُمْ قَدْ کَافَئْتُمُوْہُ۔

(۶) آپ کا قول کہ تمہارا دل محسوس کرنے لگے کہ تم نے بدلہ دے دیا ہے۔

# بَابُ لَا یُسْئَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ

جنّت کے علاوہ روئے ربانی کے واسطہ سے کچھ نہ مانگے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْئَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روئے ربانی کا واسطہ دے کر جنّت کے علاوہ اور چیز نہ مانگنی چاہیئے۔

اس حدیث کے راوی ابو داوٗدؒ ہیں۔

فِیْہِ مَسَائِلُ

اس میں صرف دو مسائل ہیں۔

اَلْاُوْلَی النَّھْیُ عَنْ اَنْ یُّسْئَلَ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا غَایَۃُ الْمَطْلُوْبِ

(۱) اللہ کے رُخ محترم کا واسطہ دے کر بڑی سے بڑی چیز مانگنی چاہیئے۔

اَلثَّانِیَۃُ اِثْبَاتُ صِفَۃِ الْوَجْہِ

(۲) چہرہ کا اثبات ہے۔

# بَابُ مَاجَآءَ فِی اللَّوْ

## ذکر اسباب

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا (اٰل عمران - ۱۴۸)

جن کو جان بچانے کی پڑی ہے وہ شکست و ہزیمت کا سامنا کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اگر اللہ کو ہمیں کچھ دینا ہوتا - تو یہاں پر مارے نہ جاتے - تو اے رسول تو کہہ دے کہ تم گھروں کے اندر بھی ہوتے - تو جن کی قسمت میں موت تھی - وہ اپنی خواب گاہوں سے نکل کر باہر آجاتے - اور یہ ابتلا تو محض اس واسطے ہے - کہ تمہارے دلوں میں یا سینوں میں جو کچھ ہے - اللہ اس کی آزمائش کرے - کیونکہ اللہ تمہارے سینوں کی باتوں کو جانتا ہے -

وَقَوْلِہٖ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا (اٰل عمران - ۱۶۳)

وہ منافقین ہیں جو خود گھر بیٹھ رہے - اور اپنے بھائیوں کو کہتے ہیں - کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے - تو قتل نہ کئے جاتے - تو اے رسول - تو ان سے کہہ - کہ اگر تم سچے ہو تو موت سے اپنی ہی جانوں کو بچالو -

فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْرِصْ عَلیٰ مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجَزَنَّ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ لَکَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَرَ اللّٰہُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ -

ابو ہریرہ رض سے صحیح بخاری میں مروی ہے - کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو چیز تمہارے لئے مفید ہو اس کے حصول کے لئے پورا جذبہ دل میں رکھو - اللہ سے امداد و اعانت چاہو اور کسی صورت میں ہرگز عاجز نہ ہو - اور اگر طلب مطلوب میں کوئی تکلیف ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں اس اس طرح کرتا - تو یہ ہوتا - بلکہ کہو کہ اللہ نے جو مقدر کیا تھا اور چاہا تھا - اس نے کیا - اور اگر تم عمل

شیطان کی بنیاد نہیں ڈالنی چاہتے۔ تو تم کو یہی کرنا چاہیئے۔

فِيهِ مَسَائِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں:-

اَلْاُوْلٰی تَفْسِيْرُ الْاٰيَتَيْنِ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ

(۱) آل عمران کی دو نو آئتوں کی تفسیر ہے۔

اَلثَّانِيَةُ النَّهْيُ الصَّرِيْحُ عَنْ قَوْلِ لَوْ إِذَا أَصَابَكَ شَيْءٌ۔

(۲) مصیبت کی صورت میں یہ ہوتا وہ ہوتا کہنے کی ممانعت۔

اَلثَّالِثَةُ تَعْلِيْلُ الْمَسْأَلَةِ بِأَنَّ ذٰلِكَ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

(۳) اس کے سبب کا بیان کہ اس طرح سے عملِ شیطان کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔

اَلرَّابِعَةُ الْاِرْشَادُ إِلَى الْكَلَامِ الْحَسَنِ

(۴) اچھے کلام کے لئے حکم ہے۔

اَلْخَامِسَةُ الْاَمْرُ بِالْحِرْصِ عَلٰى مَا يَنْفَعُ مَعَ الْاِسْتِعَانَةِ بِاللّٰهِ

(۵) اللہ سے استعانت کے ساتھ اپنی مفید بات کے لئے پرزور طور پر خواہاں ہونے کا حکم

اَلسَّادِسَةُ النَّهْيُ عَنْ ضِدِّ ذٰلِكَ وَهُوَ الْعَجْزُ۔

(۶) اس کے خلاف عجز اور بیٹھ رہنے سے ممانعت۔

# بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيْحِ

## ہوا کو گالی دینے سے ممانعت

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ

ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ہوا کو گالی مت دو۔ بلکہ جب بھی کوئی ایسی بات دیکھو جو تم کو بری معلوم ہوتی ہو تو تم دعا مانگو۔ "اے اللہ ہم تجھ سے وہ خیر مانگتے ہیں جو اس ہوا میں ہو۔ یا جو بھی تو نے حکم دیا ہے۔ اس میں خیر مانگتے ہیں۔ اور اس ہوا میں یا

شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ

جہاں بھی تو نے برائی کا حکم دیا ہو۔ اس سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔ اس حدیث کو ترمذیؒ نے صحیح کہا ہے۔

فِیْهِ مَسَآئِلُ

اس باب میں حسب ذیل مسائل ہیں:۔

اَلْاُوْلٰی النَّهْیُ عَنْ سَبِّ الرِّیْحِ

(۱) ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

اَلثَّانِیَةُ الْاِرْشَادُ اِلَی الْکَلَامِ النَّافِعِ اِذَا رَاٰی الْاِنْسَانُ مَا یَکْرَهُ

(۲) جب انسان کوئی مکروہ بات دیکھے تو مفید بات کا ذکر کرے

اَلثَّالِثَةُ الْاِرْشَادُ عَلٰی اَنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ

(۳) یہ کہنا کہ یہ امر ربی ہو رہا ہے۔

اَلرَّابِعَةُ اَنَّهَا قَدْ تُؤْمَرُ بِخَیْرٍ وَّ قَدْ تُؤْمَرُ بِشَرٍّ

(۴) ہوا کو کبھی خیر کا حکم دیا جاتا ہے۔ کبھی شرّ کا۔

# بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ۔ الاٰیة (اٰل عمران ۱۴۸)

اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ ایک ہزیمت خوردہ جماعت اللہ تعالےٰ کے متعلق غلط اور جاہلیت کے خیالات میں مبتلا ہوگئی اور کہنے لگی کہ ہمارے واسطے کچھ ہے تو اے رسول۔ تو کہہ دے کہ تمام معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ جماعت اپنے دل میں جو باتیں چھپاتی ہے وہ تم پر ظاہر نہیں کرتی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کو کچھ ملنا ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے۔ اے رسول! تو کہہ دے۔ کہ جن کی قسمت میں موت تھی۔ وہ تو اپنے گھروں اور خوابگاہوں سے مرنے کے واسطے باہر نکل آتے۔ لیکن اللہ تو تمہارے دلوں اور سینوں کی باتوں کی آزمایش کرنی چاہتا ہے۔ اور ان کو صاف ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ سینوں کی باتوں کو جانتا ہے۔

وَقَوْلِهٖ اَلظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۔

یہ منافق اللہ کے حق میں طرح طرح کی بدگمانیاں کرتے

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ الآية (الفتح - ٦)

ہیں۔ یہ خود مصیبت کے چکر میں آئے ہوئے ہیں۔ ان پر اللہ کا غضب اور پھٹکار ہے اور اس نے ان کے واسطے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْآيَةِ الْأُوْلَى فُسِّرَ هٰذَا الظَّنُّ بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ لَا يَنْصُرُ رَسُوْلَهُ وَأَنَّ أَمْرَهُ سَيَضْمَحِلُّ وَ فُسِّرَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَحِكْمَتِهِ فَفُسِّرَ بِإِنْكَارِ الْحِكْمَةِ وَإِنْكَارِ الْقَدَرِ وَإِنْكَارِ أَنْ يُتِمَّ أَمْرَ رَسُوْلِهِ وَأَنْ يُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَهٰذَا هُوَ الظَّنُّ السَّوْءُ الَّذِيْ ظَنَّ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فِيْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا ظَنَّ السَّوْءِ لِأَنَّهُ ظَنُّ غَيْرِ مَا يَلِيْقُ بِهِ سُبْحَانَهُ وَمَا يَلِيْقُ بِحِكْمَتِهِ وَحَمْدِهِ وَوَعْدِهِ الصَّادِقِ فَمَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يُدِيْلُ الْبَاطِلَ عَلَى الْحَقِّ إِدَالَةً مُسْتَقِرَّةً يَضْمَحِلُّ مَعَهَا الْحَقُّ أَوْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ مَا جَرٰى بِقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ أَوْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ قَدَرُهُ لِحِكْمَةٍ بَالِغَةٍ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهَا الْحَمْدَ بَلْ زَعَمَ أَنَّ ذٰلِكَ

ابن قیمؒ پہلی آیت کے سلسلے میں کہتے ہیں "منافقین کے اس گمان سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسولؐ کی امداد نہ کریگا۔ اور اس کا معاملہ ناکامی و اضمحلال کا شکار ہو جائیگا۔ اور یہ بھی اس ظن سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ جو کچھ ہوا ہے۔ وہ تقدیر ربانی اور حکمت الٰہی کے مطابق نہیں ہوا۔ بلکہ ساتھ ہی حکمت الٰہیہ اور تقدیر ربانی کا انکار ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان خیالات کے حاملین کو اس سے بھی دوسرے الفاظ میں انکار تھا۔ کہ اللہ اپنے رسولؐ کے مشن کو درجہ کمال تک اور تمام دینوں پر ان کو فتح و کامرانی دیگا۔ یہ وہ ظن ہے جو ہزیمت کے بعد مشرکوں اور منافقوں کے دل میں آیا تھا۔ اور یہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ کی شان۔ اس کی حکمت۔ حمد اور وعدۂ صادقہ کی شان کے خلاف اور اس سے گرا ہوا خیال تھا۔

تو جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ حق پر باطل کو اتنا مستقل غلبہ دیگا۔ کہ حق کمزور ہو جائیگا۔ یا جو قضاو قدر کے مطابق کام ہونے اور اس کی قابل تعریف حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کا انکار کرتا ہے۔ اور

لَمَشِيَّةٌ مُجَرَّدَةٌ فَذَالِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ فِيْمَا يَخْتَصُّ بِهِمْ وَفِيْمَا يَفْعَلُهُ بِغَيْرِهِمْ وَلَا يَسْلَمُ مِنْ ذَالِكَ اِلَّا مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَاَسْمَآءَهٗ وَصِفَاتَهٗ وَمُوْجِبَ حِكْمَتِهٖ وَحَمْدَهٗ فَلْيَعْتَنِ اللَّبِيْبُ النَّاصِحُ لِنَفْسِهٖ بِهٰذَا وَلْيَتُبْ اِلَى اللّٰهِ وَلْيَسْتَغْفِرْهُ وَمَنْ ظَنَّهٗ بِرَبِّهٖ ظَنَّ السَّوْءِ وَلَوْ فَتَّشْتَ مَنْ فَتَّشْتَ لَرَاَيْتَ عِنْدَهٗ تَعَنُّتًا عَلَى الْقَدَرِ وَمَلَامَةً لَّهٗ وَاَنَّهٗ كَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ كَذَا وَكَذَا فَمُسْتَقِلٌّ وَّمُسْتَكْثِرٌ وَفَتِّشْ نَفْسَكَ هَلْ اَنْتَ سَالِمٌ فَاِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِيْ عَظِيْمَةٍ وَّ اِلَّا فَلَا اَخَالُكَ نَاجِيًا۔

سمجھتا ہے کہ بلا وجہ یونہی مشیت ربانی ہے - وہ کفار کا اعتقاد و خیال رکھتا ہے جن پر دوزخ کی تباہی و بربادی آئیگی - اکثر لوگ اپنے اور دوسروں کے معاملے میں قضائے ربانی کے متعلق غلط اور بُرے اعتقادات و خیالات رکھتے ہیں - اور اس سے صرف وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو اللہ کے اسماء اس کی صفات - اسباب حکمت اور حمد سے باخبر ہیں - لہٰذا عقل والے کو چاہیئے - کہ اپنی جان کی خیر خواہی کرے - اللہ کی طرف رجوع کرے اور اس سے مغفرت مانگے - اور جو اپنے رب کے متعلق غلط اور بُرے خیال رکھتا ہے - اس کے دل کو اگر آپ ٹٹولینگے تو دیکھینگے - کہ وہ قضا و قدر کے خلاف رونے رو رہا ہے - اور کہتا ہے کہ اس اس طرح ہونا چاہیئے تھا - کوئی اس امر میں ذرا کمی کرتا ہے اور کوئی زیادتی - تو آپ اپنے نفس کا محاسبہ کریں - کہ آیا آپ بچے ہیں یا نہیں - اگر آپ کو اس سے نجات مل گئی ہے - تو ایک مصیبت عظمیٰ سے نجات مل گئی ہے - ورنہ میں آپ کی نجات کی امید نہیں رکھتا -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اَلْاُوْلٰى تَفْسِيْرُ اٰيَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

اَلثَّانِيَةُ تَفْسِيْرُ اٰيَةِ الْفَتْحِ

اس میں مسائل ذیل ہیں :-

(۱) آل عمران کی آیت کی تفسیر -

(۲) سورہ فتح کی آیت کی تشریح -

اَلثَّالِثَۃُ الْاَخْبَارُ بِاَنَّ ذَالِكَ اَلْاَنْوَاعُ لَاتُحْصَرُ

(۳) اس امر کی اطلاع کہ ایسے امور غیر محدود ہیں۔

اَلرَّابِعَۃُ اَنَّہٗ لَایَسْلَمُ مِنْ ذَالِكَ اِلَّا مَنْ عَرَفَ الْاَسْمَآءَ وَالصِّفَاتِ وَعَرَفَ نَفْسَہٗ۔

(۴) اس گناہ سے صرف وہی بچ سکتے ہیں۔ جو اللہ کی ذات و صفات اور خود اپنے نفس کو سمجھتے ہوں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُنْکِرِی الْقَدْرِ

### قضاو قدر کے منکرین کے بیان میں

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسُ ابْنِ عُمَرَ بِیَدِہٖ لَوْکَانَ لِاَحَدِھِمْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا ثُمَّ اَنْفَقَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَاقَبِلَہُ اللّٰہُ مِنْہُ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابن عمر کی جان ہے۔ اگر کسی کے پاس کوہ اُحد کے برابر سونا ہو اور وہ اس کو اللہ کے راستے میں صرف کردے۔ تب بھی اللہ تعالٰے اس صدقہ کو اس وقت تک قبول نہ کریگا۔ جب تک وہ اس کی قضا و قدر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد حضورؐ کے ارشاد "ایمان اسی کا نام ہے کہ تُو اللہ۔ اس کے فرشتوں۔ کتابوں۔ رسولوں۔ قیامت۔ آخرت۔ اور خیر و شر قضاو قدر کو تسلیم کرے" سے ابن عمرؓ نے اپنے خیال کے حق میں استدلال کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی امام الحدیث مسلمؒ ہیں۔

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ قَالَ لِاِبْنِہٖ یَابُنَیَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ

عبادہ ابن صامتؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے سے کہا۔ بیٹا! اس وقت تک

طَعْمَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَعْلَمَ اَنَّ مَآ اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَکَ وَمَآ اَخْطَاکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمُ فَقَالَ لَہٗ اکْتُبْ فَقَالَ رَبِّ وَمَاذَآ اَکْتُبُ قَالَ اکْتُبْ مَقَادِیْرَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ یَابُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَّاتَ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا فَلَیْسَ مِنِّیْ - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالَی الْقَلَمُ فَقَالَ لَہٗ اکْتُبْ فَجَرٰی فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ وَھْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ اَحْرَقَہُ اللّٰہُ بِالنَّارِ

تم حلاوت ایمان کا لطف نہ پاؤ گے جس وقت تم یہ نہ سمجھو کہ جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ ٹلنے والی نہ تھی - اور جو نہیں آئی وہ آنے والی نہ تھی - کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس کو حکم دیا کہ لکھ - اس نے دریافت کیا کیا لکھوں؟ جواب ملا - ہر چیز کے واسطے قیامت تک کے لئے تقدیر ربانی لکھ دے - بیٹا! میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے یہ بھی سنا ہے - کہ جو اس کو مانے بغیر مر جائے گا - وہ میری امت میں نہیں ہے - امام احمدؒ کی ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعلےٰ نے قلم کو پیدا کیا - اور حکم دیا کہ لکھ تو قیامت تک جو کچھ عالم وجود میں آنے والا تھا - اس نے تحریر کر دیا - ابن وہب کی ایک روایت میں ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا "تو جو قضا و قدر کے خیر و شر پر ایمان نہ رکھے گا تو اللہ اس کو دوزخ میں جلائیگا" -

وَفِی الْمُسْنَدِ وَالسُّنَنِ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ

مسند امام احمدؒ اور سنن ابن الدیلمی میں ہے - کہ میں ابی ابن کعبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا - اور کچھ قضا و قدر کے متعلق دل ہی دل میں سوچ رہا تھا

فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَكُنْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ بِمِثْلِ ذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي صَحِيْحِهِ

کہ بزرگ موصوف نے ایک حدیث سنادی جس سے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے شکوک قلبیہ کا اس معاملہ میں ازالہ کر دیگا۔ اُبیؓ نے کہا۔ کہ کوہ اُحد کے برابر تو سونا اللہ کے راستہ میں صرف کردیگا۔ تب بھی اللہ تعالےٰ اس کو اس وقت تک قبول نہ کریگا جس وقت تو اللہ کی قضاءُ قدر پر ایمان نہ لائیگا۔ اور یہ نہ سمجھیگا کہ جو مصیبت تجھ پہ آئی ہے وہ ٹلنے والی نہ تھی۔ اور جو ٹل گئی ہے وہ آنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس پر ایمان بغیر تم مروگے تو دوزخی ہوگے۔ اس کے بعد ابن الدیلمیؒ کہتے ہیں کہ عبد اللہ ابن مسعودؓ۔ حذیفہ ابن الیمانؓ اور زید ابن ثابتؓ کی خدمات میں حاضر ہوا۔ اور تمام نے رسول اللہ سے اسی قسم کی احادیث نقل کیں۔ یہ حدیث صحیح ہے جس کو اپنی صحیح میں حاکم نے روایت کیا ہے۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:-

اَلْاُوْلٰى بَيَانُ فَرْضِ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

(۱) قضاو قدر پر ایمان فرض ہے۔

اَلثَّانِيَةُ بَيَانُ كَيْفِيَّةِ الْاِيْمَانِ

(۲) ایمان کی کیفیت کا بیان ہے۔

اَلثَّالِثَةُ اِحْبَاطُ عَمَلِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهٖ

(۳) جو قضاو قدر پر ایمان نہ لائے اس کے عمل ضائع ہوجاتے ہیں

اَلرَّابِعَةُ الْاِخْبَارُ اَنَّ اَحَدًا لَا يَجِدُ طَعْمَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهٖ

(۴) بغیر قضاو قدر پر ایمان کے لذت ایمان نصیب نہیں ہوتی۔

اَلْخَامِسَةُ ذِكْرُ اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

(۵) سب سے پہلی مخلوق کا ذکر

اَلسَّادِسَةُ اَنَّهٗ جَرٰى بِالْمَقَادِيْرِ فِي

(۶) اسی وقت قیامت تک کی تقدیر ربانی کا فیصلہ

تِلْكَ السَّاعَۃِ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ
ہو گیا تھا۔

اَلسَّابِعَۃُ بَرَآءَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِہٖ
(۷) جو قضاو قدر پر ایمان نہ لائے۔ رسول اللہؐ کا اس کی طرف سے اپنی برارت کا اظہار

اَلثَّامِنَۃُ عَادَۃُ السَّلَفِ فِیْ اِزَالَۃِ الشُّبْھَۃِ بِسُؤَالِ الْعُلَمَآءِ
(۸) بزرگ اپنے شکوک کا ازالہ علماء سے سوال کر کے کر لیا کرتے تھے۔

اَلتَّاسِعَۃُ اَنَّ الْعُلَمَآءَ اَجَابُوْہُ بِمَا یُزِیْلُ شُبْھَتَہٗ وَذَالِکَ اَنَّھُمْ نَسَبُوا الْکَلَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَطْ ۔
(۹) علماء ازالہ شبہ کے لئے جواب تو دیتے تھے۔ لیکن کلام کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی طرف منسوب کیا کرتے تھے اور خود اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرتے تھے۔

# بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُصَوِّرِیْنَ

## مصوروں کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً ۔ اَخْرَجَاہُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے " اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو میری طرح میری مخلوق کو پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (یعنی تصویر کھینچتا ہے)۔ ایسے لوگوں میں ہمت ہے تو ایک ذرہ پیدا کریں۔ ایک دانہ بنا کر دکھائیں۔ یا ایک جو کو عالم وجود میں لائیں۔ اس حدیث کے راوی بخاریؒ اور مسلمؒ ہیں۔

وَلَھُمَا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور یہی دونو محدثؒ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ

قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی مانند شکلیں بناتے ہیں۔

وَلَهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ يُعَذَّبُ بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

اور یہی دونو بزرگ ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں۔کہ رسول اللہ ص سے میں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ ہر مصور دوزخ میں ہوگا اور ہر اپنی بنائی ہوئی تصویر کے مقابل میں اس کو ایک جان دی جائیگی۔اور اس جان کو عذاب دیا جائیگا۔

وَلَهُمَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

اور یہی دونو فضلا کے حدیث حضرت ابن عباس رض سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ہر مصور جو دنیا میں تصویر بناتا ہے۔اس کو مجبور کیا جائیگا کہ وہ اس میں جان بھی ڈالے اور وہ روح پھونک نہ سکیگا۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ

اور ابو الہیاج رض سے مسلم رح روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے ارشاد فرمایا۔میں تم کو اس فرض پر متعین کرکے بھیجتا ہوں جس پر رسول اللہ ص نے مجھ کو بھیجا تھا۔اور وہ فرض یہ تھا۔کہ جہاں کوئی تصویر دیکھو مٹادو اور جہاں کوئی اونچی قبر پاؤ۔اسے زمین سے برابر کردو۔

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں مسائل ذیل ہیں:-

اَلْاُوْلٰى التَّغْلِيْظُ الشَّدِيْدُ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

(۱) مصوروں کے متعلق نہایت تشدد ہے۔

اَلثَّانِيَةُ التَّنْبِيْهُ عَلَى الْعِلَّةِ وَهُوَ تَرْكُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ وَمَنْ اَظْلَمُ

(۲) سبب یہ ہے کہ مصوری میں اللہ کے متعلق ترک ادب ہے چنانچہ حضور ص فرماتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس

| | |
|---|---|
| مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ | سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میری ہی طرح مخلوق پیدا کرنے لگے |
| اَلثَّالِثَةُ اَلتَّنْبِيْهُ عَلٰى قُدْرَتِهٖ وَ عَجْزِهِمْ بِقَوْلِهٖ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ شَعِيْرَةً | (۳) اللہ تعالےٰ کی قدرت اور مصوروں کے عجز پر تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ تصویر تو بنا لیں گے لیکن جان نہ ڈال سکینگے چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ ایک ذرہ یا جو تو پیدا کریں |
| اَلرَّابِعَةُ اَلتَّصْرِيْحُ بِاَنَّهُمْ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا | (۴) ان کے سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونے کی تصریح۔ |
| اَلْخَامِسَةُ اَنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ بِعَدَدِ كُلِّ صُوْرَةٍ نَفْسًا يُعَذَّبُ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔ | (۵) ہر تصویر کے مقابل میں جو مصور نے بنائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک جان مصور کو جہنم میں سزا بھگتنے کے لئے دیگا۔ |
| اَلسَّادِسَةُ اَنَّهٗ يُكَلَّفُ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ | (۶) مصور کو مجبور کیا جائیگا۔ کہ وہ تصویر میں روح پھونکے۔ |
| اَلسَّابِعَةُ اَلْاَمْرُ بِطَمْسِهَا اِذَا وُجِدَتْ | (۷) تصویر جہاں بھی پائی جائے اس کے مٹانے کا حکم۔ |

# بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الْحَلْفِ

## کثرت حلف کے بیان میں

| | |
|---|---|
| وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ (المآئدۃ - ۵) | اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ اللہ تعالےٰ تم سے تمہاری بیکار قسموں پر مؤاخذہ نہ کریگا۔ بلکہ تمہاری عہد و پیمان |

کی قسموں پر گرفت کریگا۔ تو قسم کا کفارہ جب بھی تم قسم کھاؤ دس آدمیوں کی روٹی یا کپڑا اس درمیانے معیار کے مطابق ہے جو تم کھانے یا پہنتے ہو۔ یا ایک گردن کی آزادی ہے۔ اور جسے یہ چیزیں نصیب نہ ہوں وہ تین روزے رکھے۔ وہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب بھی تم قسم کھاؤ۔ اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ

اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم اس کے شکر گذار بن سکو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
يَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ
مُمْحِقَةٌ لِّلْكَسْبِ۔ اَخْرَجَاهُ۔
وَعَنْ سَلْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ
لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ اُشَيْمِطٌ زَانٍ وَّ
عَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ وَّرَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهُ
بِضَاعَتَهُ لَا يَشْتَرِيْ اِلَّا بِيَمِيْنِهٖ
وَلَا يَبِيْعُ اِلَّا بِيَمِيْنِهٖ۔ رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔
وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا
اَدْرِيْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ
اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمٌ
يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا۔
کہ قسم سامان کو اڑا دینے[١] والی اور کمائی کو برباد کرنے
والی ہے۔ اس حدیث کے راوی بخاریؒ اور مسلمؒ ہیں
سلمان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تین طرح کے آدمیوں سے اللہ تعالےٰ
کلام نہیں کریگا۔ اور نہ ان کو گناہ سے پاک کریگا
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اول بوڑھا
زانی۔ دوم مفلس متکبر۔ سوم وہ تاجر جس کو اللہ تعالیٰ
نے مال تجارت عطا فرمایا ہے اور وہ اس کی خرید و
فروخت قسم کھا کھا کر کرتا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی
نے اپنی صحیح میں سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔
اور صحیح بخاری میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "میری امت کا سب سے بہتر زمانہ میرا ہے
پھر اس کے بعد کا ہوگا۔ پھر اس کے بعد کا ہوگا"
عمرانؓ کہتے ہیں۔ مجھ کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضورؐ نے
اپنے عہد کے بعد دو ملحقہ زمانوں کا ذکر کیا تھا۔ یا
تین کا۔ لیکن پھر ارشاد فرمایا "کہ اس کے بعد وہ
ایسے ہو جائینگے کہ شہادت دینگے اور شہادت قبول نہ

[١] مطلب یہ ہے کہ تجارت کے وقت جب قسم کھائی جائے تو مال مبیعہ اور کمائی دونو کے لئے مضر ہے۔

وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

کی جائیگی۔ خیانت کرینگے اور امین نہ رہینگے۔ نذر مانینگے اور ایفا نہ کرینگے اور ان پر چربی چھا جائیگی۔

وَفِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَضْرِبُونَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ

اور صحیح بخاری ہی میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے عہد کے ہیں۔ پھر اس سے ملحق زمانے کے ہونگے اس کے بعد اس سے متصل زمانے کے ہونگے۔ اور بعد میں تو ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قسم پہلے کھائینگے اور شہادت بعد میں دینگے۔ ابراہیمؒ نخعی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے بچپن میں ہم کو حلف اور عہد و پیمان پر سزا ملا کرتی تھی۔

فِيهِ مَسَائِل

اس میں حسب ذیل مسائل ہیں:-

اَلْاُولَى اَلْوَصِيَّةُ بِحِفْظِ الْاَيْمَانِ

(۱) حلف وقسم کی حفاظت و ایفا کا حکم ہے۔

اَلثَّانِيَةُ الْاِخْبَارُ بِاَنَّ الْحَلْفَ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

(۲) حلف سامان کو ختم اور کمائی کو تباہ کر دیتا ہے۔

اَلثَّالِثَةُ الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ فِيمَنْ لَا يَبِيعُ وَلَا يَشْتَرِي اِلَّا بِيَمِينِهِ

(۳) جو قسم کھا کھا کر بیع و شرا کرے اس کے واسطے سخت وعید آئی ہے۔

اَلرَّابِعَةُ التَّنْبِيهُ عَلَى اَنَّ الذَّنْبَ يَعْظُمُ مَعَ قِلَّةِ الدَّاعِي

(۴) اس پر متنبہ کیا گیا ہے کہ تھوڑا گناہ بھی بڑا ہوتا ہے اگرچہ اس کا سبب چھوٹا ہو۔

اَلْخَامِسَةُ ذَمُّ الَّذِينَ يَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ

(۵) ان لوگوں کی مذمت ہے جو بلا قبولیت حلف اٹھاتے پھرتے ہیں۔

اَلسَّادِسَةُ ثَنَاؤُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶) حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کی تین یا چار عہدوں کی

عَلَى الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ اَوِالْاَرْبَعَةِ وَذِكْرُ مَا يَحْدُثُ

تعریف و توصیف اور اس کے بعد میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کا تذکرہ

اَلسَّابِعَةُ اَنَّ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ۔

(۷) شہادت دینے والوں اور ان کی شہادت کے قبول نہ ہونے کا مذکور

اَلثَّامِنَةُ كَوْنُ السَّلَفِ يَضْرِبُوْنَ الصِّغَارَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

(۸) بزرگ اپنے بچوں کو شہادت اور عہدو پیمان پر سزا دیا کرتے تھے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ نَبِيِّهٖ

### اللہ اور رسولؐ کی ذمہ داری کا بیان

وَقَوْلِهٖ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا الْاٰيَة (النّحل-۹۳)

اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے - جب تم اللہ کے نام پر عہدو پیمان کرو تو اس کی ایفا بھی کرو - اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد توڑو نہیں - بالخصوص ایسی حالت میں کہ تم نے اللہ کو اس قسم کا ضامن بنایا ہو - جو کچھ تم کرتے ہو - اللہ اس کو جانتا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَ

بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کسی چھوٹی یا بڑی فوج پر کسی کو امیر بناتے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔ " خوفِ خدا اور تقوٰے رکھو - اپنے ساتھی مسلمانوں کی خیر خواہی کرو - اللہ کا نام لے کر اس کے راستے میں کفار سے لڑو - اور اس میں غفلت نہ کرو - نہ غداری - نہ دشمنوں کے اعضا کو کاٹو - اور نہ کسی بچے کو قتل کرو -

وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَ اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذَالِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ

اور جب مشرک دشمن سے سامنا ہو اس کو تین باتوں کی دعوت دو۔ اگر ان میں سے ایک کو بھی قبول کرکے تو تم اس کی لڑائی سے اپنا ہاتھ روک لو۔

اور یہ تین باتیں حسب ذیل ہیں :-

(۱) دعوت اسلام۔ اور اگر وہ اس دعوت کو قبول کرلیں۔ تو تم بھی تسلیم کرلو۔

(۲) پھر ہجرت کی دعوت دو۔ اور ان کو واضح کردو۔ کہ اگر انہوں نے ہجرت کی۔ تو ان کو مہاجرین کے تمام حقوق حاصل ہونگے۔

(۳) اگر وہ ہجرت پر آمادہ نہ ہوں۔ تو واضح کردو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں میں شمار ہونگے۔ ان پر احکام ربانی تو نافذ ہونگے۔ اور ان کو مال غنیمت میں سے حصہ اس وقت نہ ملیگا۔ اور نہ وہ بغیر جہاد کے ملنے والے مال میں شریک ہونگے جب تک کہ وہ شریک جہاد نہ ہوں۔

اگر وہ ان سہ گانہ مطالبات سے انکار کردیں۔ تو پھر ان سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ یہ معاملہ مان لیں تب بھی ان کی لڑائی سے تم اپنے ہاتھ روک لو۔ اور اگر وہ تمام مذکور مطالبات سے انکار کردیں۔ تو اللہ سے مدد مانگو۔ اور ان سے جہاد کرو۔ اور جب کسی قلعے کا محاصرہ کرو۔ اور محصور تم سے اللہ اور

وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاِنْ اَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

رسولؐ کی کفالت چاہیں - تو تم اللہ اور رسولؐ کی کفالت نہ دو - بلکہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی کفالت دو - کیونکہ تم پر اپنی کفالت و ذمہ واری کا توڑنا اللہ اور رسولؐ کی ذمہ واری کے توڑنے سے بہت زیادہ آسان ہوگا - اور جب محصور قلعہ والے تم سے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ چاہیں تو تم اپنے فیصلہ کے موافق عمل پیرا ہونے کا وعدہ کرو کیونکہ تم کو یہ صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کہ تم حکم ربّانی کے سمجھنے میں صحت پر ہو یا غلطی پر - اس حدیث کے راوی مسلم ہیں -

فِيْهِ مَسَآئِلُ

اس باب میں چند مسائل ہیں :-

اَلْاُوْلٰى اَلْفَرْقُ بَيْنَ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةِ نَبِيِّهٖ وَذِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ -

(۱) اللہ اور نبیؐ کی کفالت اور مسلمانوں کی ضمانت میں فرق -

اَلثَّانِيَةُ اَلْاِرْشَادُ لِيْ اَقَلِّ الْاَمْرَيْنِ خَطَرًا

(۲) کم سے کم خطرے والی چیز کے قبول کرنے کی ہدایت -

اَلثَّالِثَةُ قَوْلُهٗ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۳) "اللہ کے نام پر اللہ کے واسطے لڑو" کا حکم -

اَلرَّابِعَةُ قَوْلُهٗ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

(۴) اللہ کے منکرین کے خلاف جہاد -

اَلْخَامِسَةُ قَوْلُهٗ اسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ

(۵) "اعانت ربّانی کے ساتھ کفار سے جہاد کرو" کا حکم

اَلسَّادِسَةُ الْفَرْقُ بَيْنَ حُكْمِ اللّٰهِ وَ حُكْمِ الْعُلَمَاءِ

(۶) حکم اللہ اور حکم علماء میں فرق -

اَلسَّابِعَةُ فِیْ كَوْنِ الصَّحَابِیِّ يَحْكُمُ عِنْدَ

(۷) ایک صحابی حکم اللہ سے اپنے علم کی موافقت کے

| | |
|---|---|
| الْحَاجَةِ بِحُكْمٍ لَا يَدْرِیْ اَیُوَافِقُ حُکْمَ اللّٰہِ اَمْ لَا | عدم علم کی حالت میں بھی حکم دے سکتا تھا۔ |

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِقْسَامِ عَلَی اللّٰہِ

### اللہ پر ذمہ واری کی قسم کھانے کے بیان میں

| | |
|---|---|
| عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ الْقَائِلَ رَجُلٌ عَابِدٌ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَوْبَقَتْ دُنْیَاہُ وَاٰخِرَتَہٗ | جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک آدمی جب کہتا ہے کہ اللہ فلاں کو نہ بخشیگا۔ تو اللہ عزو جل کہتا ہے۔ یہ کون میری طرف سے قسم کھانے والا ہے۔ کہ میں فلاں کو نہ بخشونگا۔ میں نے اس کو تو بخش دیا۔ اور قسم کھانے والے کے عمل کو ضائع کر دیا۔ اس حدیث کے راوی مسلم رح ہیں۔ یہی حدیث ابوہریرہ رض سے مروی ہے۔ مگر اس میں اتنا اور مذکور ہے۔ کہ یہ کہنے والا عبادت گذار ہوتا ہے اور ایک کلمہ کہ کر اپنی دنیا اور آخرت تباہ کر لیتا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| فِیْہِ مَسَائِلُ | اس میں چند مسائل ہیں:۔ |
| اَلْاُوْلٰی التَّحْذِیْرُ مِنَ التَّاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ | (۱) اللہ کی ذمہ واری پر قسم کھانے سے تخویف و تحذیر |
| اَلثَّانِیَۃُ کَوْنُ النَّارِ اَقْرَبَ اِلٰی اَحَدِنَا مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ | (۲) دوزخ انسان کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے۔ |
| اَلثَّالِثَۃُ اَنَّ الْجَنَّۃَ مِثْلُ ذٰلِکَ | (۳) جنت بھی اسی طرح قریب ہے۔ |
| اَلرَّابِعَۃُ فِیْہِ شَاھِدٌ لِقَوْلِہٖ اِنَّ الرَّجُلَ | (۴) اس میں اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ انسان ایک ایسی بات |

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ اِلَى آخِرِهٖ -
اَلْخَامِسَةُ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُغْفَرُ لَهٗ
بِسَبَبٍ هُوَ مِنْ اَكْرَهِ الْاُمُوْرِ اِلَيْهِ۔

کر دیتا ہے جو فوری طور پر اس کو جنت یا دوزخ کا مستحق بنا دیتی ہے
(۵) کبھی آدمی کی بخشش ایسی بات سے ہو جاتی ہے۔
جو اس کو سب سے زیادہ بُری معلوم ہوتی ہے۔

# بَابُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

## مخلوق کے پاس خالق کی سفارش

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
نُهِكَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَ
هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ لَنَا رَبَّكَ
فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ وَبِكَ عَلَى اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى
عُرِفَ ذَالِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ
قَالَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ
شَاْنَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ اِنَّهٗ لَا
يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ -

فِيْهِ مَسَائِلُ
اَلْاُوْلٰى اِنْكَارُهٗ عَلٰى مَنْ قَالَ نَسْتَشْفِعُ

جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! جسم گھل گئے۔ بچے بھوکوں مرنے لگے۔ جانور مر گئے۔ آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے پانی مانگئے۔ ہم اللہ کی سفارش آپ کے سامنے اور آپ کی سفارش اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا شروع کیا۔ یعنی اللہ پاک ہے۔ اللہ پاک ہے۔ آپ دیر تک ایسا کرتے رہے اور آپ کے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اور یہی کیفیت صحابہؓ میں پیدا ہو گئی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ تیرا ناس ہو۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس کی سفارش کسی بندے کے پاس لائی جائے

اس میں چند مسائل ہیں:-
(۱) اللہ کی سفارش کا ذکر کرنے والے کی حرکت

بِاللّٰہِ عَلَیْکَ — سے انکار

اَلثَّانِیَۃُ تَغَیُّرُہٗ تَغَیُّرًا عُرِفَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ

(۲) اس کلمہ سے حضورؐ اور آپ کے صحابہؓ کے چہروں میں تغیر پیدا ہونا۔

اَلثَّالِثَۃُ اَنَّہٗ لَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ نَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَی اللّٰہِ

(۳) آپ نے اس سے انکار نہیں کیا کہ "ہم آپ کی سفارش اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

اَلرَّابِعَۃُ التَّنْبِیْہُ عَلٰی تَفْسِیْرِ سُبْحَانَ اللّٰہِ

(۴) سبحان اللہ کی تفسیر پر تنبیہ ہے۔

اَلْخَامِسَۃُ اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَسْئَلُوْنَہُ الْاِسْتِسْقَآءَ

(۵) مسلمان پانی مانگنے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حِمَایَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَی التَّوْحِیْدِ وَسَدِّہٖ طُرُقَ الشِّرْکِ

### توحید کی حمایت اور شرک سے ممانعت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سرگرمی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قُلْنَا وَ اَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّ اَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ اَوْ بَعْضِ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ۔

عبد اللہ ابن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بنی عامر کے وفد میں بارگاہ نبویؐ کے اندر حاضر ہُوا تو ہم نے عرض کی۔ "آپ ہمارے آقا (سیّد) ہیں"۔ حضورؐ نے جواب دیا۔ آقا اللہ تبارک وتعالےٰ ہے۔ پھر ہم نے کہا۔ "آپ ہم سے بہتر اور سخاوت میں عظیم ہیں"۔ اس پر ارشاد ہُوا۔ تم اپنی بات کرو۔ اور تم کو شیطان اپنے قابو میں نہ لے لے۔ اس حدیث کو اچھی سند کے ساتھ ابو داؤدؒ نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا خَیْرَنَا وَ ابْنَ خَیْرِنَا وَسَیِّدَنَا وَابْنَ سَیِّدِنَا۔

اسی طرح انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا۔ "یا رسول اللہ۔ آپ ہم سے بہتر اور ہم سے بہتر کے بیٹے۔ آپ ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے بیٹے"۔

فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِيَ الَّتِيْ اَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ -

اس پر آپ نے فرمایا: "لوگو تم اپنی بات کہو - اور تم کو شیطان گمراہ نہ کر دے - میں محمدؐ - اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں - میں یہ نہیں پسند کرتا کہ تم مجھ کو میرے اس مرتبہ سے زیادہ بڑھاؤ جو اللہ عز وجل نے مجھ کو دیا ہے - اس حدیث کو نسائی رحمہ نے اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں چند مسائل ہیں :-

الْاُوْلٰى تَحْذِيْرُ النَّاسِ مِنَ الْغُلُوِّ -

(۱) مبالغہ سے لوگوں کو روکنا -

الثَّانِيَةُ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْلَ مَنْ قِيْلَ لَهٗ اَنْتَ سَيِّدُنَا -

(۲) جس کو آقا (سیّد) کہا جائے - اسے کیا کہنا چاہیے -

الثَّالِثَةُ قَوْلُهٗ لَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ مَعَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ

(۳) باوجود حق کہنے کے لوگوں کو حضورؐ کا ارشاد کہ شیطان تم پر قابو نہ پالے -

الرَّابِعَةُ قَوْلُهٗ مَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِيْ -

(۴) ارشاد نبویؐ کہ میں یہ نہیں چاہتا - کہ میرے درجے سے تم مجھ کو بڑھاؤ -

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

### باب وما قدروا اللہ حق قدرہ کی تفسیر میں

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْاٰيَةَ (الزّمر - ۶۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - کہ لوگوں نے اللہ کی قدر و منزلت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا - حالانکہ قیامت کے روز تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہونگے - اللہ تعالیٰ ان کے شرکوں سے پاک اور بلند ہے -

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰۤى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰۤى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰى عَلٰۤى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰۤى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْاٰيَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰۤى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰۤى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰۤى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ اَخْرَجَاهُ۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا يَطْوِى اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم خدمت بابرکتؐ میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ "محمدؐ! ہم تو اللہ کو ایسا اپنی کتب میں پاتے ہیں کہ وہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لیگا۔ زمینوں کو ایک انگلی پر۔ درختوں کو ایک انگلی پر۔ تمام پانی کو ایک انگلی پر۔ زمین کے نیچے کی چیزوں کو ایک انگلی پر۔ اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر کہیگا کہ میں مالک اور شہنشاہ ہوں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے کھُل کر ہنسے کہ آپ کی ڈارھیں تک نمودار ہوگئیں اور اس خندہ مبارک کا سبب یہ تھا کہ ایک یہودی عالم قول ربانی وما قدروا اللہ حق قدرہ الخ کی تصدیق کر رہا تھا۔ پھر آپ نے اوپر کی مذکورہ آیت وما قدروا اللہ الخ پڑھی۔ اور مسلمؒ کی ایک روایت میں ہے۔ کہ پہاڑ اور درخت ایک انگلی پر ہونگے اور ان کو ہلا ہلا کر وہ کہیگا۔ کہ" میں بادشاہ ہوں اور میں مالک ہوں۔ اور بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے" آسمانوں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر"۔ اس حدیث کے راوی بخاریؒ اور مسلمؒ ہیں۔

اور مسلمؒ ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "اللہ قیامت کے روز آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیگا پھر کہیگا کہ میں بادشاہ ہوں۔"

أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

اب جابر اور متکبر لوگ کہاں ہیں؟ پھر ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر بائیں ہاتھ میں لے لیگا۔ اور کہیگا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ اب جابر اور متکبر کہاں ہیں؟

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُوْنَ السَّبْعُ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ إِلَّا كَخَرْدَلَةٍ فِيْ يَدِ أَحَدِكُمْ وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةٍ أُلْقِيَتْ فِيْ تُرْسٍ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا الْكُرْسِيُّ فِي الْعَرْشِ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ أُلْقِيَتْ بَيْنَ ظَهْرَيْ فَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اللہ کے ہاتھ میں ایسے ہی ہونگے جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ"۔ ابن جریر رضؓ کہتے ہیں۔ مجھ کو یونس رضؓ نے ابن وہبؓ سے روایت کی ہے کہ ابن زید نے اپنے والد سے حدیث نقل کی ہے۔ کہ کرسی کے اندر ساتوں آسمان ایسے ہیں جیسے ڈھال کے اندر سات درہم ڈال دئے جائیں۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے۔ کہ عرش میں کرسی اسی طرح ہے جس طرح زمین کے صحرا میں ایک لوہے کی کڑی پڑی ہو۔

——:——

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَالَّتِيْ تَلِيْهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْكُرْسِيِّ وَ

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ آسمان دنیا اور ملحقہ آسمان اور اسی طرح ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ پانچ سو برس کی مسافت کا

خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَّبَيْنَ الْكُرْسِيِّ
وَالْمَآءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَّالْعَرْشُ
فَوْقَ الْمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ الْعَرْشِ
لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
اَخْرَجَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ وَرَوَاهُ بِنَحْوِهٖ الْمَسْعُوْدِيُّ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ لَهُ الْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى قَالَ وَلَهُ الطُّرُقُ ۔

فاصلہ ہے۔ساتویں آسمان اور کرسی میں پانچ
سو برس اور کرسی اور پانی میں پانچ سو برس
کا فاصلہ ہے۔عرش پانی کے اوپر ہے اور اللہ
عرش پر ہے۔اس پر تمہارے اعمال میں سے
کچھ پوشیدہ نہیں رہتا۔اس حدیث کو مہدیؒ نے
حمادؒ بن سلمہؒ سے۔انہوں نے عاصمؒ سے۔انہوں
نے زرؒ سے۔انہوں نے عبداللہؓ سے روایت کیا ہے۔
اور اسی طرح کی حدیث مسعودیؒ نے عاصمؒ سے بروایت
ابی وائل۔اور انہوں نے بسند عبداللہؓ روایت کی ہے
یہ سارا بیان حافظ الحدیث ذہبیؒ کا ہے۔اور انہوں
نے یہ بھی لکھا ہے۔کہ یہ حدیث بہت طریقوں سے مروی ہے۔

وَعَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ
بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَّمِنْ كُلِّ سَمَآءٍ اِلٰى
سَمَآءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَّ
كِثْفُ كُلِّ سَمَآءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ
سَنَةٍ وَّبَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ
الْعَرْشِ بَحْرٌ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ

عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیا
تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے مابین کتنا فاصلہ
ہے۔ہم نے جواب دیا۔اللہ اور رسول زیادہ
جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا۔ان کے درمیان پانچ
سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔اور ہر دو آسمانوں
کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔علیٰ ہذا
القیاس ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان ایک
دریا ہے۔جس کی سطح اور تہ کے درمیان
اتنا ہی فاصلہ ہے۔جتنا آسمان اور زمین

كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ أَعْمَالِ بَنِيْ آدَمَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ -

کے درمیان - عرش اس دریا پر ہے اور اللہ اس پر ہے - مگر اس پر بنی آدم کا کوئی فعل مخفی نہیں رہتا - اس حدیث کو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے -

فِيْهِ مَسَائِلُ

اس میں حسب ذیل امور کا مذکور ہے :-

اَلْأُوْلٰى تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(۱) والارض جمیعًا قبضتہ الخ کی تفسیر ہے -

اَلثَّانِيَةُ أَنَّ هٰذِهِ الْعُلُوْمَ وَأَمْثَالَهَا بَاقِيَةٌ عِنْدَ الْيَهُوْدِ الَّذِيْنَ فِيْ زَمَنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوْهَا وَلَمْ يَتَأَوَّلُوْهَا

(۲) نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کے مبعوث ہونے تک یہود میں ایسے معلومات موجود تھے - اور وہ نہ ان سے انکار کرتے تھے اور نہ تاویل -

اَلثَّالِثَةُ أَنَّ الْحَبْرَ إِذَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَقْرِيْرِ ذٰلِكَ

(۳) جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس یہودی عالم نے واقعہ وحقیقت کا ذکر کیا - تو آپ نے تصدیق کی اور قرآن کریم نے بھی وہی بات برقرار رکھی -

اَلرَّابِعَةُ وُقُوْعُ الضَّحِكِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ الْحَبْرُ هٰذَا الْعِلْمَ الْعَظِيْمَ -

(۴) یہودی عالم کے اظہار علم پر رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کا خندہ اور اظہار مسرّت

اَلْخَامِسَةُ التَّصْرِيْحُ بِذِكْرِ الْيَدَيْنِ وَأَنَّ السَّمٰوٰتِ فِي الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالْأَرَضِيْنَ فِي الْأُخْرٰى

(۵) دو ہاتھوں کا ذکر - اور دائیں میں آسمانوں اور دوسرے میں زمین کا ہونا -

اَلسَّادِسَةُ التَّصْرِيْحُ بِتَسْمِيَتِهَا الشِّمَالَ

(۶) دوسرے ہاتھ کو بایاں ہاتھ کہنے کا ذکر

| Urdu | Arabic |
| --- | --- |
| (۷) اس وقت جابروں اور متکبروں کا ذکر۔ | اَلسَّابِعَةُ ذِكْرُ الْجَبَّارِيْنَ وَالْمُتَكَبِّرِيْنَ عِنْدَ ذَالِكَ |
| (۸) حضورؐ کا ارشاد کہ اللہ کے ہاتھ میں آسمان و زمین سب لیے ہیں جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ | اَلثَّامِنَةُ قَوْلُهٗ كَخَرْدَلَةٍ فِيْ كَفِّ اَحَدِكُمْ |
| (۹) کرسی کا آسمان کی نسبت بہت بڑا ہونا۔ | اَلتَّاسِعَةُ عِظَمُ الْكُرْسِيِّ بِالنِّسْبَةِ اِلَى السَّمَآءِ |
| (۱۰) عرش کا کرسی سے بڑا ہونا | اَلْعَاشِرَةُ عِظَمُ الْعَرْشِ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْكُرْسِيِّ |
| (۱۱) عرش کرسی اور پانی کے علاوہ ہے۔ | اَلْحَادِيَةَ عَشْرَةَ اَنَّ الْعَرْشَ غَيْرُ الْكُرْسِيِّ وَالْمَآءِ |
| (۱۲) دو آسمانوں کے مابین کتنا فاصلہ ہے۔ | اَلثَّانِيَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ كُلِّ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ |
| (۱۳) ساتویں آسمان اور کرسی کے مابین کتنا فاصلہ ہے۔ | اَلثَّالِثَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَالْكُرْسِيِّ۔ |
| (۱۴) کرسی اور پانی کے مابین کتنا فاصلہ ہے۔ | اَلرَّابِعَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَآءِ |
| (۱۵) عرش پانی کے اوپر ہے۔ | اَلْخَامِسَةَ عَشْرَةَ اَنَّ الْعَرْشَ فَوْقَ الْمَآءِ |
| (۱۶) اللہ تعالےٰ عرش پر ہے۔ | اَلسَّادِسَةَ عَشْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ |
| (۱۷) آسمان اور زمین کے مابین کتنا فاصلہ ہے۔ | اَلسَّابِعَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ |

اَلثَّامِنَۃُ عَشَرَۃَ کِثْفُ کُلِّ سَمَآءٍ مِائَۃُ سَنَۃٍ

(۱۸) ہر آسمان دوسرے سے سو برس مسافت کے فاصلے پر ہے۔

اَلتَّاسِعَۃُ عَشَرَۃَ اَنَّ الْبَحْرَ الَّذِیْ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ بَیْنَ اَسْفَلِہٖ وَاَعْلَاہُ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ۔

(۱۹) آسمانوں کے اوپر کے دریا کی سب سے بلند سطح آب اور زیرین سطح آب میں پانچ سو برس مسافت کا فاصلہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔